عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

صفر المظفر ۱۴۲۶ھ

اپریل 2005ء

شمارہ نمبر ۲ .... جلد نمبر ۳۹/۹

تحفظ ختم نبوت اور صحابہ کرام ....

یہ محض ایک "خانہ پُری" کا مطالبہ نہیں...

خانہ مذہب کے بعد سر سے ٹوپی بھی اتروا دی گئی

صدر پرویز مشرف کے نام خط

حضرت مولانا صوفی اللہ وسایا کی رحلت

www.khatm-e-nubuwwat.com

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ — مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ — مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ — حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ — شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہؒ
حضرت مولانا عبد الرحمٰن میانویؒ — حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ — حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

ماہنامہ لولاک ملتان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ نمبر۲ .... جلد نمبر ۹/۳۹

بانی: مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم

زیر سرپرستی: پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ العالی

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ طارق محمود

ایڈیٹر: مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

سرکولیشن منیجر: رانا محمد طفیل جاوید

منیجر: قاری محمد حفیظ اللہ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا خدا بخش شجاع آبادی	مولانا احمد بخش
مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن	مولانا محمد نذر عثمانی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا غلام حسین
مولانا محمد طیب فاروقی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا غلام مصطفیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن ثانی	مولانا فقیر اللہ اختر
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا عبد الرزاق

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۵۴۲۲۷۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمتہ الیوم!

جناب پرویز مشرف صدر مملکت کے نام	مولانا اللہ وسایا	3

مقالات ومضامین

یہ محض ایک خانہ پری کا معاملہ نہیں	جناب عرفان صدیقی	5
خانہ مذہب کے بعد سر سے ٹوپی بھی اتروادی گئی	مولانا محمد صدیق ارکانی	8
موجودہ عالمی صورت حال	مولانا محمد اسلم	11
ہم کہاں ہیں...... جواب دو......!	جناب محمد صفدر	14
اسلام میں خواتین کے حقوق وفرائض	مولانا اکرام اللہ جان	18
احکام عشر	مولانا سید عبدالشکور ترمذیؒ	28
حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ	مولانا ضیاء الدین	36
تحفظ ختم نبوت	جناب محمد عثمان حیدری	43
حضرت مولانا صوفی اللہ وسایا صاحبؒ کی رحلت	مولانا اللہ وسایا	46

متفرقات

جماعتی سرگرمیاں!	ادارہ	50

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

جناب پرویز مشرف صدر مملکت اسلامیہ جمہوریہ پاکستان!

جناب عالیٰ!

1...... رحمت عالم ﷺ کی ختم نبوت کا مسئلہ ایمانیات کا رکن اعظم ہے۔ قادیانی گروہ آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کا منکر ہے۔ آئین میں اس مسئلہ کے طے ہوجانے کے بعد اب اسٹیٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ ختم نبوت کے باغیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھے۔ جناب عالیٰ! ہم ختم نبوت کے مسئلہ کو سیاست کے لئے استعمال کرنے کو حرام سمجھتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک دینی ادارہ ہے۔ ہماری پچاس سال کی تاریخ گواہ ہے کہ آج تک ہمارے اسٹیج سے کسی ایک قادیانی کی نکسیر نہیں پھوٹی۔ ہمیشہ آئین کے دائرہ میں رہ کر قادیانیت کا احتساب دین سمجھ کر کیا ہے۔

2...... جناب عالیٰ! قادیانی غیر مسلم ہونے کے باوجود مسلمانوں کا ہم نام ہونے اور پاکستانی پاسپورٹ ہولڈر ہونے کے باعث حرمین شریفین چلے جاتے تھے۔ تب جناب شاہ فیصل مرحوم کی تجویز اور حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی کوشش سے آپ کے ایک ہم منصب نے آج سے تیس سال قبل پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ شامل کیا تھا۔ اب مشین ریڈ ایبل پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کو دیس نکالا دے دیا گیا ہے۔ نادرا میں ایک ڈائریکٹر جنرل سکہ بند قادیانی ہے۔ وزیر داخلہ جناب شیر پاؤ کپے سچے مسلمان ہیں۔ لیکن ان کا قادیانیوں کے زیر اثر ہونا کوئی راز نہیں۔

3...... اب عذر کیا جارہا ہے کہ پوری دنیا میں کہیں پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہیں۔ جناب عالیٰ! پوری دنیا میں کہیں قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر نہیں۔ وہ بھی صرف پاکستان میں ہے۔ شرعی عدالتیں، صدر اور وزیراعظم کے حلف نامہ میں ختم نبوت کا اقرار۔ یہ تمام چیزیں پاکستان کے آئین میں شامل ہیں۔ پوری دنیا کی قومی اسمبلیاں ہیں۔ صرف پاکستان کی اسمبلی میں قادیانیت کا مسئلہ ڈسکس ہوکر قانون بنا تو جب یہ تمام چیزیں ہیں اور انشاء اللہ رہیں گی تو پاکستانی پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بھی رہنا چاہئے۔

4...... عذر کیا جاتا ہے کہ سعودی عرب کے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہیں۔ ہم نے حج پر سعودیہ سے معلومات حاصل کیں۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم عمومی حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری

آپ کے ملنے والوں میں شامل ہیں۔ ان سے پوچھ لیجئے۔ سعودیہ کی وزارت داخلہ نے کہا کہ ہمارے ملک میں کسی غیر مسلم کے پاس نیشنیلٹی نہیں اور سعودیہ کا ایک پاسپورٹ بھی کسی غیر مسلم کو جاری نہیں ہوا۔ سعودیہ کے پاسپورٹ کا ہونا خود اس پاسپورٹ ہولڈر کے مسلمان ہونے کی ضمانت ہے۔ باقی مسیحی' مسلم' ہندو اور دیگر مذاہب کے لوگ وہاں بطور ورکر آتے جاتے ہیں تو ان کو ہم اقامہ کارڈ جاری کرتے ہیں۔ ان کے رنگ علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اقامہ کارڈ کا رنگ دیکھ کر پتہ چل جاتا ہے کہ یہ شخص کون ہے۔

5...... جناب عالی! حکمران جماعت کے صدر' وزیر اعظم' وزرائے اعلیٰ' سرحد اسمبلی' بہاول پور' حیدر آباد' بھکر' ملتان اور دیگر اضلاع کی ڈسٹرکٹ اسمبلیوں' قومی اخبارات' بہاول پور بار ایسوسی ایشن' غرض جس فورم پر بھی یہ مسئلہ اٹھا سب نے قرار دادیں منظور کیں کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ہونا چاہئے۔

6...... جناب عالی! خود مسیحی حضرات کا ترجمان ماہنامہ کلام حق گوجرانوالہ نے اداریہ تحریر کیا ہے کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے۔ پورے ملک کے علمائے کرام' مشائخ عظام' دینی جماعتوں اور تمام مکاتب فکر کے لوگوں کی اس مسئلہ کو تائید حاصل ہے۔ آپ سے عرض ہے کہ ختم نبوت کا پلیٹ فارم آپ کا سیاسی حریف نہیں۔ جن سیاسی رہنماؤں نے ہماری تائید کی ہے ہم ان کے شکر گزار ہیں کہ دینی اور خالص مذہبی معاملہ میں انہوں نے ہماری نحیف و ناتواں آواز میں آواز ملائی۔

صدر گرامی! یہ دنیا عارضی ہے۔ ہم سب نے مرنا ہے۔ موت برحق ہے۔ خالصتاً رحمت عالم ﷺ کے امتی ہونے کے ناطے سے آپ سے توقع ہے کہ پاسپورٹ میں خانہ مذہب کی بحالی کا حکم جاری فرما کر دینی اسلامی جذبہ کے اضطراب کو ختم کر دیں۔ صرف مہر کافی نہیں۔ وہ تو اب بھی لگ رہی ہے۔ مذہب کا کالم پرنٹ ہو جو مشین میں پڑھا جائے۔ اس کو بحال کرنے کا حکم جاری کریں اور جو بغیر اس کے پاسپورٹ جاری ہوئے وہ کینسل کریں۔

قادیانیوں کا قبول اسلام!

چوہدری نصیر احمد جٹ چک نمبر 114 فتح پور والے اپنے بیٹوں' بیٹیوں اور بہوؤں سمیت قادیانیت کے اوپر لعنت بھیج کر اسلام میں داخل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے چک کی جامع مسجد کے خطیب کے پاس لوگوں کے سامنے قادیانیت کی غلط تاویلات اور عبارات کو سنا کر اسلام کی حقانیت کا اعلان کرتے ہوئے خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ کے دامن سے وابستہ ہو گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لیہ کے امیر حضرت مولانا محمد حسین' ضلعی ناظم حضرت مولانا قاری عبدالشکور نے جا کر مبارک باد پیش کی۔ دریں اثناء ڈیرہ غازیخان بلاک نمبر 18 فرید آباد کے رہائشی رحمت اللہ نے گزشتہ روز جامع مسجد بلاک نمبر 3 میں نمازیوں کی موجودگی میں حضرت مولانا غلام فرید کے ہاتھ پر قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

عرفان صدیقی

یہ محض ایک ''خانہ پری'' کا مطالبہ نہیں!

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ رکھنے کا مطالبہ زور پکڑتا جارہا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اعلان کیا ہے کہ اگر 9 مارچ تک یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا گیا تو حکومت کے خلاف ملک گیر مہم شروع کی جائے گی اور اسلام آباد میں ملین مارچ ہوگا۔ یہ بات ناقابل فہم ہے کہ ایک سیدھا سادہ سا معاملہ اتنا پیچیدہ اور الجھا ہوا مسئلہ کیوں بنادیا گیا ہے؟۔ شاید اس کی وجہ ملک میں کارفرما ''حقیقی جمہوریت'' ہے۔ جس کی کوئی کل سیدھی نہیں اور جس کی حشر سامانیوں کے سبب کوئی نہیں جانتا کہ فیصلہ کرنے کا رسمی اختیار کس کے پاس ہے اور فیصلے صادر کرنے کی قدرت وطاقت کس کے دست کارگر میں ہے۔ ابھی تک یہی گتھی سلجھنے میں نہیں آرہی کہ پاکستان کے پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ خارج کرنے کا فیصلہ کس نے کیا؟۔ کہا جاتا ہے کہ نئے اور پرانے پاسپورٹ کے نمونے کابینہ کے سامنے رکھتے ہوئے' نئے پاسپورٹ کی باضابطہ منظوری حاصل کی گئی تھی۔ اگر ایسا ہی ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ 70 سے زائد وزراء کی جہازی کابینہ میں سے کسی کو بھی یہ توفیق کیوں نہ ہوئی کہ وہ دونوں پاسپورٹوں کا جائزہ لے کر اس غلطی' کوتاہی یا فروگزاشت کی نشاندہی کرتا؟۔ کیا ''حقیقی جمہوریت'' اور ''گڈ گورننس'' اسی کو کہتے ہیں کہ بلاچون وچرا' میز پر رکھ دی جانے والی ہر شے کی تائید وتوثیق کردی جائے۔ باقی کو چھوڑیئے۔ کم از کم وزارت مذہبی امور کے کارپردازوں کو تو ضرور گہری نظر سے اس کا جائزہ لے کر اپنا اعتراض ریکارڈ پر لانا چاہئے تھا۔

برادرم اعجاز الحق کے بیانات سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ شامل کرنے کے حق میں ہیں۔ ایک بیان میں تو وہ یہ تک کہہ چکے ہیں کہ ''یہ چودہ کروڑ پاکستانیوں کے مذہبی جذبات واحساسات کی ترجمانی کیوں نہ کی اور مذہبی ذہن وفکر رکھنے والے سیکرٹری' جناب وکیل احمد خان اس سے کیوں غافل رہے؟۔'' اگر کابینہ کے اجلاس کے دوران ہی کوئی وزیر باتدبیر توجہ دلادیتا تو ممکن ہے اس فروگزاشت کی اصلاح ہوجاتی اور اتنا بڑا مسئلہ نہ ہوتا۔

لیکن کیا یہ واقعی فروگزاشت تھی؟۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ پاکستان کے شہریوں کی مذہبی شناخت کو روشن خیال اعتدال پسندی کے منافی خیال کیا جانے لگا ہو اور مقتدر حلقوں نے شعوری طور پر پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ نکال دینے کا فیصلہ کیا ہو؟۔ یہ امکان اس لئے بھی قوی محسوس ہوتا ہے کہ نائن الیون کے بعد سے امریکہ ہماری مذہبی اور نظریاتی بستیوں میں دور اندر تک گھس آیا ہے۔ اس کے ڈالروں کے فیض یافتہ دانش فروشوں نے تعلیمی نصاب کا کونہ

کونہ اور درسی کتب کا ورق ورق کھنگال ڈالا ہے کہ کہیں کوئی ایسا ''حرف نامطلوب'' باقی نہ رہ جائے جس سے جذبہ جہاد کی بو آتی ہو یا جس سے کبوتر کے تن نازک میں شاہین کا جگر پیدا ہونے کا خدشہ ہو۔ نسل نو کو مغربی بھیٹیوں کا اینڈھن بنانے کا منصوبہ گہری جڑیں رکھتا ہے۔ امریکہ یونہی بے کل نہیں ہو رہا۔ صدر جارج بش نے بلاوجہ ہمیں نظام تعلیم تبدیل کرنے کا حکم نہیں دیا۔ وہاں کے تھنک ٹینکس خواہ مخواہ عرق ریزی نہیں کر رہے اور واشنگٹن کروڑوں ڈالر خیرات میں نہیں دے رہا۔ یہ سب کچھ ہمیں مخصوص راہوں پر ڈالنے اور مخصوص منزلوں تک پہنچانے کے لئے ہو رہا ہے۔ روشن خیال اعتدال پسندی کے شہزادۂ خوش جمال نے بھی اسی ہمہ پہلو منصوبے کی کوکھ سے جنم لیا ہے۔ یہی تصور سرکاری اور غیر سرکاری میڈیا پر ادائیں دکھا رہا ہے اور اسی کے غمزہ ناز کا دفاع کرتے ہوئے صدر نے تلقین کی ہے کہ جن لوگوں کی نگاہ پاکباز ایسے منظروں کو دیکھنے کی تاب نہیں رکھتی وہ اپنی آنکھیں بند کرلیا کریں۔

مذہب کا خانہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت حذف کرنے کے تاثر کو اس لئے بھی تقویت مل رہی ہے کہ پرزور عوامی مطالبے اور ملک گیر مظاہروں کے باوجود حکومت ٹس سے مس نہیں ہوئی۔ حکمران جماعت کے سربراہ چوہدری شجاعت حسین بیرون ملک سے تشریف لائے تو انہوں نے ہنگامی اجلاس بلا کر مذہب کے خانے کے خاتمے پر اظہار ناپسندیدگی کیا اور قوم کو خوشخبری سنائی کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کر دیا گیا ہے۔ پھر خبر آئی کہ بوجوہ فوری طور پر ایسا کرنا ممکن نہیں۔ پھر ایک کمیٹی تشکیل پائی جو آج تک بلوچستان کمیٹی کی طرح صحراؤں کی خاک چھان رہی ہے۔ وزیراعظم‘ 70 رکنی کابینہ‘ قومی اسمبلی اور سینٹ‘ سب مصلحت کی بکل مارے بیٹھے ہیں اور کسی میں یہ دم خم نہیں کہ وہ اس معاملے پر کوئی فیصلہ صادر کرے۔ یا کوئی رائے دینے کی جسارت ہی کرے۔ سب کی نگاہیں ایک ہی حجرہ عالی پر مرکوز ہیں اور ہوگا وہی جو فیصلہ سازی پر قادر لوگ چاہیں گے۔

ایک بات فراموش کی جا رہی ہے کہ مسئلہ محض ایک خانہ پر کرنے کا نہیں۔ اس کا تعلق ختم نبوت کے اس بنیادی نکتے سے ہے جو ہمارے عقیدے کا مرکز ومحور ہے اور جس میں ذرا سی لچک سے توحید و رسالت کے مقدس قلعوں کی بنیادیں ہل سکتی ہیں۔ پاکستان کے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ایک خصوصی پس منظر رکھتا ہے اور اس خانے کو حذف کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کے پرچم برداروں کی طویل اور بے مثل جدوجہد پر پانی پھیر دیا جائے اور ان آئینی تقاضوں کو غیر موثر بنا دیا جائے جن کے لئے نبی آخرالزماں ﷺ کے عشاق سالہا سال تک قربانیوں کی تابندہ تاریخ رقم کرتے رہے۔ پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کر دینے کے بعد مسلم اور غیر مسلم کا امتیاز ختم ہو جاتا ہے۔ پاسپورٹ کے حامل کسی شخص کے بارے میں یہ طے کرنا ممکن ہی نہیں رہا کہ وہ مسلمان ہے یا قادیانی یا کسی اور مذہب کا پیروکار۔ قادیانیت کے مسئلے کی شدت صرف پاکستان تک محدود ہے اور پاکستان نے اسی شدت کے پیش نظر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے رکھا ہے۔ 57 اسلامی ممالک میں سے کسی دوسرے اسلامی

ملک کو ان مسائل کا سامنا نہیں اور پھر اہم بات یہ ہے کہ کسی بھی شخص کو اپنے مذہب یا مسلک کے اظہار پر ندامت نہیں ہونی چاہئے۔ مسلمان' سکھ' عیسائی اور ہندو ہر ایک اپنے مذہب پر یقین رکھتا ہے۔ اسے برحق سمجھتا اور اس کا برملا اظہار کرتا ہے۔ قادیانیوں کو بھی کسی حجاب وتذبذب کے بغیر ''قادیانی'' ہونے کا نہ صرف برملا اظہار کرنا چاہئے۔ بلکہ فخر بھی کرنا چاہئے۔ وہ کیوں حیلے بہانے اور فریب کاری سے اس مذہب کا تمغہ سینے پر سجانا چاہتے ہیں جس سے ان کا کچھ تعلق بھی نہیں اور جو اس کے اساسی عقیدہ ختم نبوت ہی کے منکر ہیں؟۔

اس معاملے کا تعلق عشق وعقیدت کے ان معطر جذبوں اور مشکبو احساسات سے بھی ہے جو دلیل اور منطق سے ماورئی ہوتے ہیں۔ جب مسئلہ محمد عربی ﷺ کے ناموس کا ہو تو کمپیوٹر پروگراموں یا کروڑوں روپے کے اخراجات کی دلیلیں خس وخاشاک کے متعفن ڈھیروں سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتیں۔ بہتر یہی ہے کہ معاملے کو بگاڑ کی آخری حدوں تک نہ لے جایا جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریک کو سیاسی مصلحتوں میں جکڑی نیم جاں تحریک نہ سمجھا جائے۔ عشق رسول ﷺ کی آتش فروزاں سے دہکتی تحریکیں' ڈیڑھ حکومتوں کے آشوب میں مبتلا بہانہ ساز اور حیلہ تراش تحریکوں سے بڑی مختلف ہوا کرتی ہیں۔ یہ محض ایک ''خانہ پری'' کا مطالبہ نہیں۔ عشق بلاخیز کے قافلہ سخت جاں کی پکار ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

بقیہ: سر سے ٹوپی بھی اترا دی

مذکور ہیں جن کے تذکرے کے لئے مستقل کتاب تالیف کرنے کی ضرورت پیش آئے گی۔ حضرت امام بخاریؒ نے تو عمامہ پر مستقل باب قائم کیا ہے۔ اسی طرح ترمذی اور ابوداؤد وغیرہ میں بھی عمامہ کے متعلق مستقل باب ہے۔

''قال رسول اللہ ﷺ علیکم بالعمائم فانها سیما الملائکة ۔ مشکوٰۃ کتاب اللباس ص 377' شعب الایمان للبیهقی '' ترجمہ:...... ''حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے مسلمانو! پگڑی کو لازم پکڑو۔ کیونکہ یہ ملائکہ کی نشانی ہے۔''

ابن عساکرؒ نے ابن عمرؓ سے ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ: ''عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنے سے 25 گنا ثواب زیادہ ملتا ہے اور عمامہ کے ساتھ جمعہ ادا کرنے سے ستر گنا ثواب ملتا ہے۔'' (مرقات ج8 ص250)

اس تفصیل سے پتہ چلا کہ سر کو ڈھانپنا' ٹوپی استعمال کرنا اور پگڑی پہننا مسلمانوں کا شعار' سنت رسول' شیوہ ملائکہ اور شریفانہ ومہذبانہ اخلاق کا حصہ ہے۔ نیز علماء وصلحاء اور اولیائے کرام کا ٹوپی (اور پگڑی) کو بالالتزام استعمال کرنا اور ننگے سر نہ رہنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ سنت لباس میں شامل ہے اور اولیاء وصلحاء کا شعار ہے۔ لہٰذا حدیث: ''البرکة مع اکابرکم ۔ ''(اوکمال قال علیه السلام) کی رو سے بھی اس کا سنت ہونا اور مسلمانوں کے شعار میں شامل ہونے کا پتہ چل گیا۔ لہٰذا اس سنت کا انکار کرنا یا اسے بالکلیہ ترک دینے کا حربہ استعمال کرنا سنگین جرم ہے۔

مولانا محمد صدیق ارکانی

خانہ مذہب کے بعد سر سے ٹوپی بھی اتروادی گئی!

شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے لئے بغیر پگڑی وٹوپی والی تصویروں کی پابندی شعائر اسلام کو مٹانے کی ناکام کوشش ہے۔ جس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنا اور اپنا مطالبہ منوا کے دم لینا ملت اسلامیہ کا اجتماعی فریضہ ہے۔ مشرف حکومت امریکا کے دباؤ اور اتباع اغیار میں کافی دور تک نکل گئی اور نکلتی جارہی ہے۔ اگر حدود سے تجاوز کرنے اور احکام اسلام کو پامال کرنے کی یہی رفتار رہی تو بعید نہیں کہ عذاب الٰہی آڑے آجائے اور حکومت کی عمارت منہدم ہوجائے۔

حکومت کے سیاہ کارناموں کی ایک طویل فہرست ہے۔ اس فہرست سے قطع نظر حکومت نے ماضی قریب میں اغیار اور قادیانیوں کو خوش کرنے کے لئے (یا اپنی خواہش کو پورا کرنے کے لئے) پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ اڑادیا جس پر کافی بحث ہوچکی ہے اور اب تک احتجاج جاری ہے۔ تاہم حکومت ٹس سے مس نہیں ہوئی اور مختلف النوع حکمت و مصلحت بتانے میں مصروف ہے۔

اس کے بعد اب یہ قانون بھی نافذ کردیا گیا ہے کہ شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے لئے ایسی تصویریں قابل قبول ہوں گی جن کے سروں پر ٹوپیاں (پگڑیاں) نہ ہوں۔ اس کی تازہ اور زندہ مثال حضرت مولانا تنویر الحق تھانوی خطیب مرکزی جامع مسجد تھانوی کے دو صاحبزادے ہیں جنہیں اس بات پر مجبور کیا گیا کہ بغیر ٹوپی والی تصویریں ضروری ہیں۔ اس پر حضرت مہتمم صاحب نے 4 فروری 2005ء کے خطاب جمعہ میں احتجاج بھی کیا اور آج تک احتجاج کررہے ہیں۔

سمجھنے کی بات یہ ہے کہ بعض امور فرض و واجب نہ ہونے کے باوجود شعائر اسلام میں داخل ہونے کی وجہ سے نہایت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ ان شعائر اسلام کو مٹانا اور ختم کرنا سنگین جرم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے مجرموں کو دنیا ہی میں عبرت ناک سزا دیتے ہیں۔

لفظ شعائر شعیرۃ یا شعارۃ کی جمع ہے۔ اس کے معنی ہیں نشانی اور علامات کے۔ اصطلاح شریعت میں شعائر اللہ یا شعائر اسلام ان امور کو کہا جاتا ہے جن سے دین اسلام پہچانا جاتا ہے یا اللہ سے خصوصی تعلق کا اظہار ہوتا ہے۔

(تفسیر عزیز، روح المعانی ج1 ص37)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اپنی مشہور کتاب ''حجۃ اللہ البالغہ'' میں اس بات کی تصریح کی ہے کہ

شعائر اللہ چار ہیں۔ خانہ کعبہ' ذات رسول اللہ ﷺ' قرآن مجید اور نماز۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ لکھتے ہیں کہ شعائر اسلام چند مقامات بھی ہیں اور زمانہ کی ساعتیں اور اوقات بھی اور چند ایسے اعمال و افعال بھی شعائر اسلام میں داخل ہیں جن سے دین اسلام کی خصوصیت کا ظہور ہوتا ہے۔ مقامات میں سے بیت اللہ اور روئے زمین کی تمام مساجد اور مکہ و مدینہ کے علاوہ عرفات' مزدلفہ اور بیت المقدس وغیرہ!

زمانی ساعتوں اور اوقات میں پانچ نمازوں کے اوقات' عیدین' جمعہ' فریضہ صوم کا مہینہ اور یوم عرفہ وغیرہ اور اعمال و افعال میں اذان' مردوں کی داڑھیاں' ختنہ' حجاب' قربانی اور السلام علیکم کہنا وغیرہ!

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے آخر اے مسلمانو!
تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

اسی طرح عمامہ اور ٹوپی بھی مسلمانوں کی نشانیوں میں سے ہیں۔ عمامہ تو انبیاء علیہم السلام کا شعار بھی ہے۔ اس لئے ان کی حفاظت ملت اسلامیہ کا اجتماعی فریضہ ہے اور ان کو مٹانا سنگین جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بعض گناہوں سے چشم پوشی تو کی ہے۔ لیکن شعائر اسلام کو مٹانے والوں سے ایک لمحہ کے لئے بھی چشم پوشی نہیں کی۔ بلکہ انہیں اس دنیا میں عبرتناک سزا دے کر انہیں دوسروں کے لئے نمونہ عبرت بنا دیا ہے۔ اذان سنت (یا واجب) ہے۔ لیکن اذان کو اور اذان کے طریقے کو مٹانا یا اس کی بے حرمتی کرنا شان رسالت میں گستاخی کرنا یا قرآن کریم کی بے توقیری کرنا سنگین جرم ہے۔ اس لئے ایسے لوگوں سے جہاد اور قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

چونکہ خانہ کعبہ شعائر اللہ میں داخل ہے۔ اس لئے اس کی بے حرمتی کی نیت سے جانے والا ابرہہ بادشاہ کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا اور صالح علیہ السلام کی اونٹنی شعائر اللہ میں داخل تھی۔ اس لئے اس کے قاتل کو عبرتناک سزا دی گئی۔ بعید نہیں کہ یہی حال ٹوپی اور پگڑی کی بے حرمتی کرنے والوں کا ہو۔ کیونکہ یہ دونوں بھی شعائر اسلام میں داخل ہیں۔ اگر اغیار کا دباؤ ہے تو سکھوں پر یہ دباؤ کیوں نہیں اور عرب کے باشندوں پر یہ پابندی عائد کیوں نہیں۔ جبکہ سکھ بغیر ڈاڑھی اور بغیر عمامہ والی تصویریں پاسپورٹ میں چسپاں نہیں کر رہے ہیں اور عرب کے باشندے بغیر عقال (پٹوں) والی تصویریں پاسپورٹ میں نہیں لگا رہے ہیں۔ اگر اس مطالبہ کو مان لیا گیا تو کل یہ بھی کہا جائے گا کہ ڈاڑھی بھی منڈوا دی جائے۔ کیونکہ اس میں ہیروئن چھپانے کا احتمال ہے اور شلوار اتار کر پتلون استعمال کی جائے۔ کیونکہ شلوار کے اندر بم چھپانے کا امکان ہے۔ پتہ نہیں تصویر میں کونسا ایٹم بم چھپایا گیا۔ ننگے سر رہنے اور ٹوپی استعمال نہ کرنے والوں کے متعلق ماہنامہ ''حق نوائے احتشام'' ستمبر 2002ء میں حضرت مولانا مفتی محمد فاروق صاحب کا ایک فتویٰ شائع ہوا ہے۔ اس کے اقتباسات درج ذیل ہیں:

''ننگے سر پھرنا مروت اور اسلامی وقار کے خلاف ہے۔ پیران پیر حضرت عبدالقادر جیلانیؒ نے اس کو

مکروہ لکھا ہے۔ آج کل یہ فیشن بن گیا ہے جو صلحاء کا شیوہ نہیں ہے۔ بلکہ اس میں فساق وفجار کے ساتھ مشابہت ہے۔ اس لئے ننگے سر پھرنا نہایت قبیح ہے۔''

علامہ ابن جوزیؒ فرماتے ہیں کہ:''ولا یخفی علی عاقل ان کشف الراس مستقبح وفیہ اسقاط مروۃ وترک ادب.......... الخ ۔'' ترجمہ:......''یعنی عاقل پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ ننگے سر پھرنا قبیح ہے اور مروت' ادب اور شریفانہ تہذیب کے خلاف ہے۔''(تلبیس ابلیس ص373)

حضرت شیخ عبدالقادر گیلانیؒ غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں کہ:''ویکرہ کشف الراس بین الناس ...... الخ ۔ '' ترجمہ:......''لوگوں کے درمیان سر کھولنا مکروہ ہے۔'' (غنیۃ الطالبین ص13ج1)

اس فتویٰ سے معلوم ہوا کہ ٹوپی نہ پہننا ادب' مروت اور شریفانہ اخلاق کے خلاف ہے۔اس کے علاوہ اس سلسلے میں متعدد روایتیں اور فقہاء کے اقوال بھی ملتے ہیں:''قال رسول اللہ ﷺ فرق بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس ۔ '' ترجمہ:......''حضورﷺ کا ارشاد ہے کہ ہمارے (مسلمانوں) اور مشرکوں کے درمیان فرق ٹوپی کے اوپر پگڑی پہننا ہے۔''

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب اللباس ص374' ترمذی شریف' ابوداؤد ج2 ص209)

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ طیبیؒ لکھتے ہیں کہ:''ای الفارق بیننا وبین المشرکین انا نتعم علی القلانس وھم یکتفون بالعمائم ۔ القلانس جمع قلنسوۃ المدورۃ سمیت بھا لانھا تغطی الرائس ۔ طیبی ج8ص215 '' ترجمہ:......''یعنی مشرکین (موجودہ دور کے سکھ وغیرہ بھی) صرف پگڑی پہنتے ہیں اور ٹوپی نہیں پہنتے اور ہم ٹوپی پر پگڑی پہنتے ہیں۔''

اس حدیث سے پتہ چلا کہ عمامہ اور ٹوپی دونوں مسلمانوں کے شعار ہیں۔ چنانچہ حضرت مولانا ثناء اللہ پانی پتیؒ اپنی تصنیف ''مالابد منہ'' میں رقم طراز ہیں کہ:''مسلم راتشبہ کفار فساق حرام است ۔ '' ترجمہ:...... ''یعنی مسلمان کو کفار وفساق کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے۔ (مالابدمنہ ص131)

مذکورہ حدیث کی یہ تشریح ملا علی قاریؒ نے بھی لکھی ہے۔ (مرقات ج8 ص250)

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ لکھتے ہیں کہ:''مراد الحدیث ان المشرکین کانوا یعممون علی رؤسھم من غیر ان یکون تحت العمامۃ قلنسوۃ ونحن نعم علی القلنسوۃ ولا بی الشیخ عن ابن عباسؓ کان لرسول ﷺ ثلث قلانس الحدیث ۔ بذل المجھود ج6ص52'' ترجمہ:......''ابن عباسؓ کی روایت سے معلوم ہوا کہ حضورﷺ کے پاس تین ٹوپیاں تھیں۔''

جہاں تک عمامہ (پگڑی) کا تعلق ہے۔اس سلسلے میں تو بہت سی روایتیں اور فضیلتیں کتب حدیث میں

بقیہ صفحہ 7 پر

مولانا محمد اسلم چشتی

موجودہ عالمی صورت حال کا تقاضا!

کفر ہر طرح کی ٹیکنالوجی اور اسلحہ سے لیس ہے۔ جبکہ عالم اسلام اسلحہ اور ٹیکنالوجی میں انتہائی پستی کا شکار ہے۔ کفر نے مکر وفریب کے ایسے جال بن رکھے ہیں کہ ملت اسلامیہ میں نہ اتفاق ہے اور نہ احساس زیاں۔ کفر کی قیادت اس وقت امریکہ کر رہا ہے۔ لیکن امریکہ کی تباہی کی صورت میں یورپی یونین اس کی جگہ لے گی اور اسلامی ممالک اور ملت اسلامیہ پر اسی طرح ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گی جس طرح آج امریکہ اور اس کے اتحادی توڑ رہے ہیں۔

اسلامی ممالک کے حکمران جس طرح کفریہ طاقتوں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں۔ مستقبل میں یہ حکمران جعفر وصادق سے بھی بدتر ثابت ہوں گے۔ یہ مفاد پرست ٹولہ ہے جو قوم پر مسلط ہے اور رہے گا۔ کفر نے اپنی مکروہ چالوں سے ہر شعبہ ہائے زندگی میں ملت اسلامیہ کو تاراج کرنے کی ٹھان رکھی ہے۔ ذرائع ابلاغ' دین' عقائد' نصاب تعلیم' معاشرت' تجارت' صنعت' ٹیکنالوجی' اسلحہ' فوج اور ثقافت غرض کوئی پہلو ایسا نہیں جس میں اہل اسلام محفوظ ہوں۔ حکمرانوں کا یہ وطیرہ بن چکا ہے کہ قوم وملت کو غلط اعداد وشمار کے ذریعے حقائق سے غافل رکھا جائے۔ قوم کو سودی قرضوں کے بوجھ تلے دفن کر دیا جائے اور اپنے محلات اور تجوریوں کو بھر لیا جائے۔ یعنی موجودہ قیادت خودغرض اور مفاد پرست ہی نہیں۔ بلکہ دشمنان دین متین کے ایجنڈے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے علمائے حق اور اہم شخصیات کے ٹارگٹ کلنگ کے بھی مرتکب ہو رہے ہیں۔ اس طرح ملت اسلامیہ قحط الرجال کے صدمہ سے بھی دوچار ہونے کو ہے۔

اس بھیانک صورت حال سے عہدہ برا ہونے کے لئے ملت اسلامیہ کو کیا کرنا چاہئے؟ میری نظر میں اس کا جواب یہ ہے کہ ملت اسلامیہ کو ٹھوس بنیادوں اور موثر لائحہ عمل کی ضرورت ہے اور وہ یہ ہے کہ ملت اسلامیہ کے مخلص علمائے کرام اور ماہرین تعلیم کی ایسی کمیٹیاں تشکیل دی جائیں جن کے مراکز کراچی' لاہور' فیصل آباد' اسلام آباد' پشاور اور کوئٹہ وغیرہ اہم شہروں میں ہوں۔ یہ حضرات جن کی کم از کم تعداد گیارہ ہو اپنے اپنے مراکز میں کم از کم ایک ایسا ادارہ بنانے کی فکر کریں جن میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ مندرجہ ذیل مقاصد کو پورا کر سکیں۔

الف...... ایسے مسلمان عالم باعمل پیدا کرنا جو نہ صرف دین میں راسخ العقیدہ ہوں۔ بلکہ جدید ٹیکنالوجی میں امت مسلمہ کی کفالت کی ضمانت ہوں۔

ب...... ایسے دانشور پیدا کرنا جو نہ صرف کفر کی سازشوں اور منصوبوں کو طشت ازبام کریں۔ بلکہ ان

کے موثر تدارک کے لئے طریق بھی وضع کریں۔

ج...... مغربی ممالک کی طرز پر ایسے Think Tanks تشکیل دینا جو امت مسلمہ کی رہنمائی کرسکیں۔

د...... ایسے افراد پیدا کرنا جو امت مسلمہ کی ملکی اور عالمی سطح پر قیادت کرسکیں۔

ایسے تمام اداروں کا ایک ہیڈ آفس ہونا چاہیے۔ جس میں اداروں کو نمائندگی دی جائے اور مختلف اداروں کے کام کا بھی جائزہ لیا جائے۔ یہ تمام ادارے اپنی ضروریات اور مقاصد کے حصول کے لئے لائحہ عمل بھی خود مرتب کریں۔

اس کام کی رہنمائی اور انجام وہی کے لئے ہمیں ایسے علمائے کرام اور ماہرین کی ضرورت ہے جو قوم کا درد رکھنے والے ہوں اور مشنری جذبہ سے سرشار ہوں جن میں حضرت صدیق اکبرؓ جیسی جاں نثاری اور حضرت فاروق اعظمؓ جیسی فراست ہو۔ ایسے ادارے اقامتی ہوں۔ لیکن ڈے سکالرز بھی ہوں۔ ایسے طلبہ کو داخلہ دیا جائے جو اسلام کو اپنا مقصد حیات سمجھتے ہوں اور لائق ہوں۔ داخلہ کی شرائط بورڈ آف ڈائریکٹرز طے کریں۔

اہل مغرب کی سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی میں مرکزی کردار ان اداروں کا ہے جو افراد قوم نے قائم کئے۔ اس کے لئے میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ:

''گیرارڈ (اٹلی) نے مغربی لاطینیوں کے لئے وہی کام کیا جو حنین ابن اسحٰق نے مشرقی عربوں کے لئے کیا تھا۔ اس نے عربی زبان سے فلسفہ، ریاضی، طب اور علوم طبیعی کی بے شمار کتابوں کا ترجمہ لاطینی زبان میں کر ڈالا۔ گیرارڈ 1187ء میں بیمار پڑا۔ اس نے گمان کیا کہ اب اس کی موت قریب ہے۔ ''اگر میں مرگیا تو قیمتی عربی زبانوں کا ترجمہ کون کرے گا۔'' اس احساس نے اسے تڑپا دیا اور اس کے اندر ایک نئی قوت عمل جاگ اٹھی۔ بیماری کے باوجود اس نے ان بقیہ عربی کتابوں کا ترجمہ شروع کر دیا جن کو اس نے اپنے پاس جمع کیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اپنی موت سے پہلے صرف ایک مہینے کے اندر اس نے تقریباً 80 کتابوں کے ترجمے پورے کر لئے۔''

عمل کا تعلق حقیقتاً جذبے سے ہے۔ نہ کہ صحت اور طاقت سے۔ اگر آدمی کے اندر کسی کام کی آگ بھڑک اٹھے تو اس کام کو وہ ہر حال میں کر ڈالتا ہے۔ خواہ وہ ظاہری حالات سے متفق نہ ہو۔

میرے صد احترام بزرگان دین اور امت مسلمہ کے عظمت رفتہ کے آرزومند مسلمانو! کیا یہ ممکن نہیں کہ ہم اپنی مدد آپ کے تحت اللہ رب العزت کی نصرت پر بھروسہ کرتے ہوئے ایسے ادارے قائم کریں جو ملت اسلامیہ کے سپوتوں کو ہر زبان میں وہ چیزیں پڑھائیں جن کو اہل کفر نصاب سے خارج کرانا چاہتے ہیں۔ سائنس دانوں کی ایسی فوج تیار کریں جو ملت کی ٹیکنالوجی میں کفالت کی ضامن ہو۔ جو اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر مسلمانوں کی دینی اور دنیاوی ترقی کی راہ ہموار کرے۔ کیا معلوم یہ ادارے ایسے رہنما پیدا کریں جو ملت کی نشاۃ ثانیہ کا باعث بنیں۔

اگر ہم دس سالوں میں ایسے ادارے عام کرنے میں کامیاب ہوگئے تو ملت کی کشتی بہت جلد بھنور سے نکل آئے گی۔ کسے معلوم تھا کہ حضرت مولانا محمد الیاسؒ کی قائم کردہ ”تبلیغی جماعت“ ایک دن بین الاقوامی شہرت کی حامل اور احیائے ملت کی زبردست تحریک بن جائے گی۔ کسے معلوم تھا کہ دیوبند میں قائم ہونے والا مدرسہ لاکھوں مدرسوں کی بنیاد ثابت ہوگا۔ اس لئے دین متین کے لئے سب کچھ کرنے والے عزیزان ملت آگے بڑھو اور وقت کے چیلنج کو قبول کرو۔

اس خلوص سے کہ اہل اسلام کا دین پر عمل پیرا ہونا آسان ہو جائے۔ راستے کی رکاوٹیں دور ہو جائیں۔

اس خیال نیک سے کہ مسلمانوں پر ظلم وستم ڈھانے والے ہاتھوں کو روکا جائے۔ اس یقین سے کہ اللہ رب العزت کا حکم ہے کہ دشمن سے مقابلہ کے لئے خود کو تیار کرو۔ اس ذہن کے ساتھ کہ باعزت زندگی کے لئے دینی اور دنیوی تعلیم ضروری ہے۔ اس ارادے سے کہ اللہ رب العزت کے بندے شیطان کے چیلوں کی غلامی سے نجات پا جائیں۔ اس نظر سے کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے کہ: ”اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتے جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہیں بدلتی۔“ اس نظریہ سے کہ امت مسلمہ کی دین و دنیا کی سلامتی اور دینی و دنیاوی ترقی کے لئے تدابیر اختیار کرنا عین اسلام ہے۔ تو آیئے مل بیٹھیں۔ مل کر کام کریں۔ نتائج اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ ہمیں تو صرف مل کر خلوص سے کام کرنا ہے۔

ایک اہم اطلاع

جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ ہمارا ادارہ عرصہ دراز سے جڑی بوٹیوں پر ریسرچ کر کے دکھی انسانیت کیلئے کام کر رہا ہے۔ اب ہم نے انہی دیسی ادویات پر مزید ریسرچ کر کے جوڑوں کے درد کیلئے

……راحت کورس……اعصابی کمزوری کیلئے……اعصابی کورس……گیس ٹربل کیلئے……

……تبخیری کورس……تیار کئے ہیں۔

آج ہی ٹیلی فون کر کے بذریعہ ڈاک ادویات..وی..پی..V-P منگوالیں۔

آپ لوگوں کو 10% خصوصی رعایت دی جائے گی۔

اوقات: صبح 10 بجے سے عصر 4 بجے تک……شام 6 بجے سے رات 11 بجے تک

ایڈریس: المسلم دار الحکمت (رجسٹرڈ)

بالمقابل جامع مسجد مبارک بہاولپور روڈ تحصیل و ضلع حافظ آباد پاکستان فون: 0547-521787-522468

بنام خصوصی

محمد صفدر

ہم کہاں ہیں..؟....جواب دو..!

پتھروں سے سوال کرتا ہوں اور پتھر ہی جواب میں ملتے ہیں۔ میں پاکستان کی موجودہ نوجوان نسل کی آواز ہوں۔ خدا کے لئے مجھے سنو۔ حکومتوں کی باگ ڈور سنبھالنے والا اللہ آج بھی وہی ہے جس نے فرعون کو پکڑا تھا۔ جس نے سکندر کو مارا تھا۔ جس نے ہلاکو خان، چنگیز خان، تیمور کو قصے کہانیوں میں بدل دیا ہے۔ میں اس واحد اسلامی نظریاتی ریاست کا ایک نوجوان آج سارے حکمرانوں، ادیبوں اور شاہی نوکروں سے پوچھتا ہوں کہ کل تمہیں ہم کس نام سے یاد کریں گے۔ ہمیں وراثت میں یہ ندامت دے کر مت جاؤ۔ کل تمہارا ذکر ہمارے سروں کو شرم سے نہ جھکائے۔ کل تمہاری یاد ہمارے دل کی آہ نہ بنے۔ واہ بنے۔ کل مورخ تمہیں غدار کا ٹیکہ نہیں بلکہ باضمیری کا تاج لکھے۔

بہادری کی موت مرجانا بزدلی اور بے ضمیری کی زندگی سے بدرجہا بہتر ہے کہ آج بھی ٹیپو سلطان کی شکست دل کو فتح کے جذبے سے بھر دیتی ہے اور میر جعفر وصادق کا ذکر منہ کا ذائقہ کڑوا کر دیتا ہے۔ کل آپ بھی تاریخ کی کتابوں کا حصہ ہوں گے اور پڑھنے والے آپ کو ان دو فہرستوں میں کہیں ڈھونڈیں گے۔ آج جہاں نام لکھوانا ہو لکھوالو۔ زندگی کی روانی کو ایک دن ساکن ہونا ہے۔ موج دریاؤں میں جتنی بڑھے ساحلوں پہ اس کو دم توڑنا ہے۔ چہرے کی شادابیاں اگر نصیب ہیں تو جھریاں بھی ان کا مقدر ضرور ہیں۔ پھر اس وقت کے لوگ ہی منصف ہوں گے۔ عین ممکن ہے کہ تاریخ بش اور بلیئر کو معاف کر دے۔ کیونکہ انہوں نے اپنی برتری کیلئے اپنے ملک کی بالادستی کے لئے اپنی بہادری کی پہچان کے لئے اپنی قوم کے فخر کے لئے یہ سارے ظلم دنیا پر روا رکھے۔ مگر یقین رکھئے ہماری بزدلی، کمزوری اور حقائق سے نگاہ چرانا۔ ہماری تاریخ کبھی نہیں معاف کرے گی۔ بہادروں کی موت بھی تاریخ کے جسم میں لہو بن کر دوڑتی ہے۔ جبکہ بزدلی کی زندگی بھی تاریخ کا ناسور کہلائے گی۔

ہماری زبان پہ چپ کے تالے ٹوٹنے والے ہیں۔ یہ راکھ ان چنگاریوں کو نہ روک پائے گی۔ کہیں ہم اپنی ہی آگ میں نہ جل جائیں۔ کہیں ہمارے بڑھے ناخن اپنے جسم کی کھال نہ نوچ ڈالیں۔ ہمارے دل کی دھڑکنوں میں موجود طوفان کو کوئی سمت دو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ خونی انقلاب کی راہ چل پڑے۔ ہم ستاون اسلامی ملک، کروڑوں نفس اور لاکھوں کی فوج ہر قسم کی دولت سے مالا مال کیوں دھرتی پہ بوجھ لگ رہے ہیں۔ اتنے پانی کے قطرے بھی اگر ہوں تو کسی گھر کو ڈبو سکتے ہیں۔ مگر ہم میں آج اتنی بھی طاقت نہیں رہی۔ کیوں؟۔ آیئے میں ان سوالوں کا جواب دیتا ہوں۔

حضور اکرم ﷺ نے ایک بار فرمایا کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ تمہیں اس طرح تقسیم کیا جائے گا جیسے روٹی کو دسترخوان پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا ہم تھوڑے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے جواب دیا نہیں۔ بلکہ تم بہت زیادہ ہوگے۔ صحابہ کرامؓ نے کہا کہ آج ہم تھوڑے ہیں اور سب پر حاوی ہیں۔ پھر کیا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تمہارے دلوں میں وہم ڈال دے گا۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا کیسا وہم۔ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ زندگی سے محبت کروگے اور موت سے کراہت۔ کیا حضور ﷺ کی یہ بات سچ نہیں ہوئی۔ آج ہم زندہ رہنے کو کامیابی سمجھے ہوئے ہیں۔ ہمیں کیا ہم تو سلامت ہیں۔ ان کی وہ جانیں۔

ایک بار حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ دیکھو آج میرا دین گردش کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ گردش کرتے جاؤ اور عنقریب دین الگ ہو جائے گا۔ اس وقت کتاب کو تھامنا اور دنیا کو چھوڑ دینا۔ دنیا تمہارے پیروں میں آ کر گرے گی۔ کیا ہوا؟ کیا ہم نے کتاب کو تھاما۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک وقت آئے گا کہ پیسہ بخیلوں کے پاس آ جائے گا۔ حکومت نا اہل لوگوں کے ہاتھوں میں ہوگی۔ لوگ بدمعاشوں کی عزت کریں گے۔ نوجوان ریشم پہنیں گے۔ سونا پہنیں گے۔ گانے والیاں معزز ہو جائیں گی۔ دوستوں کا احترام ہوگا۔ باپوں کی بے توقیری ہوگی۔ بیویوں سے محبت ہوگی۔ ماؤں سے نفرت۔ زراعت کو دل دے بیٹھو گے۔ بیلوں کی دموں سے چمٹ جاؤ گے۔ تجارت کو دل دے بیٹھو گے۔ تجارت سود پر چلی جائے گی۔ موجود نسل اپنے بزرگوں کو برا بھلا کہے گی۔ کم فہم کہے گی۔ جب یہ دور آئے گا تو پتھروں کی بارش کا انتظار کرنا۔ کیا آج یہ ساری باتیں نہیں ہیں اور کیا ہم پر بموں کی بارش ہمیں جگانے کے لئے نہیں ہو رہی۔ ان کا حل کیا ہے۔ ان کا حل صرف توبہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا ہے۔ اس لئے خدارا! لوٹو اور واپس آ جاؤ۔ اس سے پہلے کہ راستے میں قبر کا گڑھا آ جائے۔

آج کا نوجوان سعید انور سے پہلے سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے۔ آج میرے دل میں جنید جمشید کی قدر کئی گنا زیادہ ہے۔ آج کا پڑھا لکھا نوجوان ڈاکٹر ملک مرتضیٰ شہید اور ڈاکٹر طارق جمیل کو سننا چاہتا ہے۔ کیوں؟۔ کیونکہ تین سو سال کی ان ذلتوں سے تھک گئے ہیں۔ ہمیں کیوں سارا دن ٹی وی پر گانے کے پروگرام دکھاتے ہو؟۔ میک اپ کے انداز سکھاتے ہو؟۔ کیوں سارا دن ڈراموں میں مغربی تہذیب سے شناسا کروانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہمیں کیا بنانا چاہتے ہو۔ کس جال میں پھنسانا چاہتے ہو۔ آزادی نسواں کی تحریکیں۔ این جی اوز سارا سارا دن اپنا پروپیگنڈہ کرتی نظر آتی ہیں۔ ہماری مائیں محمد بن قاسمؒ صلاح الدین ایوبیؒ طارق بن زیادؒ موسیٰ بن نصیرؒ محمد فاتحؒ اور عبداللہ بن زبیرؓ پیدا نہیں کر رہیں۔ کیوں؟۔

کیا بموں کے دھماکے اتنے طاقتور نہیں کہ تمہارے ضمیر کے کان کے پردے پھاڑ سکیں۔ خدارا! سمجھو کہ وہ

کون سی طاقت ہے جو روک رہی ہے کہ اسلامی ملک کے ٹی وی پر اسلام کی تبلیغ نہ کرسکو۔ گواہیاں دیتے پھرو کہ ہم امن پسند ہیں۔ وہ کون سی چیز ہے جو ہمیں روک رہی ہے کہ اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے۔ لیکن ٹی وی پر ہم اسلام کی سوشلزم اور جمہوریت سے مماثلتیں ڈھونڈتے پھریں۔ وہ کون سا ہاتھ ہے جو ہمیں روک رہا ہے کہ بسنت پر گانے والے پروگرام تو ٹی وی پر چار چار گھنٹے لائیو آئیں۔ لیکن اسلام کی اشاعت کا پروگرام سنسر شدہ پندرہ منٹ کے لئے۔ ملٹی نیشنل کمپنیاں عریانی کے سارے پروگرام کیوں سپانسر کرتی ہیں۔ یہ کون سا ہاتھ ہمیں روک رہا ہے کہ اسلامی تاریخ تفصیلاً ٹی وی پر دکھائیں۔ اسلامی فاتحین کے غیر معمولی کارناموں سے اپنے لوگوں کو آگاہ کرسکیں۔ آخر کون ہے جو یہ سب کچھ نہیں چاہ رہا۔ کون ہمارے ساتھ اتنی گہری نفسیاتی اور روحانی چالیں چل رہا ہے۔ یہ بات کون ڈھونڈے گا۔ ہمارے حکمران یا ہم خود۔

خدا کے لئے ہمیں جھوٹی تسلیاں نہ دو۔ ہمیں پتہ ہے کہ ہم اندھے نہیں ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ خزانہ بھرا ہوا ہے۔ ساتھ یہ بھی پتہ ہے کہ کیسے بھرا ہوا ہے۔ ہمیں پتہ ہے کہ حکومت چل رہی ہے۔ ساتھ یہ بھی پتہ ہے کہ کیسے چل رہی ہے۔ ہمیں پتہ ہے کہ ہماری سرحدیں محفوظ ہیں۔ ساتھ یہ بھی پتہ ہے کہ کیسے محفوظ ہیں۔ ہمیں پتہ ہے کہ اسلام زندہ ہے۔ ساتھ یہ بھی پتہ ہے کہ کیسے جی رہا ہے۔ ہمیں پتہ ہے کہ بنیاد پرستی کیا ہے اور دہشت گردی کیا ہے۔ ساتھ یہ بھی پتہ ہے کہ دہشت گرد کون ہیں اور بنیاد پرست کون ہیں۔ ہمیں پتہ ہے کہ طالبان کی حکومت کیوں ہٹائی گئی اور صدام میں اب کیا برائی پیدا ہوگئی ہے۔ ہمیں پتہ ہے کہ ماڈرن انلائنڈ اسلام کیسا ہے اور ہم یہ راگ کیوں گا رہے ہیں۔ ہم اندھے، گونگے اور بہرے نہیں ہیں۔ ہم سب سمجھتے ہیں۔ ہم سب جانتے ہیں۔ پھر سازشیوں کی یہ ساری سازشیں ہماری نظریاتی بنیادیں کمزور کرچکی ہیں۔ ہمارے جسموں کی توانائیاں ساتھ چھوڑ چکی ہیں۔ ہماری چیخیں دل سے نکل کر گلوں میں دب رہی ہیں۔ ہمارے پیروں میں طاقت پرواز نہیں رہی:

مدت ہوئی صیاد نے چھوڑا بھی کیا چھوڑا

تاب پرواز نہیں راہ چمن یاد نہیں

خدا کے لئے اب جاگ جاؤ۔ اگر چاہتے ہو کہ کل تمہیں اچھے لفظوں سے یاد رکھا جائے۔ کل کا مورخ تمہاری بہادری اور بزدلی کا فیصلہ تمہارے آج کے عمل کو دیکھ کر کرے گا۔ تمہاری مجبوریوں اور حکمت عملیوں کو دیکھ کر نہیں کرے گا۔

آج ہمیں درآمدی نظریات پڑھائے جاتے ہیں۔ یہ جمہوریت ہے۔ یہ سوشلزم ہے۔ یہ پارلیمانی ہے۔ یہ واحدانی' یہ مارکسزم ہے۔ یہ میکاویلزم' یہ سب پڑھا کر اور آزما کر پوری دنیا نے کیا پایا اور تم لوگوں نے کیا پایا۔ تمہاری دولت مشترکہ کی رکنیت جمہوریت کے قیام سے کیوں مشروط ہے۔ تمہاری امدادیں تمہارے طرز ہائے

حکومت سے جڑی ہوئی ہیں۔ ان کی ہمدردیاں تمہارے ساتھ نہیں۔ بلکہ ان کی امدادیں تمہارے نظریات کی تباہی کے لئے ہیں۔

اسی لئے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ: ''کبھی کافر کی آگ سے انگارہ نہ لینا۔'' اس کا مطلب یہ ہے کہ کبھی کافر کے علم کو اپنا رہبر نہ بنانا۔ آج ہمیں اس وقت تک پڑھا لکھا ہی نہیں جانا جاتا جب تک ہمیں شیکسپیئر' جان لاک' کارل مارکس' روسو' میکاویلی کے نظریات اور کتابوں کے متعلق پتہ نہ ہو۔ اس کے برعکس جسے اسلامی تاریخ کا پتہ نہ ہو وہی اسی اسلامی ملک میں پڑھا لکھا گنا جاتا ہے۔ کیا ہماری ہزار سال کی عظمتیں اس قابل بھی نہیں کہ ہماری نسل کو بتائی جاسکیں۔ کیا اموی' عباسی' عثمانی' مغل حکومتیں سیاستیں اور نظریات اس قابل ہی نہیں کہ انہیں نئی نسل تک پہنچایا جائے۔ کیا اردو' عربی' فارسی زبانیں اتنی بے وقعت ہوگئیں کہ انگریزی ہمارے سر تھوپی جائے۔ کسی قوم کی قومی حالت دیکھنی ہو تو اس کی زبان سے اس کا اندازہ ہوتا ہے۔

آج ہمارا کوئی نظریہ حیات ہی نہیں رہا۔ ہم ہوا میں لٹکے اس پنڈولم کی طرح ہیں جو کبھی ادھر جاتا ہے تو کبھی ادھر۔ ہمارا تاجر' ہمار ٹیچر' ہمارا بیوروکریٹ' ہمارا حکمران' ہمارا مزدور' ہمارا کسان' تک بے راہ رو ہوگیا۔ کیوں؟۔ کیونکہ ہم اللہ کے باغی ہوگئے ہیں۔ قانون سازی' رشوت اور جھوٹ کو نہیں روکتی۔ بلکہ اخلاقی تعلیم اور مذہبی نظریات سماجی برائیاں ختم کرتے ہیں۔

اب آپ یقیناً یہ چاہیں گے کہ آخر ان مسائل کا حل کیا ہے تو آج ابلاغ عامہ کے اس دور میں اس کا بہترین اور زود اثر حل موجود ہے۔ پاکستان کے تمام ٹیلی ویژن چینلوں کو یہ ذمہ داری دی جائے کہ وہ اسلام کی تبلیغ کریں۔ بہترین مقرر مہیا کئے جائیں۔ ان پر کوئی پابندی نہ لگائی جائے۔ چار سال تک یہ مہم چلائیں۔ اسلامی تاریخ کے شاندار کارنامے دکھائیں۔ اپنے بزرگوں سے محبت دلائیں۔ اپنی تاریخ سے مانوس کروائیں۔ سیرت رسول مقبول ﷺ کے ہر پہلو کو اجاگر کریں۔ ان سے محبت پیدا کروائیں۔ اپنی زبان اور عربی زبان سے تعلق جڑوائیں۔ قرآن کے مفہوم و مطالب دلنشین انداز میں سمجھائیں۔ صرف یہ کہہ دینا کہ جھوٹ بولنا بری بات ہے۔ رشوت لینا ناجائز ہے۔ یا ذخیرہ اندوزی اسلام میں حرام ہے۔ یہ تبلیغ نہیں۔ بلکہ منافقت ہے۔ پہلے حاکم سے تعلق جوڑیں اور پھر حکم سنائیں۔ ہم جس خدا کو جان ہی نہ سکیں اس کا حکم کیسے مانیں گے۔ چار سال یہ نسخہ آزما کر دیکھیں۔ قوموں کی برادری میں وہ مقام آپ کو نصیب ہوگا جو آپ کی سوچ و خیال کی دنیا سے بھی بہت آگے ہے۔ اس تمام عرصے میں ڈش' کیبل' انٹرنیٹ اور سینما پر پابندی لگوائیں۔ لوگ اب اس جھوٹ کی زندگی سے بیزار ہیں۔ لوہا گرم ہے۔ پلیز چوٹ لگا دیجئے۔

اکرام اللہ جان قاسمی

اسلام میں خواتین کے حقوق وفرائض!

اسلام سے قبل عورتوں کی حالت

عورت معاشرہ کا ایک اہم جز بلکہ نصف معاشرہ ہے۔ اس کے عدم موجودگی سے معاشرہ تو کیا ایک خاندان بھی تکمیل نہیں پاتا۔ بدقسمتی سے گزشتہ تہذیبوں میں اس صنف کی بعض کمزریوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے نہ صرف پس پشت ڈالا گیا تھا۔ بلکہ بعض مہذب معاشروں میں اس کو ایک مشین یا گھر کے سامان بلکہ اس سے بھی کمتر چیز کی حیثیت دی گئی تھی۔ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کے مطابق قدیم یونان میں عورت کا درجہ اتنا گرایا گیا تھا کہ اس کی حیثیت بچہ پالنے والی باندی کی ہوکر رہ گئی تھی:

1...... اس وقت کی اس متمدن تہذیب میں عورت کی ساری زندگی غلامی میں گزر جاتی تھی۔ جبکہ تک اس کی شادی نہ ہوتی وہ مالک یا باپ کی غلام ہوتی اور شادی ہوجانے کے بعد وہ خاوند کی غلام بن جاتی تھی۔ انہیں زدوکوب کرنا اور تادیبی کاروائی کرتے وقت غیر انسانی سزائیں دینا عیب نہیں سمجھا جاتا تھا۔

2...... قدیم روم میں عورت کی حیثیت غلام کی سی ہوتی تھی۔ اسے بازار میں بیچا اور خریدا جاسکتا تھا۔ کسی کوتاہی پر اس کو قتل کرنا کوئی قابل سزا جرم نہ تھا۔

3...... قدیم عیسائیت نے بھی عورت کو انتہائی پست درجہ دیا تھا۔ اسے شیطان کا دروازہ اور تمام خباثتوں کی جڑ قرار دیا گیا تھا۔ بائبل کے مطابق عورت کو چاہئے کہ اپنے سر پر محکوم ہونے کی علامت رکھے۔

4...... نیز اگر کوئی مرد کسی عورت سے شادی کرے اور پسند نہ آئے تو طلاق دے کر گھر سے چلتا کردے۔

5...... قدیم ہندومت کے مطابق اگر عورت جھگڑا کرے تو اسے فوراً طلاق دی جائے اور اگر خاوند سے دشمنی کرتی ہو تو ایک سال انتظار کرنے کے بعد زیور اور کپڑے سب کچھ چھین کر گھر سے باہر نکال دیا جائے۔

6...... اس طرح اسلام سے ذرا قبل عرب معاشرہ میں عورت کی جو حیثیت تھی وہ بھی اتنی بھیانک تھی کہ رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ عرب کبھی تنگدستی کے خوف سے اور کبھی موجب عار سمجھ کر اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کرتے۔

اسلام نے قتل بنات کو جرم عظیم بتا کر اس سفاکانہ اقدام سے روکا۔ ارشاد خداوندی ہے کہ:

’’قد خسر الذین قتلوا اولادھم سفھا بغیر علم ، ‘‘ترجمہ:......’’تحقیق خسارے میں پڑ گئے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو بے وقوفی سے قتل کیا بغیر علم کے۔‘‘ اور قیامت کی ہولنا کی یاد دلا کر بتایا کہ کل قیامت کو

ان چھوٹی بچیوں کے ہاتھ تمہارے گریبانوں میں ہوں گے۔

”واذا الموءدۃ سئلت بای ذنب قتلت ۰ “ترجمہ:......”اور یاد کرو وہ وقت جب زندہ گاڑھی ہوئی بچی سے پوچھا جائے گا کہ اسے کس گناہ کی وجہ سے قتل کیا گیا ہے۔“

اس طرح بچیوں کی پیدائش کو موجب عار سمجھا جاتا تھا۔قرآن مجید کا بیان ہے کہ:

”واذا بشرا احدھم بالانثی ظل وجھہ مسودا وھو کظیم ۰ یتواری من القوم من سوء مابشر بہ ۰ ایمسکہ علی ھون ام یدسہ فی التراب ۰ الاساء مایحکمون ۰ “ترجمہ:......”اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس کے چہرہ (کا رنگ) کالا پڑ جاتا ہے اور وہ غصہ کے گھونٹ پی کر رہ جاتا ہے۔اس خبر کے رنج کی وجہ سے وہ لوگوں سے منہ چھپاتا پھرتا ہے کہ آیا ذلت اٹھا کر اسے اپنے پاس رہنے دے یا اس کو مٹی میں (زندہ) گاڑ دے۔کتنا برا فیصلہ ہے جو یہ کر بیٹھتے ہیں۔“

اسلام نے بیٹی کی پیدائش کو رحمت قرار دیا اور اس کو شفقت و محبت کا سائبان فراہم کیا۔

عورت کی حیثیت موجودہ مغربی تہذیب میں

موجودہ مغربی تہذیب نے آزادی نسواں کی آواز بلند کی تو بجائے اس کے عورت کو معاشرہ کا اعلیٰ فرد قرار دے کر اس کو اس کے صحیح اور جائز حقوق دیئے جاتے۔اسے گھر سے باہر کر دیا گیا اور گھر جو کہ ایک چھوٹی سی حکومت تھی جس کی سربراہ عورت تھی اور جہاں پر انسانیت کی تیاری کا سامان تھا۔موجودہ مغربی تہذیب نے عورت کا یہ محفوظ ٹھکانہ تباہ کر کے اسے در در کی ٹھوکریں کھانے اور ذلیل و رسوا ہونے پر مجبور کر دیا ہے۔اب نہ اس کی عزت محفوظ ہے نہ جسم و جان۔چند پیسوں کی خاطر یہ بک جاتی ہے۔لٹ جاتی ہے۔مگر جدید زمانہ ہے کہ اس کو اوج ثریا گردانتا ہے۔ جبکہ یہ صورت حال عورت کے لئے قعر مذلت کی اتاہ گہرائیوں میں زندہ درگور ہونے کی علامت ہے۔ابتداء عیسائیت میں طلاق کا تصور نہیں تھا۔جیسا کہ بائبل میں ہے کہ مسیح علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ:”کیا جائز ہے کہ مرد ایک سبب سے اپنی بیوی کو طلاق دے دے۔آپ نے فرمایا کہ جسے خدا نے ملا دیا ہے اسے انسان جدا نہ کرے۔“مگر بعض ناگزیر حالات میں طلاق نہ صرف طرفین کو اذیت سے بچانے کا سبب ہو سکتی ہے۔بلکہ معاشرہ میں سے بگاڑ ختم کرنے کا ایک موثر ذریعہ بھی ہے۔چنانچہ مشرقی کلیسا نے قانون فطرت کے تحت نہ صرف طلاق کی اجازت دے دی بلکہ 1910ء میں انگلستان میں مرد و عورت دونوں کو طلاق کا اختیار دیا گیا جس سے ایک بحران پیدا ہوا اور یوں طلاق کی شرح اس حد تک بڑھی کہ انگلستان کی ایک عدالت جب تعطیل کے بعد کھلی تو پہلے روز چار ہزار ایک سو طلاق کی درخواستیں پیش ہوئیں۔

اسلام میں عورت کے حقوق

اسلام نے آ کر عورت کو نہ صرف سابقہ غلامانہ تہذیبوں سے نجات دلائی۔ بلکہ اس کو اس کے جائز حقوق اور اعلیٰ مقام دے کر رفعت و بلندی کی معراج پر پہنچایا اور مرد و زن کے حقوق کی تقسیم اور عورت کو اس کے اعلیٰ مقام دینے میں وہ ہمہ گیر اور بے بدل نظام پیش کیا جس کی نظیر پیدائش گیتی سے لے کر قیام قیامت تک ملنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ اس تمہید کے بعد اب اصل موضوع کی طرف لوٹتے ہیں کہ قرآن کریم و حدیث شریف میں عورت کا کیا مقام ہے اور اس کے حقوق اور ذمہ داریاں کیا ہیں:

مرد و زن کے حقوق میں برابری

اسلام نے مرد و زن کو حقوق میں برابری دی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

''ولهن مثل الذي عليهن بالمعروف ۔ ''ترجمہ:......''اور عورتوں کے مردوں پر اسی طرح حقوق ہیں جس طرح مردوں کے عورتوں پر ہیں۔ دستور کے موافق۔''

اخروی ثواب کے اعتبار سے بھی مرد و زن دونوں ایک طرح کی جزا اور سزا کے مستحق ہیں اور ان میں صنف کی وجہ سے کوئی فرق نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

''ومن يعمل من الصلحات من ذكر او انثىٰ وهو مومن فاوليك يدخلون الجنة ولا يظلمون نقيرا ۔ ''ترجمہ:......''اور جو کوئی عمل کرے نیک مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو۔ پس ایسے لوگ داخل کئے جائیں گے جنت میں اور نہ ظلم کیا جائے گا ذرہ برابر۔''

سورۃ احزاب میں ارشاد ربانی ہے کہ:

''ان المسلمين والمسلمات والمومنين والمومنات والقانتين والقنتت والصادقين والصادقات والصابرين والصابرات والخاشعين والخاشعات والمتصدقين والمتصدقات والصائمين والصائمات والحافظين فروجهم والحافظات والذاكرين الله كثيراً والذاكرات اعدالله لهم مغفرة واجراً عظيما ۔ '' ترجمہ:......''بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتیں اور بندگی کرنے والے مرد اور بندگی کرنے والی عورتیں اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور خشوع کرنے والے مرد اور خشوع کرنے والی عورتیں اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور حفاظت کرنے والے مرد اپنی شرم گاہ کی اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور یاد کرنے والے اللہ کو بہت زیادہ اور یاد کرنے والی عورتیں۔ تیار کر رکھا ہے اللہ نے ان کے مغفرت اور اجر بڑا۔''

اسی طرح برے عمل میں بھی دونوں برابر کے ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

’’والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما جزاء بما کسبا نکالا من الله ۰ ‘‘

ترجمہ:......’’اور چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت۔سو کاٹو ہاتھ ان دونوں کے یہ بدل ہے اس کا جوانہوں نے کیا سزا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔‘‘

نیز ارشاد ہے کہ:’’الزانية والزانی فاجلدو کل واحد منهما مئة جلدة ۰ ‘‘ترجمہ:......’’بدکاری کرنے والی عورتیں اور بدکاری کرنے والے مرد۔سو مارو ہر اک دونو میں سے سو سو درے۔‘‘

قرآن کریم سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ فضیلت دی ہے۔ارشاد ہے:

’’وللرجال علیهن درجة ۰ ‘‘ترجمہ:......’’اور مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ فضیلت ہے۔‘‘

مگر یہ فضیلت اس اعتبار سے ہے کہ مرد پر زیادہ ذمہ داریاں ہیں۔وہ عورتوں کی جان وعزت کے محافظ ہیں اور اپنے اموال ان پر خرچ کرتے ہیں۔پھر عورت جسمانی ساخت کے اعتبار سے بھی مرد سے کمزور اور کمتر ہے۔ چنانچہ مخصوص جسمانی ساخت کے اعتبار سے جو مرد وزن میں فطری فرق ودیعت کیا گیا ہے اس کی وجہ سے بظاہر حقوق میں اونچ نیچ نظر آتی ہے۔مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ عورت کو اس کے جائز حقوق نہیں دیئے گئے ہیں۔جس طرح ایک ڈاکٹر کہتا ہے کہ ناخن کے مقابلہ میں آنکھ کی زیادہ حفاظت کرنی چاہیے تو کوئی عقلمند یہ نہیں کہہ سکتا کہ ایک جسم کے اعضا میں فرق کیا گیا۔اس طرح اسلام نے مرد وزن کے حقوق میں مرد کو جو معمولی برتری دی ہے وہ عورت کی مخصوص جسمانی وذہنی تفاوت کی وجہ سے ہے۔

اب ذیل میں عورتوں کے ان حقوق کو بیان کیا جاتا ہے جو اسلام نے ان کو دیئے ہیں۔

1 ......زندہ رہنے کا حق

پہلے بیان ہوا کہ دور جاہلیت میں عرب کے سنگدل معاشرہ میں لڑکیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا۔اسلام نے آکر نہ صرف اسے زندہ رہنے کا حق دیا۔بلکہ لڑکی کی پیدائش کو باعث رحمت بتایا اور ان کے ساتھ حسن سلوک پر جنت کا وعدہ کیا گیا۔چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ:ترجمہ:......’’جس کے ہاں لڑکی پیدا ہوا اور وہ اس کو زندہ درگور نہ کرے اور اس کی حقارت نہ کرے اور نہ اس پر لڑکے کو ترجیح دے۔اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔‘‘

نیز بخاری شریف میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:ترجمہ:......’’جو کوئی لڑکی کی پیدائش کی آزمائش میں ڈالا گیا اور وہ اس لڑکی کے ساتھ محبت ومہربانی کا سلوک کرے تو وہ دوزخ کے عذاب اور اس کے درمیان حائل ہو کر پردہ بن جائے گی۔‘‘

2...... پرورش کا حق

اسلام نے ہر بچے کو یہ حق دیا ہے کہ اس کی پرورش کی جائے اور اس کی ضروریات مثلاً خوراک و پوشاک اور صحت کا خیال رکھا جائے۔ اس سلسلے میں لڑکے کی پرورش کو تو بطیب خاطر قبول کیا جاتا ہے۔ مگر لڑکی کی پرورش میں سرد مہری سے کام لیا جاتا ہے۔ اسلام نے لڑکی کی پرورش میں زیادہ اجر و ثواب بتایا ہے۔

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ترجمہ:...... ''جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے گا یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائیں تو قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح ہوں گے اور آپ ﷺ نے دو انگلیاں ملا کر اشارہ فرمایا۔''

اس طرح ایک اور حدیث شریف میں حضرت ابو سعید خدریؓ رسول اللہ ﷺ کی روایت نقل فرماتے ہیں کہ: ترجمہ:...... ''جس کی تین بہنیں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کی اچھی پرورش کرے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اس کے لئے جنت ہے۔''

3...... تعلیم کا حق

اسلام نے علم کا حصول ہر مسلمان پر فرض قرار دیا ہے اور اس سلسلے میں عورت کو نہ صرف تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دی ہے بلکہ اسے اس کا حق قرار دے کر اس کے حصول کی پر زور تاکید کی ہے۔

چنانچہ ایک جگہ قرآن مجید میں براہ راست عورتوں کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ: ترجمہ:...... ''جو کچھ تمہارے گھروں میں قرآن و حدیث میں سے بیان ہو۔ اسے یاد رکھا کرو۔''

اس طرح ابو داؤد کی ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدریؓ رسول اکرم ﷺ سے ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ: ترجمہ:...... ''جس نے تین لڑکیوں کی پرورش کی اور (تعلیم و تربیت کے ذریعہ) ان کو ادب سکھایا اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھا تو اس کے لئے جنت ہے۔''

اسلام کا سینہ تعلیم کے باب میں اتنا وسیع ہے کہ اس نے نہ صرف اپنی بچیوں کے بارے میں تعلیم کی تاکید کی ہے۔ بلکہ لونڈی اور غلاموں کو بھی تعلیم کا مستحق قرار دے کر اسے اجر و ثواب کی چیز بتایا ہے۔

چنانچہ علامہ ابن عبداللہ اپنی کتاب میں آپ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: ترجمہ:...... ''جس شخص کے پاس کوئی لونڈی ہو وہ اسے اچھے طریقہ پر علم سکھائے اور عمدہ ادب سکھائے پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کرلے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔''

4...... نکاح میں خاوند کے انتخاب کا حق

اسلام سے قبل عورت کو اپنے نکاح اور خاوند کے انتخاب میں لب کشائی کی اجازت نہیں تھی اور اگر کوئی

عورت اس سلسلے میں کوئی بات کرتی تو اسے بے غیرتی اور آوارگی کی علامت تصور کیا جاتا تھا۔ اگرچہ والدین اور سرپرست رشتے کی نزاکتوں کو لڑکی سے بہتر سمجھتے ہیں۔ تاہم تجربہ سے ثابت ہے کہ بعض اوقات ان کا یہ کلی اختیار لڑکی کو ذاتی مفادات کی تکمیل میں تباہی کے دھانے پہنچا دیتا ہے۔ اس لئے شریعت نے عورت کو یہ فطری حق دیا کہ وہ زندگی کا سفر طے کرنے کے لئے اپنے بہتر رفیق حیات کا انتخاب کر سکے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ: ترجمہ:...... ''کسی بیوہ یا مطلقہ کا نکاح نہیں کیا جائے جب تک کہ وہ خود اس کے بارے میں کہہ نہ دے اور کسی دوشیزہ کا نکاح نہیں کیا جائے گا جب تک اس سے اس کی اجازت نہ لے لی جائے۔''

اگر عورت کا ولی اس کا نکاح اس کی مرضی کے خلاف کردے تو نکاح کالعدم سمجھا جائے گا۔ چنانچہ خنساءؓ بنت حزام کا نکاح ان کی مرضی کے خلاف ان کے باپ نے کردیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے یہ نکاح ختم کرادیا۔ نیز نابالغ لڑکی چونکہ ناسمجھ ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا ولی اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کرسکتا ہے۔ تاہم اگر لڑکی کو ناپسند ہو تو بالغ ہوتے ہی اسے اس عقد کو مسترد کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

5...... مہر کا حق

اسلام سے قبل دور جاہلیت میں بھی مہر کا تصور تھا۔ مگر جو مہر باندھا جاتا وہ عورت کو نہیں ملتا تھا۔ بلکہ اس کا ولی اسے اپنا حق سمجھ کر ہتھیا جاتا۔ عورت کا مہر ختم کرنے کی ایک صورت یہ تھی کہ لڑکی کے بدلے میں لڑکی دے دی جاتی اور ایک لڑکی کو دوسری لڑکی کے مہر کا بدل قرار دیا جاتا اور دونوں میں سے کسی کو بھی مہر نہ ملتا۔ اسے شغار کہا جاتا تھا۔ اسلام نے اس ظالمانہ رسم کو ختم کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ ارشاد نبوی ﷺ نقل کرتے ہیں کہ: ترجمہ:...... ''رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔''

قرآن مجید نے ان تمام زیادتیوں کا دروازہ بند کر کے مہر کو صرف عورت کا حق قرار دیتے ہوئے حکم دیا کہ:

ترجمہ:...... ''عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی سے ادا کرو۔''

علامہ ابوبکر جصاصؒ اس کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ: ترجمہ:...... ''مہر عورت کی ملکیت ہے۔ وہی اس کی مستحق ہے۔ اس کے سرپرست کا اس میں کوئی حق نہیں ہے۔''

6...... نان ونفقہ کا حق

اسلام نے خاوند کے ذمہ یہ بات ضروری قرار دی ہے کہ وہ بیوی کا نان نفقہ اپنی حیثیت کے مطابق دیا کرے۔ اس میں خوراک، پوشاک، علاج اور رہنے کے لئے مکان جیسی بنیادی ضروریات شامل ہیں۔

قرآن کریم میں ہے کہ: ترجمہ:...... ’’بچے کے باپ کی ذمہ داری ہے کہ وہ عورتوں کا کھانا اور پوشاک دستور کے موافق دیا کرے۔‘‘

اسی طرح مسلم شریف میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ: ترجمہ:...... ’’عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اس لئے کہ تم نے ان کو امانت الٰہی کے طور پر قبول کیا ہے اور ان کے ساتھ تمہارا ہم بستری کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم سے جائز ہوا ہے۔ (لہذا) ان عورتوں کا کھانا پینا اور لباس تم پر دستور کے موافق لازم ہے۔‘‘

7 بہتر سلوک اور حسن معاشرت کا حق

عورت شادی کے بعد اپنے خاندان سے عملاً کٹ جاتی ہے اور خاوند کے گھر کی ہو جاتی ہے۔ ایسے میں وہ خاوند کے رحم و کرم پر ہوتی ہے۔ اسلام نے تاکید کی ہے کہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے کام لیا جائے اور ان کی کمزوریوں اور کوتاہیوں سے درگزر کیا جائے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ: ترجمہ:...... ’’اور تم ان عورتوں کے ساتھ نہایت اچھے طریقہ سے گزر بسر کرو۔‘‘

حدیث شریف میں حضرت عائشہؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتی ہیں کہ: ترجمہ:...... ’’تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیوی کے حق میں بہتر ہو اور تم سب میں اپنی بیویوں کے حق میں بہترین ہوں۔‘‘

اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ حدیث نقل فرماتے ہیں کہ: ترجمہ:...... ’’مسلمانوں میں سے کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور وہ اپنی بیوی پر زیادہ مہربان ہو۔‘‘

8...... کاروبار اور ملکیت کا حق

اسلام نے عورت کو کاروبار اور پیشہ اختیار کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس کے لئے تجارت‘ زراعت‘ ملازمت‘ درس و تدریس وغیرہ سب جائز کاموں کی اجازت ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ: ترجمہ:...... ’’جو کچھ مردوں نے کمایا اس کے مطابق ان کا حصہ ہے اور جو عورتوں نے کمایا اس کے مطابق عورتوں کا حصہ ہے۔‘‘

اس سے معلوم ہوا کہ وہ کسب معاش بھی اختیار کر سکتی ہیں اور مال کمانے کے بعد اس کی مالک بھی بن جاتی ہیں۔ تاہم اسلام نے کمانے کی ذمہ داری مرد پر ڈالی ہے اور اس کے لئے عورت کو مجبور نہیں کیا۔ مغرب نے عورت کو معاشی حق نہیں دیا۔ بلکہ اسے کمانے پر مجبور کر دیا اور گھر سے باہر نکال کر اس کی رسوائی کی ہے۔ اسلام نے پردہ اور حفاظت عفت کی شروط کے ساتھ کمانے کی اجازت دی ہے۔

9...... وراثت میں ملکیت کا حق

اسلام سے قبل عرب کے معاشرہ میں عورت کا وراثت میں کوئی حق نہیں تھا۔ بلکہ یہ ظلم کی انتہا تھی کہ شوہر کی وفات کے بعد عورت کے رشتہ داروں میں سے کوئی اس عورت کے سر پر چادر ڈال دیتا۔ یہ اس بات کی علامت تھی کہ وہ اس عورت کا وارث ہوگیا۔ گویا عورت دیگر ترکہ اور جانوروں کی طرح تقسیم میں کسی کے حصہ میں آجاتی۔
اسلام نے مردوں کی طرح عورتوں کو بھی ترکہ میں حصہ کا حق دار ٹھہرایا۔
قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ: ترجمہ:...... ’’مردوں کا بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہے اور عورتوں کا بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہے۔ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ یہ حصے اللہ پاک کی طرف سے مقرر کیے گئے ہیں۔‘‘
شریعت نے ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر رکھا ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ مرد اپنے اوپر بھی اور اپنی بیوی پر بھی خرچ کرتا ہے۔ جبکہ بیوی صرف اپنی ذات پر خرچ کرتی ہے اور اگر شادی ہو جائے تو پھر اس کا نفقہ شوہر کے ذمہ ہو جاتا ہے۔

10...... تنقید و احتساب کا حق

اسلام نے عورت کو حکمرانی اور اجتماعی ذمہ داریوں کے بوجھ سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ کیونکہ وہ اس بوجھ کی متحمل نہیں ہے۔ تاہم اسے نیکی کی اشاعت اور برائی کی روک تھام میں مردوں کے ساتھ برابر شریک کیا گیا ہے۔
قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ: ترجمہ:...... ’’مومن مرد اور مومن عورتیں (نیکی کے کاموں میں) ایک دوسرے کے مددگار رہیں۔ یہ نیکی کا حکم کریں اور برائی سے منع کریں گے۔‘‘
چنانچہ اس کا تقاضا ہے کہ وہ غلط کام پر تنقید کر کے اس کی اصلاح کرے۔ اس طرح وہ حدود و قصاص کے علاوہ دیگر معاملات میں قاضی کے عہدہ پر فائز بھی ہو سکتی ہے۔ ہدایہ میں ہے کہ:
ترجمہ:...... ’’حضرت عمرؓ کا قصہ تاریخ میں محفوظ ہے کہ انہوں نے وعظ میں مہر کی زیادہ مقدار مقرر کرنے سے منع فرمایا تو ایک بوڑھی عورت اٹھی اور کہا کہ آپ کا فیصلہ قرآنی آیات کے خلاف ہے۔‘‘
ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: ترجمہ:...... ’’اگر تم نے ان عورتوں کو مہر میں ڈھیر سارا مال دیا ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس مت لو۔‘‘ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ: ترجمہ:...... ’’سارے لوگ عمر سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ بوڑھیاں بھی علم میں اس سے بڑھ کر ہیں۔‘‘

مسلمان عورت کے فرائض

جس طرح ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ نے حقوق دیئے ہیں۔ اس طرح اس کے ذمہ کچھ فرائض بھی عائد

کئے۔ یہی فرائض دوسرے مسلمان کے حقوق ہیں جو اسے باحسن طریقہ ادا کرنے چاہئیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ اسلام نے عورت کے ذمہ کیا فرائض عائد کئے ہیں۔

1...... خاوند کی اطاعت واحترام

خاوند کو اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر ایک درجہ فضیلت دی ہے اور یہ فضیلت اس بات کی متقاضی ہے کہ ان کی خدمت' اطاعت اور احترام کیا جائے۔ چنانچہ اطاعت گزار اور وفا شعار بیوی کو جنت کی خوشخبری ملی ہے۔

حضرت ام سلمہؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ: ترجمہ:...... ''جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو وہ جنت میں داخل ہوگی۔'' دوسری روایت میں حضرت انسؓ سے منقول ہے کہ: ترجمہ:...... ''عورت جب پانچ وقت نماز ادا کرتی ہے۔ رمضان کے روزے رکھتی ہے۔ اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرتی ہے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرتی ہے تو یہ جنت کے دروازوں میں سے جس سے دروازے سے چاہے داخل ہو۔''

2...... خاوند کے لئے آراستگی وزیبائش

انسان میں فطری طور پر اللہ تعالیٰ نے جنسی خواہش رکھی ہے اور اس کو پورا کرنے کے لئے مرد وعورت دونوں کو ایک دوسرے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ ضرورت گھر پر پوری ہو تو نہ مرد بے راہ روی اختیار کرے اور نہ عورت بدچلن بنے۔ ان تعلقات کی استواری کے لئے ضروری ہے کہ مرد وعورت دونوں ایک دوسرے کی طرف راغب ہوں۔ بیوی کو چاہئے کہ جہاں وہ خدمت واطاعت کے ذریعہ خاوند کا دل موہ لے۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے خاوند کے لئے اسراف وتبذیر سے ہٹ کر جائز حد تک آرائش وزیبائش بھی اختیار کرے۔ تاکہ مرد اس کی طرف متوجہ ہو اور اس کا ذہن کسی دوسری عورت کی طرف نہ جائے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ: ترجمہ:...... ''میں اپنی بیوی کے لئے زیب وزینت اختیار کرتا ہوں۔ جیسے کہ وہ میرے لئے زیب وزینت اختیار کرتی ہے۔''

تاہم یہ چیز خاوند تک محدود رہے اور غیر مردوں کے سامنے یا گھر سے باہر حسن نمائی اور زینت کی نمائش حرام اور زہر قاتل ہے۔

3...... تربیت ونگہداشت اولاد

چھوٹا بچہ جب بڑا ہوتا ہے تو وہ معاشرہ کا ایک اہم فرد بنتا ہے۔ اگر اس کی پرورش اور تربیت اچھی طرح کی گئی تو وہ ایک فعال اور کارآمد اکائی بنتا ہے۔ ورنہ معاشرہ کے لئے فتنہ وفساد کا باعث بن کر لوگوں کی ناک میں دم کر دیتا ہے۔ لہٰذا عورت کو چاہئے کہ وہ اپنی اولاد کی بہتر پرورش اور تربیت کرے۔ تاکہ اولاد اس کے لئے دنیا کا سہارا اور آخرت کے اجر وثواب کا باعث بنے۔

حضرت انسؓ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: ترجمہ:......''جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے۔ یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائیں تو قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح ہوں گے اور آپ ﷺ نے دو انگلیاں ملا کر اشارہ فرمایا۔''

دوسری جگہ حضرت ابن عباسؓ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: ترجمہ:......''جس کے ہاں بیٹا پیدا ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اس کا اچھا سا نام رکھ دے اور اسے عمدہ ادب سکھائے اور جب بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کرا دے۔''

4......عفت وعصمت کی حفاظت

عفت وعصمت عورت کا سب سے بڑا قیمتی سرمایہ ہے جس کی حفاظت اس کی ذمہ داری ہے۔ قرآن پاک میں اس کی حفاظت کی بڑی تاکید آئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: ترجمہ:......''آپ (ﷺ) مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔''

بے راہ روی کی پہلی سیڑی نظر کا غلط استعمال ہے۔ اس لئے حدیث شریف میں ہے کہ: ترجمہ:......''اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے دیکھنے والے پر اور جس کی طرف دیکھا جائے۔''

عورتوں کو نامحرم مردوں کے ساتھ تنہائی میں ملنے سے ان الفاظ میں ممانعت کی گئی ہے کہ: ترجمہ:......

''جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو ان دونوں کے درمیان شیطان آموجود ہوتا ہے۔''

5......مال خرچ کرنے میں اعتدال

نان نفقہ خاوند کے ذمہ ہے۔ مگر شریعت نے قانون مقرر کیا ہے کہ نان نفقہ اور دیگر اخراجات خاوند کی مالی حیثیت کے مطابق ہوں گے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ: ترجمہ:......''مالدار پر اس کی طاقت کے مطابق ہے اور تنگدست پر اس کی طاقت کے مطابق۔''

قرآن مجید نے بتایا ہے کہ اسراف کرنے والے اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور بے جا اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ اس لئے عورت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ خاوند کی حیثیت کے مطابق گھر کا خرچہ چلائے اور اس میں سے کوئی چوری نہ کرے۔ نیز بناؤ سنگھار کے سامان اور نمود ونمائش کے لباس جیسا غیر ضروری اشیاء پر خاوند کا پیسہ خرچ نہ کرے۔ تاکہ خاوند کو کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنا نہ پڑے اور نہ ہی حلال کو چھوڑ کر حرام کے پیچھے پڑنے کا موقع آئے۔ (بشکریہ ماہنامہ الحق)

!......

مولانا سید عبدالشکور ترمذیؒ

احکام عشر!

عشر: لفظ عشر کے اصلی معنی دسواں حصہ ہے۔ مگر حدیث میں نبی کریم ﷺ نے واجبات شرعیہ کی جو تفصیل بیان فرمائی ہے۔ اس میں عشری زمینوں کی دو قسم قرار دی ہیں۔ ایک میں عشر یعنی دسواں حصہ پیداوار کا ادا کرنا فرض ہوتا ہے اور دوسری میں نصف عشر۔ یعنی بیسواں حصہ۔ لیکن فقہاء کی اصطلاح میں ان دونوں قسموں پر عائد ہونے والی زکوٰۃ کو عشر ہی کے عنوان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

خلاصہ

یہ زمین کے واجبات دو قسم ہیں۔ عشر و خراج اور ان دونوں کے احکام میں بھی فرق ہے اور اس میں بھی کہ عشر مسلمانوں پر عائد ہوتا ہے اور اخراج ابتداء غیر مسلموں پر۔ عشر زمین کی پیداوار کی زکوٰۃ اور عبادت ہے۔ مگر عملی طور پر عشر اور زکوٰۃ اموال میں یہ فرق ہے کہ اموال تجارت اور سونا چاندی وغیرہ اگر سال بھر رکھے رہیں۔ ان میں کسی وجہ سے کوئی نفع نہ ہو۔ بلکہ نقصان بھی ہو جائے مگر سال کے آخر میں مقدار نصاب سے کم نہ ہوں تو بھی ان اموال کی زکوٰۃ ہر سال ادا کرنا فرض ہے اور عشر میں پیداوار پر صرف ایک دفعہ عشر لازم ہوگا۔

عشر کی فرضیت

عشر کا فرض ہونا قرآن شریف' حدیث شریف' اجماع امت اور قیاس مجتہد کے ساتھ ثابت ہے۔ ذیل میں قرآن و حدیث سے مختصر طریقہ پر عشر کے فرض ہونے کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔

قرآن حکیم سے ثبوت

اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں ارشاد فرماتے ہیں کہ: ''یاایھا الذین آمنوا انفقوا من طیبات ماکسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض ۰ سورۃ بقرہ ''ترجمہ:......'' اے ایمان والو! خرچ کرو ستھری چیز اپنی کمائی میں سے اور اس چیز میں سے جو ہم نے پیدا کی تمہارے واسطے زمین سے۔''

یہ ارشاد عشر کے فرض ہونے کی دلیل ہے اور فقط: ''اخرجنا ۰ '' سے اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ عشری زمین میں عشر واجب ہے۔ اس آیت کے عموم سے حضرت امام ابو حنیفہؒ نے استدلال کیا ہے کہ عشری زمین کی ہر قلیل و کثیر پیدوار پر عشر واجب ہے۔

سورۃ انعام کی آیت: ”وآتوا حقه يوم حصاده ۔ “ترجمہ:......” (اور ادا کرو ان کا حق جس دن ان کو کاٹو)“ وجوب عشر میں بالکل صریح اور واضح ہے۔ معنی یہ ہیں کھیتی کاٹنے یا پھل توڑنے کے وقت اس کا حق ادا کرو۔

حدیث مبارکہ سے ثبوت

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک تمام کتب حدیث میں منقول ہے کہ: ”ماسقت السماء ففيه العشر وماسقي بغرب أو دالية ففيه نصف العشر ۔“

یعنی بارانی زمینوں میں جہاں آب پاشی کا کوئی سامان نہیں صرف بارش پر پیداوار کا دارومدار ہے۔ ان زمینوں کی پیداوار کا دسواں حصہ بطور زکوۃ نکالنا واجب ہے اور جو زمینیں کنوئیں سے سیراب کی جاتی ہیں ان کی پیداوار کا بیسواں حصہ واجب ہے۔ (از معارف القرآن)

وجوب عشر کی شرائط

عشر کے واجب ہونے کی پہلی شرط مسلمان ہونا ہے۔ کیونکہ عشر خالصتاً عبادت ہے اور کافر عبادت کا اہل نہیں۔

تنبیہ: مسلمان کی زمین کی پیداوار میں اصل فریضہ عشر ہی ہے کہ ابتداءً مسلمان پر خراج عائد نہیں کیا جاتا۔ مگر کافر سے خریدی ہوئی خراجی زمین کی پیداوار میں اس کا سابقہ وظیفہ خراج مسلمان پر بھی لازم رہے گا۔

دوسری شرط زمین کا عشری ہونا ہے۔ خراجی زمین پر عشر واجب نہیں ہوتا۔ کیونکہ حدیث شریف میں رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک زمین پر دو فریضے عشر اور خراج کے جمع نہیں ہو سکتے۔ (نظام اراضی) اس لئے مسلمان کی جس زمین پر خراج واجب ہو اس پر عشر واجب نہیں ہوگا۔

تیسری شرط زمین سے پیداوار کا حاصل ہونا ہے۔ اگر کسی وجہ سے پیداوار نہ ہو۔ خواہ کسی بے اختیاری سبب سے یا اس کی کوتاہی اور غفلت سے کہ زراعت ہی نہیں کی یا اس کی خبر گیری اور حفاظت نہیں کی۔ بہرصورت عشر ساقط ہو جائے گا۔ (نظام اراضی) بخلاف خراج کے۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ پیداوار کوئی ایسی چیز ہو جس کو بونے کا رواج ہو اور عادتاً اس کی کاشت کر کے نفع اٹھایا جاتا ہو۔ خودرو گھاس یا بے کار قسم کے خودرو درخت اگر کسی زمین میں ہو جائیں تو ان میں عشر نہیں۔ گھاس اور بانس کو اگر آمدنی کی غرض سے لگایا گیا ہو یا سینچا گیا ہو تو ان میں بھی عشر ہے اور ویسے ہی کوئی درخت اگ گیا تو نہیں۔ (نظام اراضی)

عقل و بلوغ شرط نہیں

عام احکام شرعیہ میں عاقل و بالغ ہونا بھی شرط ہے۔ مگر زمین پر عشر کے وجوب میں یہ دونوں شرطیں نہیں۔ زمین کا مالک اگر بچہ یا مجنون ہو مگر زمین سے پیداوار حاصل ہوتی ہے تو اس میں عشر واجب ہوگا۔ ان دونوں کے اولیاء پر

اس کا ادا کرنا فرض ہوگا۔ بخلاف زکوٰۃ کے کہ وہ بچہ اور مجنوں کے مال میں واجب نہیں ہوتی۔ (نظام اراضی)

ملکیت زمین

اسی طرح ملکیت زمین بھی وجوب عشر کے لئے شرط نہیں۔ اسی لئے اراضی وقف جن کا کوئی مالک نہیں ہوتا۔ ان پر بھی عشر لازم ہے۔ نیز جس شخص کی زمین اپنی نہیں کسی سے بطور عاریت کے (مانگنے کے طور پر) لے لی ہے یا اجارہ اور کرایہ پر لے لی ہے اور اس میں زراعت کرتا ہے تو پیداوار کا عشر اس شخص کے ذمہ ہے جو پیداوار حاصل کرتا ہے۔ مالک زمین کے ذمہ نہیں۔ علی خلاف المستأجر بین الامام وصاحبیه (بدائع) وفی الحاوی وبقولهما نأخذ ۔ درمختار! (نظام اراضی)

مسئلہ:...... مساجد مدارس اور خانقاہوں پر وقف شدہ اراضی کی پیداوار میں بھی عشر واجب ہوگا۔ وکذلك الخارج من الارض الموقوفة علی الرباطات والمساجد یجب منها العشر عندنا ۔ المبسوط ۳ ر ۵!

مسئلہ:...... اگر کسی شخص نے اپنی زمین کو نقد روپیہ کے عوض کرایہ ٹھیکہ پر دے دیا تو اس کی پیداوار کا عشر بقول مفتی بہ مالک زمین کے ذمہ نہیں۔ بلکہ مقاطعہ دار (ٹھیکیدار) کے ذمہ ہے جو زمین کاشت کر کے پیداوار حاصل کرتا ہے۔ (نظام اراضی)

مسئلہ:...... اگر زمین دوسرے شخص کو مزارعت یعنی بٹائی پر دی ہے کہ پیداوار میں ایک معین حصہ مالک کا اور دوسرا معین کاشت کار کا۔ مثلاً دونوں میں نصف نصف ہو یا ایک تہائی اور دو تہائی ہو۔ اس صورت میں عشر دونوں پر اپنے اپنے حصہ پیداوار کے مطابق لازم ہوگا۔ (نظام اراضی)

خلاصہ یہ کہ مفتی بہ قول کے مطابق ٹھیکہ اور بٹائی پر دی ہوئی زمینوں میں عشر پیداوار کے مالک پر واجب ہوتا ہے جو پیداوار حاصل کرتا ہے۔ وہی عشر ادا کرتا ہے۔ نقدی پر ٹھیکہ کی صورت میں پیداوار کا مالک ٹھیکہ کی صورت میں پیداوار کا مالک ٹھیکہ دار ہوتا ہے۔ اس لئے عشر ٹھیکہ دار کے ذمہ ہوتا ہے اور حصہ معینہ پر بٹائی کی صورت میں پیداوار کا مالک کاشت کار اور مالک زمین دونوں ہوتے ہیں۔ اس لئے عشر بھی دونوں پر اپنے اپنے حصہ پیداوار کے مطابق لازم ہوتا ہے۔

مسئلہ:...... اگر کسی شخص نے کوئی زمین تجارت کی نیت سے خریدی اور اس زمین کی کاشت کر رہا ہے تو اس کی پیداوار پر عشر واجب ہوگا۔ زکوٰۃ تجارت واجب نہیں ہوگی۔ کیونکہ زمین کی اصل زکوٰۃ عشر ہے۔ نیت تجارت کی وجہ سے اس پر دوسری زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔ جیسے مویشی اگر تجارت کی نیت سے پالے ہوں تب بھی ان کی زکوٰۃ وہی رہے گی جو مویشی کے لئے مقرر ہے۔ تجارت کی زکوٰۃ عائد نہیں ہوگی۔

مسئلہ:...... جو زمین بیع بالوفا (جس میں یہ شرط ہوتی ہے کہ جب بائع خریدار کو زرِ ثمن واپس کر دے تو وہ بائع کو بیچی ہوئی زمین واپس کر دے) کے ساتھ فروخت کی گئی ہو۔ اگر وہ زمین عشری ہو تو جب تک زمین بائع کے قبضہ میں ہے وہی عشر ادا کرے اور اگر مشتری نے قبضہ کر کے کاشت کاری بھی کی ہے اور اس کاشت کاری نے اس زمین کو نقصان نہیں پہنچایا تو عشر مشتری دے گا۔ ورنہ عشر بائع پر ہوگا۔ (شامی ۲؍۴۷)

مسئلہ:...... اگر زمین عشری کو کسی نے غصب کر لیا اور اس میں کاشت کی۔ اگر اس سے زمین میں نقصان نہ پہنچا تو مالک پر عشر نہیں اور نقصان پہنچا تو عشر مالک پر ہوگا۔ (شامی ۲؍۴۷)

مسئلہ:...... اگر عشری زمین کی فصل کاشتہ بغیر زمین کے فروخت کی گئی ہو تو۔ اگر فصل خام فروخت ہوئی تو عشر مشتری پر ہوگا اور اگر پختہ فروخت ہوئی ہو تو عشر بائع پر ہوگا۔ (درمختار، شامی ۲؍۴۷)

عشر کے لازم ہونے کا وقت

مسئلہ:...... پھلوں، ترکاریوں اور غلوں پر عشر کے لازم ہونے کے وقت میں اختلاف ہے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام زفرؒ کے نزدیک جب میوہ اور کھیتی میں دانہ ظاہر ہو جائے اور بگڑنے کا ڈر نہ رہے۔ اگرچہ کٹنے کے قابل نہ ہوا ہو۔ اس وقت عشر لازم ہو جاتا ہے۔ اس سے پہلے اگر کھایا یا کھلایا تو ضامن نہ ہوگا اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک جب کاٹنے کے لائق ہو جائے اس وقت تک عشر لازم نہیں ہوتا۔ (شامی ۲؍۷۴)

مسئلہ:...... عشر کے لازم ہونے کے بعد مالک زمین کے اختیار کے بغیر اگر غلہ تلف ہو گیا یا چور لے گئے۔ تو اس تلف شدہ کا عشر ساقط ہو جائے گا اور باقی موجودہ کا عشر واجب ہوگا۔ (شامی ۲؍۷۴)

مسئلہ:...... عشر ادا کرنے سے پہلے جس قدر غلہ استعمال کرے گا یا کسی کو دے گا۔ اجرت پر یا بغیر اجرت۔ اس کے عشر کا ضامن ہوگا۔ (درمختار ۲؍۷۴، وشامی)

تعجیل عشر: اگر اپنی زمین کا عشر بونے سے پہلے ادا کر دیا تو جائز نہیں اور اگر بونے اور اگنے کے بعد ادا کیا تو جائز ہے اور اگنے سے پہلے ادا کیا تو اظہر یہ ہے کہ جائز نہیں اور اگر پھلوں کا عشر پہلے دے دیا تو اگر پھلوں کے ظاہر ہونے کے بعد دیا ہے تو جائز ہے اور پھلوں کے ظاہر ہونے سے پہلے دیا تو ظاہر الروایات کے بموجب جائز نہیں۔ (شامی ۲؍۷۳)

نصاب عشر: عشر کا ضابطہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ ہے کہ پیداوار کم ہو یا زیادہ ہر حال میں اس کا عشر نکالنا فرض ہے۔ اس کے لئے زکوٰۃ کی طرح کوئی خاص نصاب مقرر نہیں جس سے کم ہونے پر عشر ساقط ہو جائے۔

حولان حول: سال کا گزرنا بھی وجوب عشر کے لئے شرط نہیں۔ بلکہ جتنی دفعہ سال میں پیداوار ہوگی یا جتنی بار ایک ہی پیداوار کٹے اور بڑھے گی اتنی دفعہ ہی عشر واجب ہوجاتا ہے۔

قرض: قرض کا نہ ہونا بھی وجوب عشر کے لئے شرط نہیں۔ بلکہ قرض کے ہوتے ہوئے بھی عشر کا ادا کرنا واجب ہے اور قرض کی رقم کو منہا بھی نہیں کیا جاسکتا۔

مقدار واجب

لفظ عشر کے معنی ہیں دسواں حصہ۔ لیکن رسول کریم ﷺ نے مقدار واجب میں یہ تفصیل بیان فرمائی ہے کہ جو زمین آسمانی پانی سے سیراب ہو اس میں عشر ہے اور جس کو بڑے ڈول یا رہٹ وغیرہ کے ذریعہ سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جس زمین کی آب پاشی پر کچھ محنت یا خرچ کرنا پڑتا ہے۔ جیسے چاہی زمینوں میں یا نہری زمینوں میں جن کے پانی کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے تو ان میں پیداوار کا بیسواں حصہ ادا کرنا واجب ہے۔ (نظام ارضی) ایسی زمینوں کا حکم بھی بارانی زمینوں جیسا ہے جو سیلاب کے پانی یا ندی نالے اور دریا کے کنارے پر ہونے کی وجہ سے بغیر سینچے خود بخود سیراب ہوجاتی ہیں۔ یعنی ان کی پیداوار میں دسواں حصہ عشر واجب ہوگا۔

مسئلہ:...... اگر کسی زمین کی آب پاشی بارانی ہے تو عشر (۱/۱۰) واجب ہوگا اور اگر کنوئیں یا نہر تالاب وغیرہ سے سیراب کرنا زیادہ ہے تو نصف عشر (۱/۲۰) واجب ہوگا۔ (نظام اراضی)

مسئلہ:...... جس زمین کی آب پاشی بارش اور کنوئیں یا نہر دونوں طریقوں سے برابر ہو تو اس میں آدھی پیداوار کا عشر واجب ہوگا۔ آدھی کا نصف عشر۔ (نظام اراضی)

مسئلہ:...... عشر یا نصف عشر پوری پیداوار میں سے نکالا جائے۔ بوتے، کاٹنے اور حفاظت کرنے کے اسی طرح بیلوں اور مزدوروں کے جو اخراجات ہیں وہ (پیداوار عشر سے منہا نہیں ہوں گے) ادائے عشر کے بعد نکالے جائیں۔ (نظام اراضی)

اسی طرح کیسوں کا خرچ بھی نہ نکالا جائے اور نہ نہر کی کھدائی وغیرہ کی اجرت نکالی جائے اور نہ بیج نکالا جائے۔ بلکہ تمام پیداوار کا عشر نکال کر پھر باقی میں سے یہ اخراجات نکالے جائیں۔ (شامی ۲/۲۶)

مسئلہ:...... باغات کے احکام بھی وہی ہیں جو زرعی زمینوں کے اوپر بتلائے گئے ہیں کہ بارانی زمین کے باغ کی پیداوار میں دسواں حصہ اور نہری یا چاہی باغ کی پیداوار میں بیسواں حصہ زکوٰۃ عشر کا واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:...... اگر سلطان وقت یا اس کا نائب کسی عشری زمین کا عشر کسی شخص کو معاف کردے تو شرعاً اس کے لئے یہ معاف کرنا جائز ہے اور نہ مالک زمین کے لئے یہ عشر اپنے خرچ میں لانا حلال ہے۔ بلکہ اس کے ذمہ لازم ہے

کہ خود مقدار عشر نکالے اور فقراء و مساکین پر صدقہ کرے۔ (نظام اراضی)

تنبیہ!

۱...... حکومت قانونی طور پر فرض عشر میں سے جس قدر عشر وصول کرے اس کو دے کر باقی عشر از خود اس کے مصارف میں ادا کرنا واجب ہے۔ مثلاً بارانی زمین میں پانچ فیصد حکومت وصول کرے تو باقی پانچ فیصد از خود مصارف عشری میں ادا کرنا واجب ہوگا۔

۲...... اسی طرح مزارعین کے حصہ کا عشر حکومت وصول نہ کرے تو مزارعین کے ذمہ بطور خود اپنے حصہ کا عشر اس کے مصارف میں ادا کرنا واجب ہے۔

۳...... اور پیداوار کی جس چوتھائی کے کم کرنے کا اختیار حکومت نے مالک کو دیا ہے۔ اس چوتھائی کا عشر بھی بطور خود ادا کرنا مالک کے ذمہ واجب ہے۔

مسئلہ:...... حکومت اپنے قانون کے مطابق پانچ وسق یعنی چھبیس من ستائیس سیر بارہ چھٹانک سے کم پیداوار میں اگر عشر وصول نہ کرے تو چونکہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے منصب کے مطابق تھوڑی ہو یا بہت کل پیداوار میں عشر واجب ہے۔ اس لئے اس مقدار سے کم پیداوار میں سے بطور خود عشر کے مصارف میں ادا کرنا واجب ہے۔

سرکاری مال گزاری

چونکہ زمین کا عشر زکوٰۃ کی طرح ایک مالی عبادت ہے اور اس کا مصرف بھی وہی ہے جو زکوٰۃ کا ہے۔ اس لئے زمینوں کی مال گزاری یا کسی ٹیکس کے ادا کرنے سے عشر ادا نہ ہوگا۔ جیسا کہ تجارتی مال یا نقد زکوٰۃ انکم ٹیکس وغیرہ ادا کرنے سے ادا نہیں ہوتی۔ اس وجہ سے لازم ہے کہ حکومت کی مال گزاری ٹیکس کی ادائیگی کے بعد بھی زمین کا عشر نکالا جائے۔ البتہ خراج چونکہ عبادت نہیں۔ بلکہ محض ایک ٹیکس ہے۔ اس لئے خراجی زمینوں کے مسلمان مالک جو رقم مال گزاری میں ادا کرتے ہیں۔ حکومت کو دینے سے خراج (۱۱/۵) ادا ہو جائے گا۔ (تفسیر شریعہ ۱/۵۷)

حکومت پاکستان اس وقت مسلمانوں سے جو انکم ٹیکس وصول کرتی ہے وہ چونکہ زکوٰۃ کے شرعی اصول کے تحت نہیں ہوتا۔ اسی طرح زمین کی مال گزاری کی وصولی میں بھی عشر اور خراج کے شرعی اصول کا لحاظ نہیں کیا جاتا۔ اس لئے انکم ٹیکس یا زمین کی مال گزاری ادا کرنے پر بھی زکوٰۃ اور عشر کے فرائض سے سبکدوش نہیں ہوتی۔ مگر مصارف خراج پر چونکہ حکومت بہت زیادہ رقم خرچ کرتی ہے جن میں فوج کی تنخواہ اور دوسرے فوجی مصارف سب داخل ہیں۔ اس لئے خراجی زمینوں کے مسلمان مالک جو رقم سرکاری مال گزاری میں ادا کرتے ہیں۔ چونکہ خراج عبادت نہیں اس لئے خراج ادا ہو جاتا ہے۔ (نظام اراضی)

اب اگر حکومت پاکستان زکوٰۃ و عشر کو شرعی اصول کے مطابق وصول کرنے اور ان کے شرعی مصارف پر

خرچ کا انتظام کررہی ہے تو حکومت کو ادا کرنے سے بھی زکوٰۃ وعشر ادا ہو جائیں گے اور دینے والا بھی فرض سے سبکدوش ہو جائے گا۔

اجناس جن میں عشر واجب ہے اور جن میں نہیں

عشری زمین سے جو پیداوار ہو خواہ کم مقدار ہو یا زیادہ ہو۔ غلہ ہو یا سبزی ترکاری میوہ اور پھل وغیرہ ہو۔ بشرطیکہ وہ اس زمین کی مقصودی پیداوار ہو اس میں عشر لازم ہے۔ آم وغیرہ جو پھل تھوڑا تھوڑا اترتا ہو اس کا حکم یہ ہے کہ جس قدر پھل اترتا جائے اس قدر عشر دے دینا چاہئے۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

مسئلہ:...... زمین کی ایسی پیداوار جس کی مالیت مقصود نہیں نرسل معمولی بے قیمت لکڑی جیسے لئی اور خودرو گھاس بھوسہ اور کھجور کے پتے گوند اور خطمی اور روئی کی خالی ڈنڈی اور بازنجان کی بیل اور خربوزہ اور تربوز کے تخم اور دوائی اور دھنیے کے پتے وغیرہ۔ ان میں عشر نہیں ہے۔ کیونکہ ان میں مالیت مقصود نہیں ہوتی۔ ہاں! اگر ان سے مالیت مقصود ہو جیسا کہ آج کل کے زمینداران اپنی اراضی میں نرسل اور بانس وغیرہ بڑی حفاظت سے رکھتے ہیں اور یہ ان کے نزدیک اس زمین کی پیداوار شمار کی جاتی ہے تو اس صورت میں عشر ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ:...... بھوسہ اگر دانہ سے اتارا جائے تو اس میں عشر نہیں۔ کیونکہ مقصودی پیداوار دانہ ہے۔ بھوسہ نہیں اور اگر خام گندم کاٹ کر اس کا بھوسہ بنایا تو اس میں عشر ہوگا۔ (شامی)

مسئلہ:...... کاشت کردہ گھاس اگر کسی زمین میں اس کی مقصودی پیداوار شمار کی جاتی ہے تو اس میں عشر لازم ہوگا اور گھاس تابع ہو کر کسی کھیتی میں ہو کہ اس سے پیداوار مقصود نہیں تو عشر لازم نہیں ہوگا۔ جو گھاس کسی زمین میں کاشت کر کے چارہ لیا جائے۔ جیسا کہ میتھی مٹر جوار اور گوارہ وغیرہ۔ ان میں عشر لازم ہے اور جو گھاس کسی کھیتی میں خود بخود اگ جائے یا تخم ڈال کر بویا جائے مگر مقصودی پیداوار نہ ہو۔ بلکہ دوسری مستقل فصل کے تابع ہو اور قبل از تیاری فصل سے کاٹ کر کھلایا جائے۔ جیسا کہ گندم میں سرشرف یا روئی میں روان یا موٹھ جو مستقل پیداوار شمار نہیں کی جاتی۔ ان میں عشر نہیں ہے۔ اور جو گندم جوار وغیرہ کی سبزی جو اوپر سے کاٹی جاتی ہے جس کو خوید کہتے ہیں اور اصل اس کی بدستور رہتی ہے جس سے پھر وہ بحال ہو جاتی ہے۔ اس سبزی میں عشر نہیں اور اگر اس طرح کاٹی جائے کہ پھر وہ بحال نہ ہو سکے تو اس پر عشر لازم ہوگا۔ کیونکہ اس فصل کے یہی منافع مقصودہ ہیں۔

مسئلہ:...... شہد اگرچہ قلیل ہی کیوں نہ ہو اور زمین میں غیر خراجی سے نکلے۔ چاہے وہ زمین غیر عشری ہو۔ جیسے پہاڑ اور جنگل تو اس میں عشر لازم ہے اور اگر زمین خراجی سے نکلے تو عشر ساقط ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:...... پہاڑ اور جنگل کے درختوں کا میوہ جب زیر حفاظت اسلامی حکومت ہو تو عشر لازم ہے۔ ورنہ نہیں۔ (درمختار ۲/۶۶)

مسئلہ:...... تمام اقسام کی ترکاریوں وغیرہ میں حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عشر لازم ہے۔ جیسا کہ خربوزہ' تربوز' خیارین' (کھیرا) لہسن' پیاز' دھنیا' توری' کدو' کریلا' کیلا اور سنگترہ وغیرہ۔ (درمختار ۲/۶۸)

غرضیکہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جو چیزیں زمین سے پیداوار میں حاصل ہوتی ہیں جیسے گیہوں' جو' چنا' چاول' مکئی' جوار' باجرہ اور ہر قسم کے دانے اور ترکاریاں' سبزیاں' پھول' ترکھوریں' گنے' ککڑی' کھیرے' بینگن اور اسی قسم کی دوسری چیزیں خواہ ان کے پھل باقی رہیں یا نہ رہیں۔ تھوڑے ہوں یا بہت ہوں۔ خواہ ان کو بارش کا پانی ملے یا نہر سے لیا جائے۔ ان سب میں عشر واجب ہوگا اور السی کے پیڑوں اور بیجوں میں عشر واجب ہوتا ہے۔ کیونکہ ان دونوں سے فائدہ مقصود ہوتا ہے اور اخروٹ اور بادام اور زیرہ اور دھنیا' میں عشر واجب ہوتا ہے۔ لیکن ہر وہ پیداوار جو زمین کی مقصودی آمدنی نہ ہو اس میں عشر واجب نہیں۔ لکڑی' گھاس' جھاؤ اور کھجور کے پتوں میں عشر واجب نہیں ہوگا۔ شہد میں عشر ہے۔ مگر اس کی موم یعنی چھتہ میں نہیں۔ اسی طرح جو چیزیں زمین کے تابع ہوتی ہیں۔ یعنی درخت ان میں عشر واجب نہیں ہوتا۔ البتہ پھل میں وہ عشر واجب ہے جس کی تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔ اسی طرح جو چیزیں پھل کے علاوہ درخت سے نکلتی ہیں۔ جیسے گوند' رالی اور لاکھ وغیرہ۔ ان میں بھی عشر واجب نہیں ہوتا اور جو بیج زراعت کا مقصود نہیں ہوتے۔ جیسا کہ تربوز' خربوزہ' ککڑی اور کھیرے کے بیج۔ ان میں عشر واجب نہیں ہے۔ اس لئے یہ بیج بذات خود مقصود نہیں ہیں۔ اسی طرح دواؤں میں بھی عشر واجب نہیں ہے۔ جیسے ہلیلہ' قند' اجوین اور کلونجی میں عشر واجب نہیں ہے اور بھنگ' صنوبر کپاس کا درخت اور انجیر میں عشر واجب نہیں ہے۔ کپاس کی ڈنڈی اور بینگن کے پودہ میں عشر نہیں ہے اور ان کے پھلوں یعنی کپاس اور بینگن میں عشر واجب ہے اور اگر زمین کو ان ہی چیزوں میں لگا دیا تو عشر واجب ہوگا۔ یعنی کھیت اسی کا ہے۔

مسئلہ:...... اگر کسی شخص کے گھر میں پھل دار درخت ہو تو اس میں عشر واجب نہیں ہوگا۔ اگر چہ وہ باغ ہو۔ اس لئے کہ وہ گھر کے تابع ہے۔ (شامی ۲/۶۶)

ضروری اعلان!

قارئین لولاک سے گزارش ہے کہ جلد کی تبدیلی کے بعد جن حضرات کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے اور انہیں ماہنامہ لولاک کی طرف سے بذریعہ خط آگاہ بھی کیا جا چکا ہے۔ لیکن تا حال چندہ ارسال نہیں کیا گیا۔ براہ کرام! چندہ ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور لکھیں۔ ادارہ

مولانا ضیاء الدین

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ!

حضرت عمرؓ کا قاعدہ تھا کہ حالات معلوم کرنے کی غرض سے راتوں کو گشت کیا کرتے تھے۔ ایک رات جب وہ گشت کرتے کرتے تھک گئے تو ایک دیوار کے سہارے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے سنا کہ گھر کے اندر ایک عورت اپنی لڑکی سے کہہ رہی تھی کہ دودھ میں پانی ملا دے۔ لڑکی نے جواب دیا کہ امیرالمومنینؓ کا حکم ہے کہ دودھ میں پانی نہ ملایا جائے۔ ماں نے جواب دیا کہ کیا اس وقت امیرالمومنینؓ دیکھ رہے ہیں۔ لڑکی نے کہا کہ خدا کی قسم ایسا نہیں ہوسکتا کہ جلوت میں تو امیرالمومنینؓ کی اطاعت کی جائے اور خلوت میں ان کی نافرمانی کی جائے۔ حضرت عمرؓ نے یہ ساری گفتگو سنی اور اپنے غلام اسلم سے کہا کہ اس مکان کو ذہن میں رکھنا۔ صبح ہوئی تو انہوں نے غلام کو بھیجا کہ وہ معلوم کرے کہ وہ عورتیں کون ہیں اور آیا وہ شادی شدہ ہیں۔ معلوم ہوا کہ لڑکی کی ابھی شادی نہیں ہوئی۔ بالآخر حضرت عمرؓ نے اس لڑکی کا نکاح اپنے بیٹے عاصم سے کردیا۔ اسی لڑکی کے بطن سے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی والدہ پیدا ہوئیں۔

مسند خلافت پر بیٹھنے سے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ مصر کے گورنر تھے۔ انہوں نے کوئی اکیس سال تک گورنری کی۔ مورخین کا خیال ہے کہ کوئی گورنر اتنی زیادہ مدت تک اس عہدہ پر فائز نہیں رہا۔ بعد میں انہیں مدینہ کا گورنر بنادیا گیا۔ گورنری کے زمانہ میں وہ بڑے ٹھاٹھ سے زندگی گزارتے تھے۔ ان کا ذاتی ساز و سامان تیس اونٹوں پر لد کر جاتا تھا۔ اس سے ان کی دنیوی شان و شوکت کا کچھ کچھ اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

مدینہ کی گورنری کے زمانہ میں جو ناقابل فراموش کام انجام دیئے ان میں مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر ہے۔ انہوں نے مسجد کی تعمیر میں چند جدتیں دکھائی ہیں۔ محرابوں کی تعمیر انہی کی یادگار ہے۔ انہوں نے پرنالے سیسے کے بنوائے تھے۔ ولید نے حج کے زمانے میں مسجد نبوی ﷺ کا معائنہ کیا اور تزئین و ترقی کے جو کام انہوں نے کئے تھے ان کی تعریف کی۔ اسی زمانہ میں انہوں نے دوسرے عمال کو لکھا کہ مدینہ اور اطراف کے شہروں میں بکثرت کنوئیں کھدوائے جائیں اور دشوار گزار راستوں کو ہموار کردیا جائے۔ گورنری کے زمانہ میں وہ امیر الحج بن کر لوگوں کو اپنے ساتھ حج بھی کراتے تھے۔

سلیمان بن عبدالملک کو ان کی ذات پر اس قدر اعتماد تھا کہ انہوں نے انہیں اپنا وزیر اور مشیر بنالیا اور اسی بناء پر جو لوگ خلافت کے حق دار سمجھے جاسکتے تھے۔ ان میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ بھی شامل تھے۔ چنانچہ جب سلیمان بیمار ہوا اور زیست کی امید نہ رہی تو اس نے مشورہ کرکے انہیں اپنا جانشین مقرر کردیا اور اپنے خاندان والوں

سے بھی ان کی بیعت کرادی۔ ہشام بن عبدالملک نے اس اقدام کی مخالفت کی اور کہا کہ ہم تا قیامت ان کے ہاتھ پر بیعت نہ کریں گے۔ مگر ذراسی دھمکی کے بعد اس کی مخالفت ختم ہوگئی۔ اس کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ مسند خلافت پر متمکن ہوگئے۔

خلافت کی مسند پر بیٹھتے ہی ان کی زندگی میں عظیم الشان انقلاب برپا ہوگیا۔ ان کی پہلی سی شان وشوکت اور آن بان سب جاتی رہی۔ شاہی سواریاں' خچر اور ترکی گھوڑے سب بیت المال میں داخل کردیے گئے۔ جب پولیس افسر نیزہ لے کر ان کے آگے چلا تو اسے بھی انہوں نے روک دیا اور کہا کہ میں عام مسلمانوں کی طرح ایک مسلمان ہوں۔ الغرض ہر وہ چیز جس سے نام ونمود کا اظہار ہوتا تھا۔ بیت المال میں بھیج دی گئی۔

خلیفہ بن جانے کے بعد وہ اپنے خیمہ میں فروکش ہوئے اور قصر خلافت میں قیام نہیں کیا جس میں سلیمان کے اہل وعیال رہتے تھے۔ جب وہ اندر داخل ہوئے تو لونڈی نے ان کی پریشانی دیکھ کر پوچھا کہ یہ حالت کیوں ہے۔ جواب میں فرمایا کہ کیا یہ تشویشناک بات نہیں ہے کہ مشرق ومغرب میں امت محمدیہ کا کوئی فرد ایسا نہیں ہے جس کا مجھ پر حق نہ ہو اور جس کا بغیر اطلاع ومطالبہ ادا کرنا مجھ پر فرض نہ ہو۔ اس کے بعد مسجد میں تشریف لائے اور خطبہ دیا جس میں آپ نے فرمایا کہ:

''لوگو! مجھ پر خلافت کا بوجھ ڈال دیا گیا ہے۔ بغیر اس کے کہ مجھ سے رائے لی جاتی یا میں اس کا خواستگار ہوتا یا عام مسلمانوں سے مشورہ لیا جاتا۔ میری بیعت کا جو جوا تمہاری گردنوں میں ہے میں اس کو خود نکالے دیتا ہوں۔ اب جسے چاہو پسند کرکے اپنا خلیفہ مقرر کرلو۔''

اس خطبہ کو سن کر تمام حاضرین نے بالاتفاق بآواز بلند کہا کہ: ''ہم نے آپ کو اپنا خلیفہ منتخب کیا اور ہم آپ کی خلافت پر راضی ہیں۔'' جب یہ ہیجانی کیفیت ذرا دور ہوئی تو آپ نے مفصل تقریر کی اور لوگوں کی توجہ تقویٰ اور فکر آخرت کی طرف دلائی اور پھر فرمایا کہ:

''لوگو! جو شخص خدا کی اطاعت کرے۔ اس کی اطاعت واجب ہے اور جو شخص اس کی نافرمانی کرے۔ اس کی اطاعت جائز نہیں۔ جب تک میں خدا کی اطاعت کروں۔ میری اطاعت کرو اور اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو میری اطاعت تم پر فرض نہیں رہے گی۔''

یہی وہ الفاظ ہیں جو حضرت صدیق اکبرؓ نے خلافت قبول کرتے وقت فرمائے تھے۔ ان سے بہتر اور کیا معیار خلافت اور اطاعت ہوسکتا ہے؟۔

خلافت پر فائز ہونے کے بعد جو اہم ترین کام انہوں نے انجام دیا وہ غصب شدہ جائیداد اور اموال کی واپسی تھی۔ چنانچہ انہوں نے منادی کرادی کہ لوگ ایسی جائیداد اور اموال کے بارے میں اپنی اپنی شکایتیں پیش

کریں۔ انہوں نے ابتداء اپنی ذات سے اور اپنے خاندان سے کی اور ان سب جاگیروں سے جو سلطنت کے مختلف حصص میں تھیں دست برداری کر لی اور سب کو بیت المال کا جزو بنا دیا۔ انہوں نے اپنی بیوی کے قیمتی جواہرات کو بھی بیت المال میں داخل کر دیا۔ پھر عام مسلمانوں سے اموال مخصوبہ لے کر جائز حقداروں کو واپس کر دیئے۔ ابن سعد نے لکھا ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ کے بعد سے لے کر اپنے زمانہ تک کی جو جائیدادیں غصب کر لی گئی تھیں وہ سب کی سب جائز حقداروں کو دلا دی گئیں۔

اس کارروائی کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ خوارج نے ان کی حکومت کے خلاف بغاوت کرنی بند کر دی۔ مگر خاندان بنوامیہ کے افراد یہ دیکھ کر کہ ان کی وجاہت ختم ہو رہی ہے اور ان کے ساتھ عام مسلمانوں کا سا برتاؤ کیا جا رہا ہے اور ان کی خلاف شرع حرکتوں کو منظر عام پر لایا جا رہا ہے تو وہ دل میں ان کے خلاف ہو گئے۔ مگر ان کی بددلی کے باوجود حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ قوی سے لے کر کمزور تک کو حقوق دلاتے رہے۔ بنوامیہ نے ان پر طرح طرح سے اثرات ڈلوائے۔ لیکن ان کے پائے ثبات میں ذرا سی بھی لغزش نہیں آئی اور وہ برابر اپنی پالیسی پر تادم مرگ قائم رہے۔

اس تطہیر کے بعد انہوں نے رشوت خور اور ظالم عمال حکومت کی جانب توجہ کی۔ اس سلسلہ میں انہوں نے سب سے پہلے یزید بن مہلب (گورنر خراسان) کو معزول کر کے قید میں ڈال دیا۔ یہ شخص حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی وفات تک قید خانہ میں رہا۔ اس کے علاوہ اور بھی افسر معزول کئے گئے۔ وہ اس قسم کا انتہائی اقدام اس وقت کرتے تھے جب ان کو مختلف شہادتوں سے جرم کے بارے میں مکمل ثبوت مل جاتا تھا۔

جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے کہ بنوامیہ ان کی پالیسی سے دل ہی دل میں سخت ناراض تھے اور اس لئے انہوں نے خفیہ خفیہ سازش کرنی شروع کر دی اور بالآخر انہیں زہر دلوا دیا۔ جس غلام نے زہر دیا تھا اس نے اقرار کر لیا کہ ایک ہزار دینار کی رشوت دے کر اس سے یہ کام کرایا گیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس سے یہ رقم وصول کر لی اور اپنے بیت المال میں داخل کر دیا اور خود اسے خارج البلد کر دیا۔ وہ بیس دن بیمار رہے اور ۳۹ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ ان کی مدت خلافت اڑھائی سال رہی۔ مگر اس اثناء میں انہوں نے ظلم وعدوان کی جڑیں کاٹ دیں۔ وفات کے وقت ذیل کی آیت وردزبان تھی جس کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے:

یہ آخرت کا گھر ہے۔ ہم ان لوگوں کے لئے بناتے ہیں جو زمین میں نہ برتری چاہتے ہیں اور نہ فساد کرتے ہیں اور عاقبت پرہیزگاروں ہی کے لئے ہے۔''

مرض الموت میں لوگوں نے مشورہ دیا کہ آپ مدینہ میں جا کر وفات پائیں۔ تاکہ آپ کو رسول اکرم ﷺ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے پہلو میں جگہ مل سکے۔ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ: ''میں اپنے آپ کو ان جیسی برگزیدہ ہستیوں کے پہلو میں دفن ہونے کے قابل نہیں سمجھتا۔''

مرتے وقت انہوں نے ایک سوال کے جواب میں اپنی اولاد کے بارے میں یوں فرمایا کہ: ''میں نے ان کے منہ کو ہمیشہ اس مال سے خشک رکھا۔ لیکن میں نے ان کا حق کبھی تلف نہیں کیا اور جس چیز پر ان کا حق نہیں تھا وہ ان کو کبھی نہیں دیا۔ تمہارا یہ کہنا کہ میں تمہیں یا خاندان کے کسی شخص کو ان کے متعلق وصیت کر جاؤں تو ان کے معاملہ میں میرا وصی اور میرا ولی صرف خدا ہے۔ میرے لڑکے اگر خدا سے ڈریں گے تو خدا ان کے لئے کوئی صورت نکال دے گا اور اگر وہ مبتلائے گناہ ہوں گے تو میں انہیں گناہ کے لئے طاقتور نہ بناؤں گا۔''

اس کے بعد لڑکوں کو بلایا اور بادیدۂ تر فرمایا کہ: ''تم کسی عرب یا ذمی سے نہ ملو گے جس پر تمہارا حق نہ ہوگا۔ لڑکو! تمہارے باپ کو دو باتوں سے ایک کا اختیار تھا۔ ایک یہ کہ تم دولت مند ہو جاؤ اور وہ جہنم میں داخل ہو یا تم لوگ محتاج رہو اور وہ جنت میں جائے۔ لیکن یہ بات کہ تم لوگ محتاج رہو اور وہ جنت میں جائے اس کو زیادہ محبوب تھی۔ بہ نسبت اس کے کہ تم لوگ دولت مند بنو اور وہ آگ میں جائے۔ اٹھو! خدا تمہیں اپنی حفاظت میں رکھے۔''

ان کی وفات پر تمام ممالک محروسہ میں غم کیا گیا۔ امام حسن بصریؒ نے وفات کی خبر سن کر فرمایا کہ: ''یہ مصیبت تمام امت کے لئے عام ہے۔'' غیر مسلم بھی اس غم میں یکساں طور پر شریک تھے۔ وہ کہتے تھے کہ: ''ہم ان پر نہیں روتے۔ بلکہ اب اس نور پر روتے ہیں جو غائب ہو گیا ہے اور دنیا کو تاریک چھوڑ گیا ہے۔''

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا اگر دوسرے اموی خلفاء سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ انہوں نے نیک نامی کے سوا اپنے پیچھے اور کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ حالانکہ دوسروں نے دولت کے انبار چھوڑے اور طرح طرح کی بدنامیاں اپنے سر مول لیں۔

مرنے کے بعد جو چیز رہ جاتی ہے وہ انسان کے اعمال ہیں اور نیکیاں ہیں جو وہ اپنی زندگی میں کرتا ہے۔ آیئے اسی معیار کے مطابق ان کی زندگی پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں۔

وہ ملاقاتیوں کو انتظار نہیں کراتے تھے۔ بلکہ بلا کسی تاخیر کے اندر بلا لیتے تھے۔ وہ بے حد متواضع، حلیم اور صابر تھے۔ وہ خلیفہ بننے کے بعد اس طرح سے رہے کہ لوگ یہ نہیں جان سکتے تھے کہ خلیفہ کون ہے، اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اپنے آپ کو عام مسلمانوں کی طرح سمجھتے تھے اور ان پر کسی قسم کا تفوق پسند نہیں کرتے تھے۔ لوگ ان کے سامنے کھڑے ہوتے تو وہ فرماتے کہ اگر کھڑے رہو گے تو میں بھی کھڑا رہوں گا اور اگر تم بیٹھو گے تو میں بھی بیٹھ جاؤں گا۔ لوگوں کو صرف خدائے برتر کے حضور کھڑا ہونا چاہئے۔ انہوں نے سرکاری پہرہ داروں کو بھی تعظیماً کھڑے ہونے سے روک دیا تھا۔ وہ سلام کرنے میں بالعموم سبقت کرنے کے عادی تھے۔ وہ عام مسلمانوں کے جنازوں میں شرکت کرتے اور دوسرے عام مسلمانوں کی طرح کندھا دیتے تھے۔

ایک دفعہ کا قصہ ہے کہ ایک عامل نے لکھا کہ: ''میرے اجلاس میں ایک شخص کو اس جرم میں پیش کیا گیا کہ

وہ آپ کو گالیاں دیتا ہے۔ میں اسے انتہائی سزا دینا چاہتا تھا۔ لیکن میں نے بہتر یہی سمجھا کہ آپ سے مشورہ کرلوں؟"

انہوں نے جواب دیا کہ: "اگر تم اسے قتل کر دیتے تو میں تم سے قصاص طلب کرتا۔ رسول اللہ کے سوا کسی اور کو گالی دینے پر کوئی شخص قتل نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے اگر تمہارا جی چاہے تو تم بھی اسے گالیاں دے لو۔ ورنہ اسے رہا کر دو۔"

ایک بار اندھیرے میں مسجد کے صحن میں جارہے تھے کہ کسی سوتے ہوئے شخص کے پاؤں پر ان کا پیر پڑ گیا۔ اس شخص نے جھلا کر کہا کہ کیا تم پاگل ہو؟۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ نہیں بھائی۔ میں پاگل نہیں ہوں۔ غلطی سے میرا پیر تمہارے پاؤں پر پڑ گیا ہے۔ مجھے معاف کر دو۔

ان میں رحم دلی بدرجہ اتم تھی۔ ان کا رحم انسانوں تک محدود نہ تھا۔ بلکہ جانوروں کی تکلیف بھی انہیں گوارا نہ تھی۔ ڈاک کے جانوروں کے متعلق انہوں نے حکم دے رکھا تھا کہ انہیں کبھی کوڑے نہ لگائے جائیں اور ان کے منہ میں بھاری لگام نہ ڈالی جائے۔ انہوں نے مقرر کر دیا تھا کہ ایک اونٹ پر زیادہ سے زیادہ چھ سو رطل بوجھ لادا جائے۔

ان میں حضرت عثمانؓ کی سی حیا تھی۔ وہ بے حد سادہ لباس پہنتے تھے اور اس میں بھی پیوند لگے ہوتے تھے۔ بعض اوقات ان کے جسم پر ایک ہی کپڑا ہوتا جسے بار بار دھو کر پہنتے تھے۔ ان کی غذا بھی نہایت سادی تھی۔ اہل مجلس میں سے ایک شخص نے کہا کہ یا امیر المومنین! خدا تعالیٰ اپنی کتاب میں کہتے ہیں کہ: "ہم نے تم کو جو کچھ دیا ہے۔ ان میں سے بہتر چیز کھاؤ۔" انہوں نے جواب میں کہا کہ: "افسوس! تم نے اس کے الٹے معنی لئے ہیں۔ اس سے مراد وہ مال ہے جو کسب حلال سے حاصل کیا جائے۔ لذیذ کھانے مراد نہیں ہیں۔"

انہوں نے اپنا کوئی مکان نہیں بنوایا۔ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی یہی سنت رہی ہے۔ گھر میں کسی قسم کا ساز و سامان نہ تھا۔ ان کا روزانہ خرچ صرف دو درہم تھا۔ جس کا بار کبھی بیت المال پر نہیں پڑا۔ ان کے اہل و عیال بھی عسرت کی زندگی بسر کرتے تھے۔

ایک بار ان کے سامنے ایک چور پیش کیا گیا۔ اس نے احتیاج کا عذر کیا۔ انہوں نے اس کا عذر قبول کیا اور اسے دس درہم دلوا دیئے۔ آج کل کی طرح وہ اپنے گرد و پیش محافظ اور پہرے دار نہیں رکھتے تھے۔ ان کا اللہ تعالیٰ پر اس قدر بھروسہ تھا کہ وہ ظاہری اسباب حفاظت سے بالکل بے نیاز ہو گئے تھے۔ ان کی خلافت سے پہلے طرح طرح کے ٹیکس لگائے جاتے تھے اور مشکل سے کوئی چیز ہوگی جس پر ٹیکس نہ لیا جاتا ہو۔ مگر جب وہ خلیفہ ہوئے تو تمام ٹیکس موقوف کر دیئے گئے جو خلاف شرع تھے۔ مثلاً نو مسلموں سے جزیہ لیا جاتا تھا کہ خزانہ پر رہے۔ انہوں نے اسے موقوف کر دیا اور فرمایا کہ: "رسول اللہ ﷺ ٹیکس وصول کرنے والے کی حیثیت سے دنیا میں نہیں بھیجے گئے تھے۔"

انہوں نے قیدیوں کے لئے خصوصی سہولتیں بہم پہنچائیں اور عمال کو حکم دیا کہ وہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔ ان کا حکم تھا کہ کسی مسلمان قیدی کو اس طرح سے بیڑیاں نہ پہنائی جائیں کہ وہ نماز نہ ادا کر سکے۔ رات کو بیڑیاں اتار دی جائیں۔ وغیرہ وغیرہ! قیدیوں کی خوراک کے بارے میں انہوں نے خصوصی احکام جاری کئے تھے۔ بعض عمال مجرموں کو دو دو سو' تین تین سو کوڑے لگواتے تھے۔ انہوں نے ایسی سزاؤں کو بند کر دیا اور فرمایا کہ:''مسلمان کی پیٹھ بجز حق شرعی کی ہر حالت میں محفوظ ہے۔''

انہوں نے شراب نوشی کے انسداد کے سلسلہ میں بھی مختلف تدبیریں کیں۔ مثلاً ان کا حکم تھا کہ کوئی غیر مسلم باہر سے شراب نہ لائے اور شراب کی دکانیں بند کر دی جائیں۔ نبیذ کے بہانے جو لوگ شراب پیتے تھے اسے بھی بند کرایا۔

انہوں نے اشاعت مذہب میں کافی حصہ لیا۔ علماء کے ساتھ ساتھ طلباء کو بھی وظیفے دیئے جاتے تھے۔ علماء کی امداد کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ دلجمعی کے ساتھ دین کی خدمت کر سکیں۔ اپنے زمانے میں انہوں نے غیر زبانوں سے علمی کتابوں کے ترجمے کروائے۔ سلطنت بھر میں انہوں نے متعدد سرائیں بنوائیں۔ جہاں لوگ دو دو رات اور دو دو دن تک ٹھہر سکتے تھے۔ ملک میں جتنی چراگاہیں تھیں۔ انہیں عام کر دیا گیا۔ تاکہ سب لوگ ان سے استفادہ حاصل کر سکیں۔

انہیں اہل بیت سے محبت تھی اور وہ ہر موقع پر ان کی خدمت کرنے سے نہیں چوکتے تھے۔ غیر مذہبی رنگ جو اموی خلفاء کا پیدا کردہ تھا۔ اسے انہوں نے اپنے دور خلافت میں کافی حد تک دھو دیا تھا۔ انہیں رسول اللہ ﷺ سے عشق تھا۔ مرتے وقت ان کی وصیت یہ تھی کہ:''میرے کفن میں چند موئے مبارک رکھ دیئے جائیں۔''

ان کا نمایاں کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے کتاب وسنت اور آثار صحابہؓ پر حکومت کی بنیادوں کو استوار کیا۔ انہیں اس میں اس قدر غلو تھا کہ ایک مرتبہ زمانہ حج میں انہوں نے اعلان کر دیا تھا کہ:''جو شخص کتاب وسنت پر عمل نہ کرے۔ اس کی اطاعت فرض نہیں ہے۔''

انہوں نے کسی رشتہ دار کو گورنری پر فائز نہیں کیا۔ اسی طرح انہوں نے اپنے بیٹوں کو بھی کوئی عہدہ نہیں دیا۔ وہ ظالم اور سفاک عمال کو بھی کوئی عہدہ نہ دیتے تھے۔ ان کی دیانتداری اور اتقاء کا معیار اس قدر اونچا تھا کہ ان کے بعد کوئی خلیفہ ایسا نہیں ہوا جو اس حد تک پہنچ سکے۔ جو ان کی طرح خشیۃ اللہ سے سرشار ہو۔ جو ان کی طرح عدل وانصاف کا جذبہ رکھتا ہو۔ جو ان کی طرح بے تعصب اور بیت المال کو امانت الٰہی سمجھ کر استعمال کرتا ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ ایک دن اسے خدائے برتر کے حضور میں اپنے اعمال کا جواب دینا ہے۔

ان کی سلطنت میں غیر مسلم بھی آباد تھے۔ انہوں نے ان کے جان ومال کی اور ان کی مذہبی عبادت گاہوں کی حفاظت کی اور ان کے شعائر میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی۔ جزیہ کی وصولی میں ان کا حکم تھا کہ ذمیوں کے ساتھ ہر ممکن رعایت برتی جائے۔ عام حقوق کے معاملہ میں ان میں اور مسلمانوں میں کسی قسم کا فرق نہ رکھا جاتا تھا۔ ایک

دفعہ کسی ذمی نے شکایت کی کہ اس کی جائیداد غصب کر لی گئی ہے۔ چنانچہ ثبوت پیش ہونے پر وہ جائیداد واگزار کرائی گئی۔ ایک مسلمان نے کسی ذمی کا گھوڑا بیگار میں پکڑ لیا اور اس پر سواری بھی کی۔ جب جرم ثابت ہو گیا تو انہوں نے مجرم کو ۴۰ کوڑے لگوائے۔ انہوں نے اپنے عمال کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ بوڑھے' معذور اور نادار ذمیوں کی کفالت بیت المال سے کریں۔ شیر خوار بچوں کے وظیفے بھی مقرر کئے گئے تھے۔ ان تمام اصلاحات کا یہ نتیجہ ہوا کہ ایک طرف رعایا خوشحال ہو گئی۔ اتنی خوشحال کہ صدقہ لینے کے لئے کوئی حاجتمند باقی نہیں رہا اور دوسرا لوگوں میں مذہبی انہماک پیدا ہو گیا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے عہد کی بہت سی باتیں بالکل جدید ہیں۔ یعنی ایسی ہیں جو آج بھی شائستہ دنیا میں مروج ہیں۔ ان کے معیار حکومت کا موجودہ زمانہ کی بہترین حکومت سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ ان کا یہ فرمانا کہ تم میری پیروی کرو اس وقت تک کہ میں کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ پر چلوں۔ ثبوت ہے اس امر کا کہ وہ جانتے تھے کہ وہ رعایا کی اطاعت اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک راعی کی حیثیت سے وہ اپنے فرائض اچھی طرح ادا نہ کریں۔ حکومت کے بارے میں ان سے سوال و جواب کئے جا سکتے تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اس لئے خلیفہ نہیں بنے تھے کہ اپنے بعض پیش رووں کی طرح اپنا گھر دولت سے بھر لیں۔ عیش و تنعم کی زندگی بسر کریں اور لہو و لعب میں اپنا وقت گزاریں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنی پاکیزہ مثال سے بتا دیا کہ خلیفہ قوم کا ایک خادم ہے اور اس سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ ان کے عہد کے متعدد مسائل ہمارے عہد کے مسائل کی طرح ہیں اور ضرورت ہے کہ انہیں بھی اسی اصول کے مطابق حل کیا جائے جو اصول انہوں نے پیش نظر رکھا تھا۔ یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے تمسک۔ اسی میں مسلمانوں کی فلاح ہے۔ (بشکریہ ماہنامہ مناقب)

دعائے صحت کی اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے بزرگ رہنما جناب حضرت مولانا قاری حبیب اللہ قادری صاحب' جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا سید امیر حسین شاہ صاحب گیلانی اور وکیل ختم نبوت جناب چوہدری غلام عباس تمنا ایڈووکیٹ صاحب کافی عرصہ سے علیل ہیں۔ قارئین لولاک سے گزارش ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت انہیں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطاء فرمائیں۔ آمین! ثم آمین!

محمد عثمان حیدری

تحفظ ختم نبوت!

سیدنا صدیق اکبرؓ کا عہد خلافت ہے۔ یمامہ کے میدان میں بارہ سو صحابہ کرامؓ کی پاکیزہ لاشیں بکھری پڑی ہیں۔ کسی کا سر تن سے جدا ہے۔ کسی کا سینہ چیرا ہوا ہے۔ کسی کا پیٹ چاک ہے۔ کسی کی آنکھیں نکلی ہوئی ہیں۔ کسی کی ٹانگ نہیں۔ یہ بارہ سو صحابہ کرامؓ اپنے خون میں نہا کر یمامہ کے میدان میں اس شان سے چمک رہے ہیں کہ آسمان کے ستارے انہیں دیکھ کر رشک کر رہے ہیں۔ یوں محسوس ہو رہا ہے کہ آسمان ہدایت سے ایک کہکشاں زمین پر اتر آئی ہے۔ یہ کون لوگ ہیں اے اہل دنیا! ذرا جگر پہ ہاتھ رکھو۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ کے نبی جناب محمد عربی ﷺ نے اپنی آغوش نبوت میں لے کر خود پروان چڑھایا۔ جو مکتب نبوت محمدیہ ﷺ کے فارغ التحصیل تھے۔ جن کے سینوں میں ایمان اور قرآن خود رسول خاتم ﷺ نے اتارا تھا۔ جن کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں جس کی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے۔'' جنہیں اس دنیا میں ہی رب العزت نے جنت کے سرٹیفکیٹ جاری کر دیئے تھے۔ جو اس مرتبے کے مالک ہیں کہ آج کی پوری امت مل کر بھی ان میں سے ایک کے برابر نہیں ہو سکتی۔

یہ شہداء جو شہادت کی سرخ قباء پہنے استراحت فرما رہے ہیں ان میں سے سات سو حافظ قرآن ہیں۔ ستر بدری صحابہ کرامؓ ہیں جو کفر و اسلام کے پہلے معرکے ''غزوہ بدر'' میں اپنی جانیں ہتھیلیوں پر لے کر رسول اللہ ﷺ کے پرچم تلے میدان بدر میں اترے تھے۔ یہ محمد ﷺ کے پھول تھے جو یمامہ کے میدان میں مسلے گئے۔ یہ سرور کائنات ﷺ کی اخیر راتوں کے آنسو تھے جو خاک یمامہ میں جذب ہو گئے۔

حضور اکرم ﷺ کے دعویٰ نبوت سے لے کر وصال نبوی تک کے عرصہ میں جو غزوات ہوئے، جتنی جنگیں لڑی گئیں، جتنے تبلیغی وفود دھوکے سے شہید کئے گئے اور کفار کے مظالم سے جو صحابہ کرامؓ شہید ہوتے رہے ان کی کل تعداد 259 ہے۔ یعنی پورے دور نبوی میں جو کل صحابہ کرامؓ شہید ہوئے ان کی تعداد 259 اور جو صرف مسئلہ ختم نبوت کے لئے صحابہ کرامؓ شہید ہوئے ان کی تعداد 1200 ہے۔ جن میں سے 700 حفاظ قرآن ہیں۔

جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے پاس چالیس ہزار کا لشکر تھا۔ مال و دولت کے بھی ڈھیر تھے۔ ادھر مسلمان وصال نبوی ﷺ کے غم میں نڈھال تھے۔ مدینہ منورہ ہر طرف سے خطرہ میں تھا۔ لیکن سیدنا صدیق اکبرؓ نے تخت ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کو برداشت نہ کیا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ صدیق زندہ ہو اور اس کے آقا ﷺ کی سند نبوت پر

کوئی بد طینت بیٹھنے کی ناپاک جسارت کرے۔

یارغار نے خطرناک حالات کی بالکل پروانہ کی اور مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لئے ایک لشکر حضرت شرجیلؓ کی قیادت میں روانہ کیا۔ لیکن اس لشکر کو بھی شکست ہوئی۔ دوسرا لشکر حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل کی قیادت میں روانہ کیا۔ لیکن اس لشکر کو بھی شکست ہوئی۔ لیکن صدیق اکبرؓ نے ہمت نہ ہاری۔

حضرت شرجیلؓ اور حضرت عکرمہؓ کو ہدایت جاری کی کہ مدینہ لوٹ کرمت آنا۔ تمہارے آنے سے بددلی پھیلے گی۔ تم دونوں وہاں ہی انتظار کرو۔ میں تمہاری طرف سیف اللہ خالد بن ولیدؓ کے لشکر کو روانہ کررہا ہوں۔ سیدنا خالد بن ولیدؓ یمامہ پہنچتے ہیں۔ دونوں لشکر آمنے سامنے ہوتے ہیں۔ دونوں طرف سے گھمسان کی جنگ ہوتی ہے اور انسانی جسم گاجر مولی کی طرح کٹ کٹ کر زمین پر گرتے ہیں۔ مسلمان بڑی جانثاری سے لڑتے ہیں۔ لیکن مسیلمی لشکر سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑا ہے۔ آخر حضرت خالد بن ولیدؓ میدان جنگ میں کھڑے مسیلمہ کذاب کو دیکھ کر عقاب کی طرح اس کی طرف لپکتے ہیں اور ساتھیوں کے ساتھ مل کر ایک ہی دفعہ زبردست حملہ کرتے ہیں جس سے اس کے قدم اکھڑ جاتے ہیں۔ مسلمان تیزی سے انہیں قتل کرنے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح عطا کرتے ہیں اور مسیلمہ کذاب خود بھی جہنم واصل ہو جاتا ہے اور اس کی جھوٹی نبوت بھی مجاہدین ختم نبوت کے ہاتھوں میدان یمامہ میں ہمیشہ کے لئے دفن ہو جاتی ہے۔ لیکن اس جنگ میں مسلمانوں کا بھی ایسا نقصان ہوتا ہے جو اس سے قبل اسلامی تاریخ میں کبھی نہ ہوا تھا۔ بارہ سو صحابہ کرامؓ نے خود کو خاک وخون میں تڑپا دیا۔ لیکن جھوٹی نبوت کے وجود کو برداشت نہ کیا۔

مسلمانو! صحابہ کرامؓ کے عہد کا جھوٹا مدعی نبوت مسیلمہ کذاب تھا اور ہمارے عہد کا جھوٹا مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ جتنے خطرناک مسیلمہ کذاب کے پیروکار تھے۔ اس سے کہیں زیادہ خطرناک مرزا قادیانی کے پیروکار ہیں۔ آج میں جب کسی مسلمان کو قادیانی کے ساتھ ہاتھ ملاتے ہوئے دیکھتا ہوں تو مجھے صحابہ کرامؓ کے کٹے ہوئے ہاتھ یاد آجاتے ہیں۔ جب میں کسی مسلمان کو قادیانی سے بغلگیر ہوتے اور قادیانی کے گلے میں بازو حمائل کئے ہوئے دیکھتا ہوں تو مجھے صحابہ کرامؓ کے کٹے ہوئے بازو تڑپانے لگتے ہیں۔

صحابہ کرامؓ بھی کلمہ طیبہ پڑھتے تھے۔ یہ مسلمان بھی کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ بھی رسول اللہ ﷺ کے امتی تھے۔ یہ مسلمان بھی رسول اللہ ﷺ کے امتی ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ لیکن صحابہ کرامؓ کی ختم نبوت کے ڈاکوؤں سے جنگ تھی۔ ان کی ختم نبوت کے ڈاکوؤں سے دوستی۔ صحابہ کرامؓ کا عقیدہ ختم نبوت پر سب کچھ قربان۔ لیکن ان کا ختم نبوت کے باغیوں سے کاروبار۔ دونوں میں اتنا خوفناک تضاد کیوں؟۔

کہیں ایسا تو نہیں کہ آج کے مسلمان نے کلمہ طیبہ حلق سے پڑھا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے امتی ہونے کا اعلان صرف نوک زبان تک ہے۔ کیونکہ ان کا کردار ان کے دعویٰ کی نفی کررہا ہے۔ مسلمانو! جس جسم کی رگوں میں

رسول اللہ ﷺ کی محبت ہوتی ہے وہ جسم قادیانیوں سے ہاتھ نہیں ملایا کرتا۔ وہ جسم قادیانیوں سے بغلگیر نہیں ہوتا۔ وہ جسم کسی قادیانی تقریب میں شامل نہیں ہوتا۔

محدث العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے دو ملفوظ ہیں۔ ان پر غور کریں۔ مرض الموت میں حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ نے اپنی چارپائی اٹھوائی اور دارالعلوم دیوبند کی مسجد کے محراب کے پاس رکھوا کر آخری وصیت ارشاد فرمائی ہے کہ:

''اس امت کے لئے اب تک قادیانیت سے بڑھ کر کوئی فتنہ وجود میں نہیں آیا۔ مسلمانوں کے ایمان کو فتنہ ارتداد سے بچاؤ اور اپنی ساری توتیں اس میں صرف کر ڈالو۔ یہ ایسا جہاد ہے جس کا بدلہ جنت ہے۔ میں اس بدلے کا ضامن بنتا ہوں۔'' ......اور دوسرا ملفوظ یہ ہے کہ: ''ہم پر یہ بات کھل گئی ہے کہ گلی کا کتا بھی ہم سے بہتر ہے۔ اگر ہم تحفظ ختم نبوت نہ کر سکیں گے۔''

اے مسلمان! اگر تجھے قبر میں رحمت کائنات ﷺ کی پہچان چاہئے اور حشر کی ہولناک اور خوفناک نفسانفسی کی گھڑیوں میں شافع محشر محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت کی ضرورت ہے؟۔ اگر ساقی کوثر ﷺ کے ہاتھوں سے جام کوثر پی کر حشر میں پیاس بجھانے کی تمنا ہے؟ تو پھر ایک ہی راہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں اور صحابہ کرامؓ کے دشمنوں سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر کے صدق دل سے آج ہی فیصلہ کریں کہ آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کی نگہبانی کا فریضہ سرانجام دینا ہے اور ختم نبوت کے تحفظ کے کام کو سنبھال کر نبی ﷺ کے دشمنوں کو پہچاننا ہے اور آنحضرت ﷺ سے سچی وفاداری اور محبت کا ثبوت دینا ہے۔ بقول شاعر:

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

قادیانیوں سے بائیکاٹ دینی غیرت کا اولین تقاضا ہے اور نور ایمان کا بین ثبوت بھی۔ آیئے اپنے دلوں میں محبت رسول اللہ ﷺ کو محسوس کرتے ہوئے کیونکہ اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اور موت کا فرشتہ گھات لگائے بیٹھا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کر رہا ہے اور پھر موت کا پوسٹ مارٹم ہمارا سب کچھ ہمارے سامنے رکھ دے گا۔ عقیدہ ختم نبوت پر اپنا جان مال قربان کریں۔

اظہار تعزیت!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق مبلغ حضرت مولانا غلام محمد علی پوریؒ 12 محرم الحرام بروز منگل کو انتقال فرماگئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے جنازہ میں شرکت کی اور پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائیں۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

مولانا اللہ وسایا

حضرت مولانا صوفی اللہ وسایاؒ کی رحلت!

سرائیکی علاقہ میں اللہ وسایا نام رکھنے کا عام رواج ہے۔ ڈیرہ غازی خان میں حافظ اللہ وسایا صاحبؒ معروف خطیب گزرے ہیں۔ موصوف شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ کے شاگرد اور دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے۔ نامور خطیب تھے۔ قدرت نے آپ کو بلا کا گلہ دیا تھا۔ جہیر الصوت تھے۔ معروف نعت خواں جناب صوفی محمد بخش مرحوم اور حافظ اللہ وسایا صاحبؒ ان دو حضرات کے متعلق عام مشاہدہ ہے کہ جب یہ حضرات زور سے آواز بلند کرتے تو ان کی آواز سپیکر پر غالب آجاتی تھی اور سپیکر پر بالکل چھا جاتے تھے۔ حافظ اللہ وسایا صاحبؒ بلند پایہ خطیب تھے۔ خوبصورت آواز اللہ تعالیٰ نے آپ کو ودیعت کی تھی۔ حافظہ اتنا اچھا تھا کہ جو سنتے تھے یاد ہو جاتا تھا۔ ان کے مترنم بیان کو سن کر چلتی دنیا رک جاتی تھی۔ میٹھے رسیلے خطیب تھے۔ حافظ اللہ وسایا صاحبؒ نابینا تھے۔ ظریف الطبع تھے۔ ان کے بعد ان کے ایک اور ہم نام نے ڈیرہ غازی خان میں بہت نام پایا اور وہ ہمارے بزرگ بھائی حضرت مولانا صوفی اللہ وسایا صاحبؒ تھے۔

مولانا صوفی اللہ وسایا صاحبؒ ڈیرہ غازی خان کے معروف قصبہ ثمینہ کے رہائشی تھے۔ کھلو برادری سے تعلق تھا۔ ان کے والد متوسط طبقہ کے زمیندار تھے۔ آپ نے جامعہ خیر المدارس ملتان سے دورہ حدیث شریف کیا۔ سرائیکی کے ایک اور نامور خطیب حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی ارکان میں سے تھے۔ ڈیرہ غازی خان میں تقریر کے لئے گئے تو نوجوان عالم دین مولانا صوفی اللہ وسایا صاحبؒ کو مجلس تحفظ ختم نبوت میں گھیر لائے۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی سرپرستی اور مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ کی شاگردی نے مولانا صوفی اللہ وسایا صاحبؒ کو کندن بنا دیا۔

ڈیرہ غازی خان مولانا صوفی اللہ وسایا صاحبؒ کا حلقہ تبلیغ مقرر ہوا۔ آپ نے اس زمانہ میں ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کا چپہ چپہ چھان مارا۔ کوئی علاقہ اور بستی ایسی نہ تھی جہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شاخ قائم نہ کی ہو۔ کام کی وسعت کے پیش نظر ایک زمانہ میں ڈیرہ غازی خان اور کوئٹہ کی مجلس کی علیحدہ رپورٹ شائع ہوتی تھی۔ جو کہ مرکزی روئیداد کے علاوہ ہوتی تھی۔ داجل اور پہاڑی علاقوں میں اونٹوں پر سفر کرنا اور پیدل چلنا۔ ان سب متذکرہ حضرات کے ساتھ سال بھر میں ایک دو پورے ضلع کے تبلیغی اسفار کا ہونا ایک معمول تھا۔ مولانا صوفی اللہ وسایا صاحبؒ کی شبانہ روز محنت کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت سے نوازا۔ ایک وقت میں ڈیرہ غازی خان کی دینی پہچان مولانا صوفی اللہ وسایا صاحبؒ بن گئے۔ کوئی دینی ادارہ یا جماعت ان کے مشورہ کے بغیر نہ چلتی تھی۔ علماء میں ان کی

مثال ستاروں میں چاند کی سی تھی۔ رنگ سانولا' قد متوسط' جسم بھاری۔ گفتگو میں ربط کے قائل نہ تھے۔ ہمیشہ عشق ومستی کی زبان بولتے۔ جو بات کرتے جذبہ سے کرتے۔ دل سے نکلتی تھی اور دلوں پر پڑتی تھی۔ خدمت خلق کا جذبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا۔ غریب' مسکین' پسے ہوئے پسماندہ لوگ آتے اور آپ ان کے تھانوں اور کچہریوں کے کام کرواتے تھے۔ مقدر کے دھنی تھے۔ جہاں جاتے کام کرا کر واپس لوٹتے تھے۔ سیدھی لٹھ چلانے کے عادی تھے۔ ہل فریب لگی لپٹی کے قائل نہ تھے۔ ان کے جذبہ عشق ومستی نے ان پر فتوحات کے دروازے کھول دیئے۔ ضلعی وڈویژنل انتظامیہ کا ان کے موقف کو ماننے بغیر چارہ نہ ہوتا تھا۔ دوست پرور تھے۔ جس سے دوستی ہوگئی اسے عمر بھر نبھاتے تھے۔ جس افسر سے ایک بار ملنا ہو جاتا وہ زندگی بھر آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔ آپ ان تعلقات سے غریب لوگوں کے کام نکلواتے۔ خدمت خلق اور جذبہ صادق نے آپ کو علاقہ کا ہر دل عزیز بلکہ بے تاج بادشاہ بنادیا تھا۔ متوکل علی اللہ تھے اور یہی ان کا سرمایہ تھا۔ دوست ان پر جان چھڑکتے تھے۔ گھر سے پیدل نکلے۔ سواری کرائی۔ راستہ میں دوست مل گیا۔ تیل ڈلوایا چل پڑے۔ ہفتہ بھر میں ضلع بھر کا دورہ مکمل کر کے آگئے۔ جو ملا کرایہ ادا کر دیا۔ خالی جیب گھر سے جاتے اور اسی طرح واپس آجاتے تھے۔ جس پولیس افسر سے دوستی ہوئی تو پولیس کی گاڑی' پولیس کی نگرانی' پولیس ڈرائیور۔ یوں علاقہ میں تبلیغی دورے کرتے تھے۔ آپ کی ایسی دھاک بیٹھ گئی تھی کہ بڑے سے بڑے سردار آپ کے نام سے خم کھاتے تھے۔ ڈیرہ غازی خان کے در ودیوار پر آپ کی جراتوں وبہادری کے نشان ثبت ہیں۔

ایک بار کمپنی باغ کے جلسہ عام میں ایک وزیر سرمایہ دار تقریر میں دین دار طبقہ کو رگید رہے تھے۔ مولانا صوفی اللہ وسایا صاحبؒ کو اطلاع ہوئی۔ اکیلے جادھمکے۔ اتفاق سے نماز کا وقت تھا۔ قریبی مسجد پیارے والی میں آذان دی۔ لوگ آپ کی آواز سے مانوس تھے۔ ان کے کان کھڑے ہوئے۔ آذان کے اختتام پر اعلان کیا کہ آؤ لوگو! نماز کی طرف۔ حاضرین یکدم اٹھے۔ مسجد بھر گئی۔ جلسہ اجڑ گیا۔ وزیر صاحب کی تقریر ختم ہوگئی۔ رعونت اقتدار رخصت ہوگئی۔ صوفی صاحبؒ نے سپیکر پر نماز پڑھائی۔ دعا میں پوری تقریر کا جواب ہوگیا۔ یوں اکیلے آپ کی جرات نے اقتدار کو چاروں شانے چت کر دیا۔

اس طرح کے واقعات شب وروز ان کی زندگی کا عام معمول تھا۔ آپ کی گدائے فقیر' صدائے بے نوا پر لوگ شہد کی مکھیوں کی طرح جمع ہو جاتے تھے۔ علاقہ بھر میں آپ کے نام کی گونج تھی۔ آپ کی دھاک بیٹھ گئی تھی۔ بڑے بڑے سورماؤں کے آپ کے نام سے پتے پانی ہو جاتے تھے۔

ایک بار تمبی قیصرانی کے قریب بستی شیر خان میں میر منڈ قادیانی زمیندار کو مسجد کے کونہ میں دفن کر دیا گیا۔ آپ کو پتہ چلا تو سینہ سپر ہوگئے۔ علاقہ کے تمام مکاتب فکر کو جمع کیا۔ آگ پانی کو جمع کر کے قادیانیوں کے مقابل کھڑا کیا۔ خانقاہ عالیہ تونسہ شریف کے خاندان کے چشم وچراغ خواجہ عبد مناف کو ساتھ ملایا۔ مذہب وسیاست کے سربرآوردہ حضرات کو یکجا کر کے تحریک کی نیو اٹھائی۔ جلسے ہوئے۔ تمبی قیصرانی کے جلسہ میں قادیانیوں نے آدمی بھیج

کر پتھراؤ کیا۔ آپ شیر غراں کی طرح ڈٹ گئے۔ جلسہ کامیاب ہوا۔ تبھی سے تحریک تونسہ شریف تک پھیل گئی۔ دن رات کے جلسوں نے تحریک کو پروان چڑھایا۔ تب ربوہ کے قادیانی علی الاعلان دعوے کرتے نہ تھکتے تھے کہ اب مولویوں کا مقابلہ سرمایہ دار' زمیندار' وڈیرے' جاگیردار' تمن دار سے ہے۔ قادیانیوں کے لمبے ہاتھ۔ خود بھی مرنے والا علاقے کے رواج کے مطابق اپنے قبیلہ کا سردار تھا۔ ضلعی انتظامیہ ان کے زیر اثر تھی۔ تب ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت کے ایک مرحلہ پر مذہبی امور کے زیر اہتمام قادیانی مسئلہ پر ایک کمیٹی قائم ہوئی۔ مذہبی امور کے وزیر ملک خدا بخش ٹوانہ تھے۔ جونیجو صاحب نے ان کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ ڈیرہ غازی خان جا کر مسئلہ کو حل کریں۔ یہ دفع الوقتی تھی۔ یا بعد میں قادیانی دباؤ کہ انہوں نے تاریخ مقرر کر کے ملتوی کر دی۔ مولانا صوفی اللہ وسایا صاحبؒ نے ڈیرہ غازی خان میں جلسہ عام کا اعلان کر دیا۔

اجتماعی جمعہ ایک گراؤنڈ میں ہوا۔ جمعہ کے بعد جلوس نے ایس پی وڈی ایس پی آفس جانا تھا۔ ہزاروں خلق خدا کے جلو میں مولانا صوفی اللہ وسایا مرحوم کی قیادت میں تمام دینی جماعتوں کے ضلعی سربراہوں کے ہمراہ آپ روانہ ہوئے۔ شہر کے درودیوار جھوم اٹھے۔ آگے مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالستار تونسوی بھی جلوس میں آشامل ہوئے۔ فقیر راقم الحروف ابتدائی جلسوں سے آج کے جلوس تک صوفی اللہ وسایا صاحبؒ کے زیر قیادت شریک رہا تھا۔ اس جلسہ میں لاہور سے شیعہ مکتب فکر کے رہنما جناب علی غضنفر کراروی بھی شریک ہوئے۔ جلوس کے شروع ہوتے ہی ممکنہ حالات کو سامنے رکھ کر فقیر نے ان کو دفتر بھجوادیا کہ آپ آرام کریں۔ جلوس کے بعد اکٹھے ملتان چلیں گے۔ پورے ضلع سے کارکنوں کی نمائندگی موجود تھی۔ بلاشبہ ہزاروں کا جلوس تھا۔ ڈی سی' ایس پی نے باہر نکل کر بات چیت کرنا چاہی۔ فقیر نے جا کر صوفی اللہ وسایا صاحبؒ کے کندھے پر ہاتھ رکھا کہ مولانا اب وقت ہے جلوس کی طاقت آپ کی پشت پر ہے۔ انتظامیہ سے قادیانی مردہ کے اخراج کے لئے کل کی تاریخ طے کرالو۔ جلوس پرامن منتشر کر دو۔ کل پولیس افسران کے ہمراہ آپ جائیں اور قادیانی مردہ نکلوا کر آئیں۔ صوفی صاحبؒ مصر تھے کہ ابھی یہ چلیں۔ جلوس کے ہمراہ جائیں گے۔ یہ کسی طرح ممکن نہ تھا۔ میری بات سن کر صوفی اللہ وسایا صاحبؒ رو پڑے کہ حکومت جھوٹے وعدے کرتی ہے۔ مہینہ ہوگیا ہے۔ مجھے سمجھیں کہ میں کربلا میں اکیلا کھڑا ہوں۔ میرے لئے صوفی صاحبؒ کو اس ماحول میں قائل کرنا مشکل ہوگیا۔ میں پیچھے ہٹ آیا۔ پولیس نے لاٹھی چارج شروع کر دیا۔ صوفی صاحبؒ بھاری جسم کے تھے۔ حضرت تونسوی صاحب بوڑھے تھے۔ پولیس کی زد میں آگئے۔ خوب لاٹھی چارج ہوا۔ کئی رہنما زخمی ہوگئے۔ ان دنوں فقیر ہلکے جسم کا تھا۔ جان بچی لاکھوں پائے۔ تب بریلوی مکتب فکر کے رہنما جناب محمد خان لغاری بھی زخمی ہوئے۔ سب حضرات کو بیسیوں رفقاء سمیت زخمی حالت میں گرفتار کرلیا گیا۔ فقیر افراتفری میں دفتر آیا۔ مولانا کراروی کو ساتھ لیا اور ملتان کے لئے عازم سفر ہوا۔ تھوڑی دیر بعد دفتر پر چھاپہ پڑا اور موجود سب حضرات بھی حوالہ زندان ہوگئے۔

پولیس افسران کے وحشیانہ آپریشن سے ایک بار سراسیمگی پھیل گئی۔ ریڈیو اور اخبارات میں خبر آ گئی۔ قومی اسمبلی میں تحریک التواء پیش ہوئی۔ ہم نے جلسوں اور مظاہروں کا اعلان کر دیا۔ حکومت کی وعدہ خلافی کو کوسا گیا۔ اس دور کے حکمرانوں میں کچھ احساس تھا۔ ٹی وی پر پوری قوم کے سامنے وعدہ خلافی کے الزام کے سامنے ٹھہر نہ سکے۔ پولیس گئی۔ قادیانی تمن دار کی لاش مسجد سے نکال کر ان کی اپنی حویلی میں دبا دی گئی۔

صوفی اللہ وسایا صاحبؒ فاتح شیر گڑھ بن گئے۔ قادیانیوں پر اوس پڑ گئی۔ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ مسلمانوں کے قبرستان علیحدہ۔ غیر مسلموں کے مرگھٹ علیحدہ۔ یہ مال کے کاغذات میں تقسیم وفرق موجود ہے۔ پوری مغربی دنیا میں مسلم غیر مسلم قبرستانوں میں یہ تمیز موجود ہے۔ لیکن جان کر قادیانی خود کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر کے آئین سے انحراف کے مرتکب ہوتے ہیں۔ قادیانی قیادت جان کر قادیانیوں کے مردے خراب کرا کر قوم کو الو بناتی ہے اور خود کو مظلوم ثابت کرتی ہے۔ اس تحریک کا فائدہ یہ ہوا کہ شادن لنڈ میں چالیس قادیانی مسلمان ہو گئے کہ جناب دنیا میں مسلمانوں سے ہم علیحدہ۔ مرنے کے بعد بھی مسلمانوں میں دفن نہ ہو سکیں تو لعنت ہے اس قادیانیت پر۔ خود اس قادیانی تمن دار کا ایک قریبی عزیز بیٹا یا پوتا ایک مرحلہ پر صوفی اللہ وسایا صاحبؒ کے پاس آیا۔ قادیانیت ترک کرنے کا ارادہ کیا۔ صوفی اللہ وسایا صاحبؒ نے فقیر کو فون کیا کہ کیا کرنا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ کوئی سیاسی چال نہ ہو۔ فون بند کیا۔ اس سے اسٹام لکھوایا۔ مرزا قادیانی کے کفر پر دستخط لے کر فارغ کر دیا۔ مجھے فون کیا کہ توبہ کرا دی۔ میں نے کہا آپ نے جلدی کی۔ معاملہ کو تھوڑا سوچ لیا ہوتا۔ کہنے لگے کہ مرزا قادیانی کو اس نے کافر کہا۔ قادیانیوں کی ذلت ہوئی۔ ان سے اس کی لڑائی ہوئی۔ دشمن کمزور ہوا۔ یہ نہ سہی اس کی اگلی نسل سے قادیانیت کے جراثیم بھی ختم ہو جائیں گے۔ اگر پھر مرتد ہوا۔ ہم زندہ تو پھر دمادم مست قلندر کرنے میں کیا دیر لگتی ہے۔ میدان بھی ہے۔ سواری بھی ہے۔ شاہسوار بھی ہے۔

غرض خوب آدمی تھے۔ پھر قادیانی مردوں کے اخراج از قبرستانہائے مسلم کی تحریک کو پروان چڑھایا۔ پورے ضلع کو صاف کر دیا۔ رہے نام اللہ کا۔ اس قسم کے ان کے مجاہدانہ کارناموں سے تاریخ بھری ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز رہنماؤں میں سے تھے۔ جرات مند، باہمت، بہادر انسان تھے۔ ان کا دل آئینہ کی طرح صاف تھا اور زبان نفاق سے پاک تھی۔ جو کہتے تھے کر کے دکھاتے تھے۔ آخر وقت تک مرد غازی اور مجاہد کی طرح ستیزہ کار رہے۔ آخری عمر میں شوگر نے کمزور کر دیا۔ دل و دماغ آخر تک متحرک رہے۔ یہی مومن کی شان ہے۔

۲۱ فروری ۲۰۰۵ء کو انتقال ہوا۔ ۲۲ فروری کو مثالی جنازہ ہوا۔ ضلع بھر کے لوگ قافلہ در قافلہ آئے۔ عدیم النظیر حاضری تھی۔ آپ کے استاذ حضرت مولانا محمد قاسم نے جنازہ پڑھایا۔ آبائی قبرستان میں خلد نشین ہوئے۔ حق تعالیٰ مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا۔

ادارہ

جماعتی سرگرمیاں!

پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج

عالمی مجلس کے ملک گیر احتجاج اور مظاہروں کی مختصر رپورٹ

رحیم یار خان...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دوسری ضلعی ختم نبوت کانفرنس جامعہ قادریہ میں منعقد ہوئی۔ جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' جمعیت اہل حدیث کے حضرت مولانا محمد مسلم حنیف' جماعت اسلامی پنجاب کے نائب امیر جناب سید وسیم اختر ایم پی اے' جمعیت علمائے پاکستان کے ریاض احمد نوری' حضرت مولانا مفتی محمد سعید سراجی' جناب علامہ عبدالرؤف ربانی' جناب قاضی عزیز الرحمٰن' جناب قاضی شفیق الرحمٰن' جمعیت علمائے اسلام کے جناب مفتی عبداللطیف' حضرت مولانا نعمان رشید لدھیانوی' حضرت مولانا حافظ احمد بخش' جناب مفتی محمد ابراہیم' حضرت مولانا عبدالخالق علی پوری سمیت کئی ایک علمائے کرام نے شرکت کی۔

مقررین نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد ہے۔ یعنی اسلام کی پوری عمارت اسی مسئلہ پر قائم ہے۔ امت نے ہر دور میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے اس عقیدہ کی حفاظت کی ہے۔ 1953ء اور 1974ء اور 1984ء کی تحریکیں شاہد ہیں کہ ہزاروں مسلمانوں نے اپنی جانوں کی قربانیاں پیش کر کے جام شہادت نوش کیا۔ لیکن قادیانیت کے راستہ میں سد سکندری ثابت ہوئے۔ موجودہ حکمران قادیانیت نوازی میں آئین پاکستان کو ملیا میٹ کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اسلامیان پاکستان ان کے غلط عزائم کو خاک میں ملا کر مسئلہ ختم نبوت کی حفاظت کریں گے۔

مقررین نے کہا 9 مارچ کو اسلام آباد میں ناموس رسالت ایکٹ کے تحفظ اور مذہب کے خانہ کی بحالی کے سلسلہ میں احتجاجی کانفرنس اور پارلیمنٹ ہاؤس تک لانگ مارچ کیا جائے گا۔ اس کے باوجود اگر خانہ بحال نہ کیا گیا تو پورے ملک میں قادیانیوں سے اقتصادی بائیکاٹ کی مہم چلائی جائے گی اور ہم یہ سوچنے پر مجبور ہوں گے کہ امریکہ اور قادیانیوں کے یار اور اسلام کے غدار حکمرانوں کے پتلے جلائے جائیں اور ان کے اندرون خانہ قادیانیت سے متعلق سربستہ راز کھولے جائیں گے اور قوم کو بتلایا جائے گا کہ وہ قادیانیت کے نرغے میں آ چکی ہے اور اس سے نکلنے کی آخری سطح تک جانے کی تحریک چلائی جائے گی۔ کانفرنس کی صدارت حضرت درخواستی ؒ کے فرزند ارجمند جناب حاجی مطیع الرحمٰن درخواستی صاحب نے کی۔

بہاول نگر...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی اور گستاخ رسول ایکٹ میں کی گئی ترمیم کے خلاف ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت جناب پیر ناصر الدین خان خاکوانی نے کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' جمعیت علمائے اسلام پنجاب کے نائب امیر حضرت مولانا عبدالمالک شاہ' حضرت مولانا معین الدین وٹو' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن' حضرت مولانا رشید احمد رشیدی' حضرت مولانا محمد قاسم رحمانی' حضرت مولانا فیض احمد' حضرت مولانا محمد یونس اور حضرت مولانا سعید احمد نے خطاب کیا۔

مقررین نے جنرل پرویز مشرف کی ملت کش پالیسیوں پر زبردست تنقید کی اور کہا کہ جنرل پرویز مشرف پاکستان میں امریکہ اور قادیانیوں کے حقوق کا محافظ' لادینی' فحاشی اور بے حیائی کو ترویج کرنے والا پہلا پاکستانی صدر ہے۔ جس کے دور اقتدار میں ملک کی نظریاتی سرحدوں پر تیشہ زنی کی جارہی ہے۔ صدر قادیانیوں کو پاکستان پر مسلط کرنے کی کوشش میں ہیں۔ لیکن ان کا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوگا۔ مسلم لیگ چوہدری شجاعت گروپ پرویز مشرف کی ملک وملت کے خلاف سرگرمیوں میں برابر کا شریک ہے۔ پرویز مشرف اپنے آپ کو روشن خیال' لبرل حکمران ثابت کرنے کے لئے پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کرچکے ہیں۔ ان کی قادیانیت نواز پالیسی کی وجہ سے گستاخ رسول ایکٹ کو غیر موثر کردیا گیا ہے۔ داڑھی پر مذاق' پردہ کی تضحیک اور حدود آرڈیننس کے خاتمہ کی کوششیں ملک پر عذاب خداوندی کو دعوت دے رہی ہیں۔

علمائے کرام نے کہا کہ 9 مارچ کو اسلام آباد کے مظاہرہ میں شریک ہوکر قادیانی نواز حکمرانوں کا بستر بوریا گول کردیں گے۔ اگر 9 مارچ تک مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو قادیانیوں کے اقتصادی بائیکاٹ کی مہم چلائی جائے گی اور ختم نبوت کی تحریک کا آخری راؤنڈ ہوگا جو قادیانیوں اور قادیانی نواز حکمرانوں کو خس وخاشاک کی طرح بہا کرلے جائے گا۔ کانفرنس ایک بجے رات کو حضرت مولانا ناصر الدین خاکوانی کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی اور کانفرنس میں حکمرانوں کی قادیانیت نوازی پر نعرے بازی کی۔

ژوب...... آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی جانب سے پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کی بحالی اور حکومت کے قادیانیت نواز اقدامات کے خلاف جمعۃ المبارک کو پورے ملک کی طرح مرکزی جامع مسجد ژوب سے ایک احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ جلوس قندھاری بازار' پیر غفور شاہ روڈ' فلورملز روڈ' مارکیٹ روڈ اور شریعت خان روڈ سے ہوتے ہوئے مرکزی جامع مسجد کے سامنے جلسہ کی شکل اختیار کرگیا۔ جلسہ سے حضرت مولانا حبیب الرحمٰن' حضرت مولانا اللہ دتہ' حضرت مولانا مفتی عبدالودود' حضرت مولانا عبدالحق اور جناب بشیر دوست نے خطاب کیا۔ مقررین نے اپنے خطاب میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ فوری طور پر بحال کیا جائے۔

گوجرانوالہ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ نے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی

کے لئے 10 محرم الحرام کے بعد احتجاجی زونل کانفرنسوں کا فیصلہ کیا۔ جن میں مرکزی' صوبائی اور ضلعی قائدین نے خطاب کیا۔ جبکہ ضلع بھر کی مرکزی احتجاجی کانفرنس 2 مارچ کو منعقد ہوئی۔ زونل احتجاجی کانفرنسیں 21 فروری کو حاجی پارک' 22 فروری کو کاموئکی' 23 فروری کو گرجاکھ' 24 فروری کو واہنڈو' 25 فروری کو محلہ فیصل آباد' 26 فروری کو علی پور چٹھہ' 27 فروری کو نوشہرہ ورکاں اور 28 فروری کو وزیر آباد میں ہوئیں۔

ان کانفرنسوں سے رکن قومی اسمبلی شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی حمید اللہ خان' پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل حضرت مولانا زاہد الراشدی' حضرت مولانا حافظ محمد صدیق نقشبندی' حضرت مولانا عبدالواحد رسولنگری' حضرت مولانا سید عبدالمالک شاہ' حضرت مولانا طارق محمود ثاقب' حضرت مولانا محمد حنیف ربانی' حضرت مولانا محمد حسین مدنی' حضرت مولانا محمد عمران' حضرت مولانا مفتی محمد حسین صدیقی' حضرت مولانا محمد اشرف جلالی' جناب صاحبزادہ نصیر احمد اویسی' حضرت مولانا خالد حسین مجددی' حضرت مولانا علی احمد جامی' حضرت مولانا قاری محمد اکرام' جناب علامہ غلام رسول راشدی' جناب پروفیسر عبیدالرحمٰن مدنی' حضرت مولانا عبیداللہ عبید' حضرت مولانا عبدالرشید نعمانی' جناب رضوان بابر باجوہ' حضرت مولانا محمد اقبال نعمانی' حضرت مولانا محمد اسحٰق گوہڑوی' حضرت مولانا رانا احسان اللہ' حضرت مولانا پیر غلام رسول اویسی' حضرت مولانا عبدالقدوس عابد' حضرت مولانا محمد اکبر نقشبندی' جناب حمیدالدین اعوان' جناب بلال قدرت بٹ' حضرت مولانا حافظ محمد امین محمدی' حضرت مولانا محمد صادق عتیق' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے مبلغ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر' جناب حافظ محمد ثاقب' جناب قاری محمد یوسف عثمانی اور دیگر حضرات نے خطاب کیا۔

مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو بحال نہ کرنے کے وزیر مذہبی امور کے اعلان پر شدید احتجاج کیا اور مہر لگانے کے فیصلہ کو مسترد کر دیا۔ کانفرنس میں کہا گیا کہ حکومتی عہدیداروں کی طرف سے مذہب کے خانہ کی بحالی کے اعلانات اور وزراء کمیٹی سراسر دھوکہ اور فراڈ ثابت ہوئے ہیں۔ بوٹوں کی نوک پر رکھے گئے وزراء کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ وہ تو فیصلہ شدہ امور پر عمل درآمد کروانے والے ربورٹ کی مانند ہیں۔

مانسہرہ...... مانسہرہ کے عوام نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع مانسہرہ کی اپیل پر پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے لئے شروع کی جانے والی تحریک کی بھرپور حمایت کا اعلان کیا ہے۔ یوتھ فورس ضلع مانسہرہ کی دعوت پر ایاز ہوٹل مانسہرہ میں بڑا اجتماع ہوا جس میں تمام سیاسی پارٹیوں کے عہدیداروں' مذہبی تنظیموں' فلاحی وسماجی تنظیموں کے کارکنان اور علمائے کرام نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اجتماع کی صدارت سینیٹر جناب سید ہدایت اللہ شاہ نے کی۔ جماعت اسلامی کے جناب یونس خٹک' ناظم شنکیاری' مولانا وصی الرحمٰن' جمعیت (س) کے ضلعی امیر جناب قاضی رفیق الرحمٰن قمر اور جمعیت (ف) کے ضلعی امیر سینیٹر جناب سید ہدایت اللہ شاہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے لئے ہر قسم کی قربانی دیں گے۔ یہ ملک اس کے نام پر وجود میں آیا ہے اور اسلامی قوانین ہی ہیں اس ملک کی شناخت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو دھوکہ دینے کے لئے

پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے حوالہ سے کمیٹی تشکیل دی ہے۔ مگر جب مذہب کے خانہ کو ختم کیا گیا اس وقت کوئی کمیٹی کیوں نہیں بنائی۔ سینیٹر جناب سید ہدایت اللہ شاہ نے کہا کہ حکومت نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ جاری رکھا تو اس کے اثرات اسمبلی سے بھی ظاہر ہوں گے۔ ہم ممبران قومی اسمبلی وسینٹ اجلاسوں کا بائیکاٹ کریں گے اور یہ بائیکاٹ مقصد کے حصول تک جاری رہے گا۔

اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کے سرپرست اعلیٰ جناب سید غلام نبی شاہ نے کہا کہ پیرانہ سالی کی وجہ سے میں تحریک میں بھرپور کردار ادا کرنے کی پوزیشن میں نہیں۔ اس لئے میرا مشورہ ہے کہ تحریک نوجوان عالم دین خطیب جامع مسجد کنگو حضرت مولانا رفیق الرحمن قمر کی قیادت میں شروع کی جائے۔ اس تجویز کی سب نے حمایت کی اور حضرت مولانا رفیق الرحمن کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ضلعی امیر وامیر آل پارٹیز مجلس تحفظ ختم نبوت کے فرائض ختم نبوت یوتھ فورس ضلع مانسہرہ تسلیم کرلیا گیا اور ان کی ہدایت پر ہر قسم کی قربانی دینے کا عہد کیا گیا۔ تقریب کے سٹیج سیکرٹری کے فرائض ختم نبوت یوتھ فورس ضلع مانسہرہ کے صدر جناب عبدالرؤف روفی نے انجام دیئے۔ انہوں نے علمائے کرام' سیاسی قائدین اور مختلف تنظیموں کے عہدیداروں کا شکریہ ادا کیا جن کی درخواست پر بزرگوں نے شرکت کی اور مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کی۔

کوہاٹ...... پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی میں سب سے بڑی رکاوٹ پرویز مشرف ہیں۔ اگر ہمیں مذہب کے خانہ کی بحالی کے لئے جنگ لڑنی پڑی تو آخری حد تک جائیں گے۔ ان خیالات کا اظہار آل پارٹیز تحفظ ختم نبوت جامع مسجد کوتوالی کوہاٹ کے زیراہتمام احتجاجی جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے کیا۔ کانفرنس سے حضرت مولانا عبدالحیٰ' جناب قاری فتح محمد' جناب حاجی جاوید پراچہ' جناب عابد خان' حضرت مولانا مجاہدین صاحب' جناب حاجی پراچہ' جناب مفتی فضل الرحمن اور حضرت مولانا نورالحق نور نے خطاب فرمایا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب محمد علی نے سرانجام دیئے۔ احتجاجی جلسہ کے لئے دن رات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوہاٹ کے کارکنان جناب حمیدالرحمن جامی' جناب محمد عتیق' جناب سکندر اعظم' محمد وقاص' جناب ہارون خان' جناب محمد وسیم' عبدالہادی اور جناب شاہ جی صاحب نے دن رات محنت کی۔

اوکاڑہ...... آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ کے زیراہتمام ایک روزہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے جمعیت علمائے پاکستان کے حضرت مولانا شبیر احمد ہاشمی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' جماعت اسلامی کے نائب امیر جناب حافظ محمد ادریس' حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا سید امیر حسین گیلانی' حضرت مولانا عبدالحیٰ عابد' جناب سید سبطین نقوی' حضرت مولانا عبدالرزاق مجاہد' حضرت مولانا غلام محمود انور' جناب مفتی غلام مصطفیٰ' جناب قاری محمد الیاس' حضرت مولانا عبدالاحد' جناب مفتی عبدالقیوم' جناب سید رمضان شاہ' جناب محمد یونس صدیقی' جناب حافظ عبدالسمیع' جناب ڈاکٹر لیاقت علی' جناب شہزاد انجم انصاری سمیت کئی ایک علمائے کرام نے خطاب کیا۔ یاد رہے کہ اس کانفرنس کے مقررین علمائے کرام پر 16 ایم

پی او کے تحت مقدمات درج ہو گئے ہیں۔

قصور...... آل پارٹیز تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے زیراہتمام تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری' حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حضرت مولانا احمد یار قادری' حضرت مولانا عبداللہ بن عباس' حضرت مولانا عبدالرزاق مجاہد' حضرت مولانا سید عبدالمالک شاہ' حضرت مولانا سید ظہیر شاہ' حضرت مولانا تاج محمود' پروفیسر مسعود الحسن' حضرت مولانا عبداللطیف' جناب حاجی محمد شفیع' جناب قاری مشتاق احمد' جناب میاں محمد معصوم انصاری' جناب قاری حبیب اللہ قادری' جناب حاجی اللہ دتہ مجاہد اور علاقہ کی مذہبی و دینی اور فلاحی تنظیموں کے سربراہوں نے خطاب فرمایا۔ مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی تک ہماری تحریک جاری رہے گی۔

سرگودھا...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کا ماہانہ اجلاس حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کی سرپرستی میں منعقد ہوا۔ جس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ حکومت مرزائیوں کی پشت پناہی کررہی ہے۔ اور انہوں نے مرزائیوں کے کہنے پر پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کردیا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ پاسپورٹ میں فی الفور مذہب کا خانہ بحال کیا جائے۔ اجلاس میں تمام عہدیداران جناب مفتی نور محمد' جناب مفتی شاہد مسعود' جناب اکمل چشتی' جناب بٹ' جناب محمد اسلام' جناب محمد عمر دین اور جناب قاضی محمد اسد کے علاوہ کئی ایک حضرات نے شرکت کی۔

چناب نگر...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر میں علماء کنونشن منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی نے کی۔ شرکائے اجلاس میں حضرت مولانا غلام مصطفیٰ' حضرت مولانا غلام مرتضیٰ' حضرت مولانا عمر فاروق' حضرت مولانا عبدالحکیم' جناب حافظ امان اللہ تونسوی' جناب حافظ گلزار احمد' حضرت مولانا محمد یعقوب' جناب لیاقت علی مغل' حضرت مولانا فیض نذیر' حضرت مولانا مفتی محمد اقبال' حضرت مولانا احمد یار چاریاری' جناب شیخ محمد نسیم' جناب رائے احمد علی' حضرت مولانا ثناء اللہ' حضرت مولانا مسعود احمد' حضرت مولانا محمد ایوب' حضرت مولانا سیف اللہ خالد' حضرت مولانا محمد مغیرا' جناب ملک عبدالرحمن' حضرت مولانا عبدالوارث' حضرت مولانا محمد حسین' حضرت مولانا اللہ یار ارشد' حضرت مولانا خلیل احمد' حضرت مولانا محمد فاروق' حضرت مولانا صفدر علی' جناب عمران علی فرخ' حضرت مولانا فیض احمد سلیمی' حضرت مولانا حافظ امان اللہ' حضرت مولانا محمد مشتاق' جناب قاری واجد علی' جناب قاری محمد ایوب اور جناب قاری محمد اسماعیل قابل ذکر ہیں۔

اجلاس میں متفقہ طور پر قرارداد منظور کی گئی کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کی تحریک اس وقت جاری رہے گی جب تک کہ حکومت پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہیں کرتی۔

منڈی بہاؤ الدین...... عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر قیمت پر کیا جائے۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ فوری طور پر بحال کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار تحفظ ختم نبوت رابطہ کمیٹی کے زیراہتمام ایک عظیم الشان احتجاجی جلسہ سے

خلاب کرتے ہوئے حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا عبدالماجد' حضرت مولانا عبدالرشید' حضرت مولانا محمد طیب' حضرت مولانا صغیر احمد' حضرت مولانا جمیل احمد حضرت مولانا عبدالشکور' حضرت مولانا عبدالواحد' حضرت مولانا عنایت اللہ' جناب قاری سیف اللہ اور جناب عبدالرشید نے کیا۔

فیصل آباد...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکرٹری اطلاعات جناب مولوی فقیر محمد نے وزیر اعظم پاکستان اور وفاقی وزیر دفاع سے مطالبہ کیا ہے کہ آئین پاکستان اور فوجداری قانون تعزیرات پاکستان کی خصوصی دفعہ 298-C کے تحت غیر مسلم قادیانیوں اور مرزائیوں کی شناخت کے لئے نئے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے لئے جلد از جلد وفاقی کابینہ کا اجلاس بلا کر جلد فیصلہ کیا جائے اور وفاقی کابینہ کی مقرر کردہ چھ رکنی کمیٹی سے بلاتاخیر رپورٹ طلب کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے اندراج کا مسئلہ خالص دینی مسئلہ ہے۔ یہ ہرگز سیاسی مسئلہ نہیں ہے۔ کیونکہ قادیانی آئینی ترمیم کے مطابق خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کرتے۔ اس لئے ان کے لئے الگ قانون موجود ہے۔ جبکہ قادیانی خود کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتے۔ جس کی سزا تین بیال قید بامشقت وجرمانہ مقرر ہے اور وہ غیر مسلم ہونے کی وجہ سے خانہ کعبہ اور مسجد نبوی ﷺ میں داخل نہیں ہو سکتے۔ مقام افسوس ہے کہ حکومت جان بوجھ کر اس معاملہ میں ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے۔ جبکہ طے شدہ مسئلہ کو چھیڑنے پر وزارت داخلہ کے خلاف کارروائی کی جانی چاہئے اور پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے۔ دریں اثناء انہوں نے قادیانی جماعت چناب نگر اور ٹلفورڈ لندن کی طرف سے انٹرنیٹ پر فرضی مظالم کی من گھڑت رپورٹیں شائع کرنے کی شدید مذمت کرتے ہوئے وفاقی وزیر آئی ٹی چیئرمین پمرا اور حساس ایجنسیوں سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی جماعت کے سرکردہ رہنماؤں مرزا مسرور احمد قادیانی اور مرزا خورشید احمد قادیانی کے خلاف ان کی کردار کشی کے جرم میں مقدمات چلائے جائیں اور قادیانیوں کی جانب سے ان کے نام پر بنائی گئی ویب سائٹ کو بند کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ سال مئی میں بھی قادیانی جماعت نے اپنے اوپر ظلم کی من گھڑت داستانیں بنا کر انٹرنیٹ پر 89 صفحات پر مشتمل ایک رپورٹ جاری کی تھی۔ جس میں مولوی فقیر محمد خلاف تین صفحات پر توہین آمیز مواد شائع کیا تھا۔ اس کے بعد پھر دو صفحات پر حکومت اور ساری دنیا کو دہائی دی گئی تھی کہ مولوی فقیر محمد کے ظلم سے بچایا جائے۔ انہوں نے قادیانی جماعت کو خبردار کیا کہ وہ ایسی گھٹیا غیر قانونی حرکتوں سے باز آجائیں۔ ورنہ مرزا بشیر الدین محمود قادیانی کی ''تاریخ محمودیت'' انٹرنیٹ پر جاری کر دی جائے گی۔

گمبٹ...... ختم نبوت کا پرچم پوری دنیا میں سربلند ہے اور قادیانیوں کا زوال شروع ہو چکا ہے۔ اگر حکومت یہ خیال کرتی ہے کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانے سے دیگر مذاہب کے لوگوں کی حق تلفی ہو سکتی ہے تو یہ بات بالکل بے بنیاد ہے۔ محض قادیانی طبقہ اس کو پسند نہیں کرتا۔ ان خیالات کا اظہار مقامی مجلس کے شعبہ نشر واشاعت کے انچارج جناب عبداللطیف شیخ' جنرل سیکریڑی جناب شیخ عبدالسمیع' جمعیت طلباء اسلام کے جنرل سیکرٹری جناب حافظ عبدالصمد اور جناب حافظ بشیر احمد نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج

عالمی معیار پر پورا اترنے کی خاطر پاسپورٹ سے مذہب کے خانے کو ختم کیا جارہا ہے تو کل اگر مسلمان ہونے پر اعتراض ہوا تو کیا ہم اسلام سے دستبردار ہوجائیں گے؟۔ آخر میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ جہاں پاکستانی پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ پہلے موجود تھا دوبارہ اسی صفحہ پر بحال کیا جائے گا۔

بھریا روڈ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کے بروقت اقدام سے قادیانیوں کا منصوبہ ناکام۔ تفصیلات کے مطابق بھریا روڈ میں آنکھوں کے قادیانی ڈاکٹر طاہر نے 25 فروری کو ایک روزہ مفتی طبی کیمپ کا پروگرام اسٹار گرامر پبلک ہائی سکول میں رکھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی ذمہ داروں نے اس کی اطلاع فوری طور پر مرکزی رہنماؤں کو دی جس کے نتیجے میں ایک ہنگامی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا بشیر احمدؒ کنری کے مبلغ حضرت مولانا خان محمد کندھانی' سکھر ڈویژن کے مبلغ حضرت مولانا محمد حسین ناصر اور حضرت مولانا اشرف سمیت شہر کے علمائے کرام نے شرکت کی۔ مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی دشمن رسول اور باغی رسول ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کا یہ مفت طبی کیمپ علاج کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کے پس پردہ سازش کارفرما ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ یہاں کی ضلعی انتظامیہ نے ہمیں کیمپ نہ لگنے کی یقین دہانی کروائی ہے۔ لیکن اگر اس کے باوجود قادیانیوں نے کیمپ لگانے کی کوشش کی تو حالات کے خراب ہونے کی تمام ذمہ داری انتظامیہ پر عائد ہوگی۔

ساہیوال...... مذہب اسلام کی بنیاد پر معروض وجود میں آنے والے ملک کے کمپیوٹرائزڈ پاسپورٹوں میں مذہب کا خانہ دوبارہ شامل کیا جائے۔ دینی وسیاسی جماعتیں تمام تر مصلحتوں کو بالائے طاق رکھ کر حکومت کے اس غیر آئینی اقدام کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں۔ نئے پاسپورٹوں سے مذہب کے خانہ کے اخراج جیسی سازشوں میں قادیانی گروہ کے ماسٹر پلان کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی' جناب قاری عبدالجبار' جناب محمد اسلم بھٹی اور جناب رانا عبدالشکور طاہر نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ مذہب کے خانہ کی بحالی تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔

چیچہ وطنی...... جدید پاسپورٹوں میں مذہبی خانہ ختم کرنے کے خلاف جامعہ فاروقیہ چیچہ وطنی میں ایک احتجاجی جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت حضرت مولانا اظہار الحق نے فرمائی۔ جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض حضرت مولانا عبدالباقی نے سرانجام دیئے۔ جلسہ سے حضرت مولانا مفتی محمد عثمان' حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی' جناب حق نواز خان' حضرت مولانا محمد اکرم ربانی' جناب قاری محمد جاوید اقبال' حضرت مولانا الطاف الرحمن' حضرت مولانا محمد منشاء' حضرت مولانا محمد عثمان' جناب محمد عرفان جھنگوی' جناب عبداللطیف خالد اور حضرت مولانا ظہور احمد نے خطاب فرمایا۔ مقررین نے پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کو نکالنے کے حکومتی اقدام کی پرزور مذمت کی۔

دریں اثناء جمعیت اہل حدیث کے زیر اہتمام بھی پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کے اخراج کے خلاف جامع مسجد اہل حدیث گوشالہ میں ایک احتجاجی سیمینار کا اہتمام کیا گیا۔

مسلمان بچوں کیلئے جسے بڑی عمر کے مرزائی شوق سے پڑھ سکتے ہیں

اشتیاق احمد

مرزا قادیانی کی نصیحت

مرزا قادیانی نے ملفوظات احمدیہ جلد اول صفحہ 525 پر مرزائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

''صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکھو دنیا میں روٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے دشمن کو چار دن منہ نہیں لگاتے اور تمہاری ناراضی اور روٹھنا تو خدا کے لئے ہے۔ تم اگر ان میں رلے ملے رہے تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت جب الگ ہو تو پھر اس کی ترقی ہوتی ہے۔''

آپ اس پیراگراف کو غور سے پڑھیں..... مرزائیوں کو بھی دعوت ہے کہ..... اس پیرے کے ایک ایک لفظ کو خوب چبا چبا کر پڑھیں......!

ہمارا دعویٰ ہے کہ آج ایک مرزائی بھی مرزا قادیانی کی اس نصیحت پر عمل پیرا نہیں ہے۔

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کرانے کے بعد کیا یہ مسلمانوں میں رلے ملے نہیں ہو گئے اور جب یہ رلے ملے ہو گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی تو اب ان پر نظر نہیں رہ گئی اور جب یہ جماعت مسلمانوں سے الگ نہیں رہی تو اس کی ترقی بھی اب ممکن نہیں رہی۔

لہٰذا مرزائیوں کو ترقی کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی نظر اپنے طرف رکھوانے کے لئے خود کو الگ رکھنا ہوگا۔ ورنہ ان پر نہ اللہ تعالیٰ نظر رکھے گا اور نہ یہ ترقی کر سکیں گے..... اس لئے مرزائیوں کو تو فوراً خود ہی زور و شور سے مطالبہ کرنا چاہئے کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ لازمی ہونا چاہئے۔ تاکہ ہماری مسلمانوں سے الگ شناخت ہو سکے..... لیکن معاملہ اس کے الٹ ہو رہا ہے..... یہ مطالبہ مسلمان کر رہے ہیں......!

بات صاف ہو گئی۔ مرزائی بس نام کے مرزائی ہیں۔ یہ مرزا قادیانی کی کسی بات کو نہیں مانتے۔ نہ اس کی کسی نصیحت پر عمل کرتے ہیں..... ورنہ پھر کریں مطالبہ مذہب کے خانے کی بحالی کا......!

9 مارچ آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس کا مشترکہ اعلامیہ!

آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد متحدہ مجلس عمل اور آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں شریک جماعتوں کا یہ مشترکہ اجتماع حکومت کی کھلی قادیانیت نوازی پر انتہائی رنج وافسوس کا اظہار کرتے ہوئے اس امر کا واضح اور دوٹوک الفاظ میں اعلان کرتا ہے کہ:

1...... تحفظ ناموس رسالت ایکٹ میں ترمیم اور پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کو ختم کر کے حکومت نے قادیانیت نوازی کی بدترین مثال قائم کی ہے۔ حکومت کے یہ اقدامات اور ان پر مسلمانوں کے مسلسل احتجاج کے باوجود حکومت کی مجرمانہ خاموشی ملک کے اقتدار پر قادیانیوں کے قبضہ کی غماض ہے۔

2...... حکومت کے موجودہ اقدامات نے قادیانیوں سے متعلق ماضی میں ہونے والی آئینی اور اعلیٰ عدالتی فیصلوں کو عملی طور پر غیر موثر بنادیا ہے۔

3...... برصغیر میں تحریک ختم نبوت کے لئے امت مسلمہ کی ایک صدی پر محیط پرامن آئینی جدوجہد کے ثمرات کو مٹا کر حکومت عملاً قادیانیوں کو اسلامیان وطن کے سروں پر مسلط کرنا چاہتی ہے۔

4...... پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے مطالبہ کی تائید نہ صرف حکمران جماعت کے صدر، وزیراعظم، وزرائے اعلیٰ، وفاقی وزیر مذہبی امور، وفاقی وزیر اطلاعات نے کی۔ بلکہ سرحد اسمبلی، ملک کی متعدد ڈسٹرکٹ اسمبلیوں اور بار ایسوسی ایشنوں نے قراردادیں منظور کیں۔ اس کے علاوہ تین سابق وزرائے اعظم نے بھی مطالبہ کیا۔ ملک بھر کی دینی جماعتوں، تمام مکاتب فکر کے علماء اور مشائخ نے متفقہ طور پر آواز بلند کی۔ کراچی سے خیبر تک کوچہ وبازار میں مذہب کے خانہ کی بحالی کا مطالبہ کیا گیا۔ ان سب مطالبوں کے باوجود حکومت کی اس حساس مسئلہ پر مجرمانہ خاموشی پر آج کا یہ اجتماع متفقہ طور پر اس مسئلہ میں واحد رکاوٹ جنرل پرویز مشرف کو قرار دیتا ہے۔

5...... جنرل پرویز مشرف کا کوٹ باری اوکاڑہ اور واشنگٹن میں قادیانیوں کے گھروں میں دعوتیں کھانا اور ان سے انتہائی قریبی تعلقات اس بات کا کھلا اظہار ہے کہ وہ اپنے غیر ملکی آقاؤں کے اشاروں پر قادیانی لابی کے ہاتھوں رحمت عالم ﷺ کی عزت وناموس اور عقیدہ ختم نبوت کی مقدس جدوجہد اور عظیم قربانیوں کو پامال کرنا چاہتے ہیں۔

6...... تیس سال سے پاسپورٹ میں موجود مذہب کے خانہ کو ختم کرنا قادیانیوں کے ناپاک قدموں سے حرمین شریفین کی حرمت کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔

7...... آج کا یہ عظیم اجتماع برملا اس کا اظہار کرتا ہے کہ ہماری پرامن جدوجہد پر حکومت کی نا صرف مجرمانہ خاموشی بلکہ نادرا اور وزارت داخلہ کو قادیانیوں کے ہاتھوں یرغمال بنادیا گیا ہے۔ اب سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار نہیں رہا کہ اب ملک بھر کی تمام دینی جماعتوں، مکاتب فکر کے علماء، مشائخ کے سامنے یہ صورت حال رکھ کر اپنی پرامن وآئینی جدوجہد کو تیز تر کیا جائے اور تمام دینی جماعتیں اور تمام مکاتب فکر مل کر کوچہ وبازار میں قادیانیوں اور ان کے ہمنوا حکمرانوں کے عزائم کو ناکام بنانے کے لئے میدان عمل میں آجائیں۔

8...... تحصیل سطح پر پورے ملک میں آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد کیا جائے گا۔ تاکہ تحاریک ختم نبوت 1953ء، 1974ء اور 1984ء کی طرح عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پوری امت مسلمہ کو متفقہ پلیٹ فارم مہیا کریں۔

9...... آج سے ہم اپنی اس جدوجہد کا اعلان کرتے ہیں اور ناموس رسالت ﷺ کے پروانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ حکومتی عہدوں پر فائز قادیانی افسروں کی سوفیصد حتمی فہرست تیار کریں۔ تاکہ قوم کو بتایا جاسکے کہ ایک اقلیتی گروہ کو اکثریت کے حقوق پامال کرنے کا حق دیا جارہا ہے۔

10...... ہم اللہ رب العزت کی رحمت آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت شہدائے ختم نبوت کی لازوال قربانیوں کو گواہ بنا کر آج یہ عہد کرتے ہیں کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی اور قادیانیوں کی سازشوں کے انسداد تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔

صدر مملکت..... وزیر اعظم پاکستان اور وفاقی وزیر داخلہ سے مطالبہ

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے

- قادیانیوں کو ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو آئین پاکستان میں دوسری متفقہ ترمیم کے ذریعہ غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔
- ووٹر لسٹوں، پاسپورٹ وشناختی کارڈ کے فارموں میں ختم نبوت کا حلف نامہ رکھا گیا۔
- پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا گیا۔
- ربع صدی سے پاکستان کے تمام حکومتی ادوار میں اس پر عملدرآمد ہوتا رہا۔
- موجودہ دور حکومت میں قادیانیوں کی سازش سے ووٹر لسٹوں سے حلف نامہ حذف کیا گیا اور پھر اسلامیان پاکستان کے اضطراب واحتجاج کے باعث اسے وفاقی حکومت نے واپس لیا۔
- اب پھر حکومتی دوائر میں قادیانی لابی نے شب خون مار کر پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کرا دیا ہے۔
- حالانکہ یہ آئینی طور پر طے شدہ مذہبی وقومی مسئلہ تھا۔ جسے اب متنازعہ بنا کر اسلامیان عالم کو اضطراب اور اسلامیان پاکستان کو امتحان میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔
- پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ جہاں آئینی تقاضہ تھا وہاں اس لئے بھی ضروری تھا کہ قادیانی بوجہ غیر مسلم ہونے کے حدود حرمین شریفین میں داخل نہیں ہو سکتے۔ سعودی عرب حرمین شریفین میں قانونی طور پر شاہ فیصل مرحوم کے دور سے ان کا داخلہ بند ہے۔ پاکستان میں دیگر ممالک کی نسبت قادیانی تعداد زیادہ ہے۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے کے باعث دھوکہ دہی سے وہ مسلمان بن کر حرمین شریفین چلے جاتے تھے اب مذہب کے خانہ کو پاسپورٹ سے حذف کر کے قادیانیوں کی چال اور دھوکہ دہی کو کامیاب بنانیکی حکومتی سطح پر نامناسب کوشش کی گئی ہے۔
- صدر مملکت، وزیر اعظم، وفاقی وزیر داخلہ، قادیانی لابی کی ناز برداری اور پرورش کی روش ترک کر کے پاسپورٹ کے فارم میں حلف نامہ اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو حسب سابق فوری بحال کرنے کا آرڈر جاری کریں۔

آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان! فون: 514122